برصغیر ہند و پاک کے معروف جریدہ اور دُنیائے سُنیت وحنفیت کے بے باک نقیب
"اخبار الفقیہ" امرتسر میں مشاہیر علما، اور ناموران قوم وملت کی وفیات کی سرگزشت

وفیاتِ مشاہیر الفقیہ



ترتیب و تدوین

محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

رفاعی مشن (ناسک) کھیرنا گاؤں نیو ممبئی

برصغیر ہند و پاک کے معروف جریدہ اور دنیائے سنّیت و حنفیّت کے بے باک نقیب
اَخبارُ الفقیہ ' امرتسر میں مشاہیر علما اور ناموران قوم وملت کی وفیات کی سرگزشت

وفیات الفقیہ

معروف بہ

تذکرۂ مشاہیر الفقیہ

-: تدوین وتقدیم :-
محمد افروز قادری چریاکوٹی
دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

بأبِي أنتَ وأمِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيکَ أيُّهَا النَّبِيُّ الأمِّيُّ

تفصیلات

کتاب مستطاب : وفیاتُ الفقیہ معروف بہ تذکرۂ مشاہیر الفقیہ

غرض وغایت : اِشاعت تواریخ وصال علما ومشاہیر ہند وپاک

تدوین وتقدیم : ابو رِفقہ محمد افروز قادری چریاکوٹی عفا العفوعنہ

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

afrozqadri@gmail.com

تصویب وتحسین : مبلغ رشد وہدایت حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری

تحریک وتائید : مفتی دیارِکوکن، علامہ سیدرضوان احمد شافعی رفاعی-دام ظلہ-

تصحیح وتشجیع : صاحب زادہ مولانا محمد اختر الاسلام قادری-زیدت معالیہ-

صفحات : دوسوآٹھ(208)

اشاعت : 2018ء - ۱۴۳۹ھ

قیمت : /روپے

تقسیم کار : اِدارہ فروغِ اسلام، چریاکوٹ، مئو، یوپی، انڈیا۔

o رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إنَّکَ أنْتَ السَّمِيْعُ العَلِيْمُ o

تہدیہ

اہل سنت کی تابندہ صحافت کے نام

جس کے باعث.............

قوم کو زندگی ——————

ایمان کو تازگی ——————

فکر کو بالیدگی ——————

عقیدے کو پختگی ——————

اور حوصلے کو توانائی ملتی رہی ——————

محمد افروز قادری چریاکوٹی

قاضی ٹولہ (پچھّم محلّہ) چریاکوٹ، مئو، یوپی



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

اخبار

الفقیہ

امرتسر

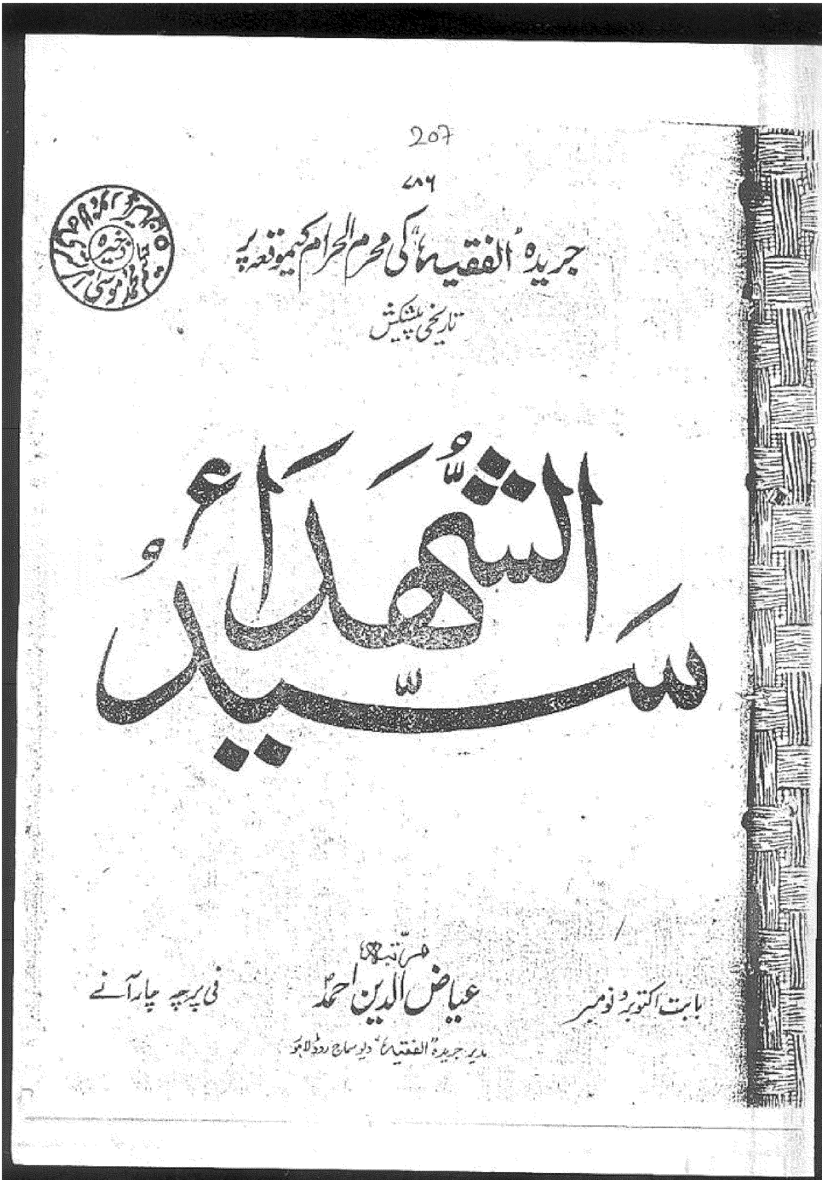
THE AL FAQIH. AMRITSAR.

جلد (۱) مورخہ ۵ جولائی ۱۹۱۸ء مطابق ۲۵ رمضان المبارک یوم جمعہ — نمبر (۱)

سرپرستانِ اخبار

نعت شریف

(الفقیہ کا پہلا شمارہ، بابت ۵؍ جولائی ۱۹۱۸ء - مطابق ۲۵؍ رمضان المبارک ۱۳۳۷ھ)


207

جریدہ "الفقیہ" کی محرم الحرام کے موقعہ پر

تاریخی پیشکش

سید الشہداء

مرتبہ

عیاض الدین احمد

مدیر جریدہ "الفقیہ" دیو سماج روڈ لاہور

بابت اکتوبر و نومبر

فی پرچہ چار آنے

(الفقیہ کا غالباً آخری شمارہ، سید الشہداء نمبر، بابت ۱۹۵۲ء - مطابق ۱۳۷۱ھ)

عرض الغرض

برصغیر ہندو پاک کے اُفق صحافت پر خدا معلوم کتنے رسائل و جرائد مہ و خورشید کی مانند طلوع ہوئے اور اپنے اپنے حلقہ ہائے اَثر میں علوم و معارف کی جوت جگا کر وادیِ غرب میں روپوش ہوگئے۔ آج اُن کے نام و کام کی شاید حتمی تفصیلات بھی پیش نہ کی جاسکیں؛ تاہم انھیں جرائد کی جھرمٹ میں کچھ ایسے تابندہ اَخبار بھی ہویدا ہوئے جن کی روشنی کئی دہائیوں کا سفر طے کرنے کے باوصف مدھم نہ پڑی اور اس کے آثار و معارف ہنوز اپنی خوشبوؤں کا جال بکھیرے ہوئے ہیں، اور شیفتگانِ تحقیق و مشتاقانِ علم کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ ایسے ہی سدا بہار اور قابل یادگار جرائد کی فہرست میں ایک معتبر اور من موہنا نام ہے اخبار 'الفقیہ' امرت سرکا۔ جس نے کم وبیش تین دہائیوں کے دامن کو مسلسل فکر و تحقیق اور علم و شعور کے گل بوٹوں سے مالا مال رکھا، اور دور اُفتادہ علاقوں تک بھرپور پابندی اور خوش سلیقگی سے اپنی حکمت کے بول اور اپنی صحافت کی خوشبو پہنچائی۔

اس اَخبار کا ایک بڑا اِختصاص یہ تھا (اور جسے اس کی خوش بختی سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے) کہ اس کو روزِ اوّل ہی سے اکابر و اَساطین اہل سنت کی سرپرستی و دعاہائے نیم شبی حاصل رہی؛ مثلاً زبدۃ العارفین امیر ملت حضرت مولانا حاجی حافظ سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری...... اعلیٰ حضرت مولانا حاجی قاری محمد احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی مجدد مائۃ حاضرہ...... جناب مولانا مولوی ابویوسف محمد شریف صاحب کوٹلوی...... مولانا مفتی ابویوسف عبدالصمد صاحب امرتسری...... مولانا مولوی مفتی ابوالحسن غلام مصطفیٰ صاحب...... مولانا مولوی ابوالمحامد احمد علی مئوی...... مولانا مولوی غلام احمد اخگر وغیرہم۔(۱)

(۱) الفقیہ امرتسر: جلد ۱، نمبر ۳۔ بابت ۲۶ رشوال ۱۳۳۶ھ، مطابق ۵ راگست ۱۹۱۸ء۔

نیز میدانِ لوح وقلم کے مندرجہ ذیل نوابغ ومشاہیر اہلسنّت وجماعت اسے مسلسل اپنی علمی وفکری خوراک بھی بہم پہنچاتے رہے؛ مثلاً مولانا امام الدین کوٹلوی......مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی [ابن فقیہ اعظم]......قاضی فضل احمد نقشبندی لدھیانوی......مفتی غلام مصطفیٰ قاسمی امرتسری......محقق و مدقق مولانا محمد عالم آسی امرتسری......شیر بیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی خان پیلی بھیتی......مفتی حشمت علی خان واعظ بریلوی......سید محمد میاں قادری مارہروی......مفتی عبدالمتین بہاری......مولانا مولوی سید عمر کریم صاحب پٹنوی......مولانا محمد مصطفیٰ حیدرآبادی......مجاہد سنیت ابوالحامد مولانا احمد علی حنفی اعظمی مئوی......مولانا نور محمد نقشبندی مرتضائی......اور مولانا محمد عبدالسمیع معروف بہ حافظ گھسیٹا بنارسی وغیرہم۔

ان اربابِ علم وفکر کے فیاضانہ قلمی تعاون اور لائق فائق مدیر مولانا حکیم ابوالریاض معراج الدین احمد نقشبندی امرتسری کی ثابت قدمی کے باعث اخبار الفقیہ کے معیار و وقار میں مرورِ ایام کے ساتھ خوش آئند اِضافہ ہوتا چلا گیا اور پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ یہ ملکی سطح پر اہل سنت وجماعت کا واحد آرگن، دنیائے حنفیّت کا بے لاگ نقیب، فروغِ مذہب ومسلک کا بے باک ترجمان اور ردِ بدمذہباں کا اکلوتا جریدہ بن گیا۔

پھر اس کی شہرت نے وہ زور پکڑا کہ اس کے سیل رواں کے سامنے نہ تو بدعقیدگی کے طوفان ٹکنے پائے اور نہ نوزائیدہ فرقوں کے قدم جمنے پائے، سب کے پکوان پھیکے پڑ گئے اور سب کی مسکان بدرنگ و بے کیف ہوگئیں؛ مگر پھر مدیر محترم مولانا ابوالریاض حکیم معراج الدین صاحب کی بے وقت موت نے یہ ساری رعنائیاں چھین لیں اور 'الفقیہ' کے پُر بہار دن دیکھتے ہی دیکھتے نذرِ خزاں ہوکر رہ گئے۔ تاریخ جرائد اہل سنت پر عقابی نگاہ رکھنے والے شاید میری اس بات سے اتفاق کریں کہ 'الفقیہ' کے بعد کمیت وکیفیت کے اعتبار سے اس پائے کا جریدہ اَب تک منصۂ شہود پر جلوہ ریز نہیں ہوا۔ یہ ایک تاریخی اِعزاز وافتخار تھا جو 'الفقیہ' کا مقدر بنا اور پھر اسی کے ساتھ رخصت ہوگیا۔

بتایا جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی نے نہ صرف 'الفقیہ' کے مقالات ومشمولات کو بہ نظرِ تحسین دیکھا بلکہ اپنے خاندان کے بارہ اَفراد کے نام پر اسے

جاری بھی کرایا۔اس مقصد کے لیے اُس وقت آپ نے چھتیس (۳۶) روپے کا منی آرڈر روانہ فرمایا،مزید برآں اس کی تعریف وتوصیف میں ایک عنایت نامہ بھی اِرسال کیا۔

یہ نفاست نامہ 'الفقیہ' کی پہلی جلد،۵/اکتوبر ۱۹۱۸ء میں 'الفقیہ کی قدر دانی' کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔گمانِ غالب ہے کہ یہ 'الفقیہ' پر پہلا تأثراتی وتوصیفی مکتوب ہوگا۔ مدیر محترم نے اسے دل کے ہاتھوں تھامتے ہوئے بڑی فراخ دلی سے درجِ اخبار کیا ہے۔ نیز یہ کہ مکتوب سے پہلے کچھ تشکراتی کلمات لکھے ہیں،جس کی سطروں میں عقیدت کی آب جو پوری روانی سے بہتی محسوس ہورہی ہے۔نہایت مناسب ہوگا کہ قارئین محترم کے اِفادے کے لیے ان دونوں کو یہاں من وعن نقل کردیا جائے۔مدیر موصوف رقم طراز ہیں:

'الفقیہ' کے لیے بڑے فخر کی بات ہے کہ عالی جناب،معلیٰ القاب،حضرت مجدد مائۃ حاضرہ،مولانا الحاج محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی بریلوی مدظلہ العالی کی نظر شفقت اَثر الفقیہ پر ہوئی۔آپ نے مبلغ چھتیس روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائے اور ایک عنایت نامہ خاکسار کو لکھا جس کو بجنسہٖ درج ذیل کرتا ہوں۔مولانا ممدوح کا اخبار الفقیہ کو اپنے خاندان کے اراکین کے نام جاری کرانا الفقیہ کے لیے ایک زبردست سند (سرٹیفکٹ) ہے کہ الفقیہ خالص سنی حنفی پرچہ ہے۔ہم مولانا ممدوح کی اس عنایت کاتہِ دل سے شکریہ اَدا کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ مولانا ممدوح اس پرچے پر خاص طور پر نظر عنایت رکھیں گے جو اس کے دائمی بقا کا ایک ضروری ذریعہ ہے......۔مولانا ممدوح کا عنایت نامہ یہ ہے:

'بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم .

مولانا المکرّم اکرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبار روز شنبہ دوپہر کو آیا۔کل یک شنبہ کو جواب لکھا۔اتوار کو ڈاک صبح ایک ہی وقت جاتی ہے؛ لہٰذا آج مرسل آپ کے عنایت نامہ دوبارہ امداد الفقیہ تشریف لائے۔سچ گزارش کروں اول تو یہ خیال رہا کہ آج کل بہت لوگ صرف غیر مقلدوں کو وہابی اور ہر مقلد کو سنی جانتے ہیں حالانکہ دیوبندی

مدعیانِ تقلید ان سے اضل سبیل ہیں۔ اب بعض وجوہ نے بحمدہٖ تعالیٰ اطمینان دلایا ہے کہ الفقیہ پورا سنی ہے؛ لہٰذا کل اپنے گھر ہی سے میں نے ابتدا کی۔ بفضلہٖ تعالیٰ قادری گھر سے بارہ امدادوں کے چھتیس روپے حاضر کرتا ہوں۔ امید ہے کہ اخبار ہمیشہ حسام الحرمین وفتاویٰ الحرمین کے مطابق سنی رہے۔ مولانا! فقیر انتہا درجے کا عدیم الفرصت ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بعض احباب امدادِ مضامین بھی کرتے رہیں گے......۔(۱)

فقیر محمد احمد رضا خان، یکم ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ

کاش! آج کے علماے عظام وصوفیہ کرام بھی مشاہیر متقدمین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سنی رسائل وجرائد کی علمی ومالی سرپرستی واعانت فرماتے تو آج یقیناً جماعت کی صورت حال یکسر مختلف ہوتی!۔ کہنے کو تو یہ ایک اَخبار تھا، جو اِبتدا کے چند سال ماہواری رہا، اور پھر ہفت روزہ ہوگیا؛ مگر اس میں ایک رسالے کی ساری خوبیاں موجود تھیں، بلکہ آج کے بہت سے رسالے بھی شاید اس کے معیار اور پایۂ اعتبار کو نہ پہنچ سکیں۔ الفقیہ کی فائلوں کا بنظر غائر معائنہ ومطالعہ کرنے والے اور اس کے جلوۂ صد رنگ سے آنکھیں ٹھنڈی کرنے والے شاید میری اس بات سے اِتفاق کریں۔

'**وفیات الفقیہ**' یا '**تذکرۂ مشاہیر الفقیہ**' کو سلک ترتیب میں پرونے کا داعیہ کچھ یوں بنا کہ ایک روز یادگارِ سلف، حجۃ الخلف حضرت مولانا مفتی محمد عبد المبین نعمانی قادری کو برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا محمد رضا بریلوی کے سانحہ اِرتحال کی رپورٹ 'الفقیہ' کے حوالے سے دکھائی، جس میں ان کی زندگی کے آخری لمحات، نیز تکفین وتدفین کے جملہ اُمور تفصیل تمام کے ساتھ بیان کیے گئے تھے۔ اسے دیکھنے کے بعد آپ نے قلبی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا! اس رپورٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ الفقیہ کے اندر جماعت کے بہت سے مشاہیر روزگار اور اَسلاف واکابر کی خبریں مندرج ہوں گی، کیا ہی اچھا ہوتا اگر

---

(۱) الفقیہ امرتسر: جلد۱، نمبر۴۔ بابت ۲۸/ ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ، مطابق ۵/ اکتوبر ۱۹۱۸ء۔ ص:۱۶۔

ان ساری وفیات واِرتحالات کو یکجا کر کے شائع کر دیا جاتا؛ تاکہ اربابِ فکر وتحقیق کو ایک گنج گراں مایہ ہاتھ آجاتا؛ لیکن 'الفقیہ' کے پرچوں کی بازیافت ایک بڑا چیلنج ہے۔

میں نے قبلہ نعمانی صاحب کی بات کو سنجیدگی سے لیا اور اُن کے آہوے تمنا کو حرم رسید کرنے کی غرض سے اَحباب سے رابطے شروع کر دیے۔ خدا بھلا کرے محبّ گرامی' فضیلت مآب محمد ثاقب رضا قادری نعمانی، پاکستان کا جنھوں نے میری اس بڑی مشکل کو آسان کر دیا اور 'الفقیہ' کے تقریباً سارے شمارے میرے روبرو کر کے خوب حق رفاقت اَدا کیا۔

اَب کیا تھا کہ جنگی پیمانے پر کام شروع ہوگیا۔ بعض شمارے کرم خوردہ تھے، بعض ناصاف اور بعض کا عکس گنجلک تھا، اس طرح بہت سی رکاوٹوں کے اندھیرے تعاقب میں رہے؛ تاہم جس بزرگ محترم کے ایما پر اس کام کا آغاز ہوا تھا ان کی دعاؤں کے مہر وماہ بھی برابر شریک سفر رہے؛ اس لیے وہ سارے دھندلکے دور ہوتے چلے گئے اور بالآخر دو ڈھائی ماہ کی موٹی گاڑھی محنت کے بعد یہ کتاب آپ کے مطالعے کی میز تک لانے میں ہم کامیاب ہوسکے ہیں۔ اخبار الفقیہ کا تعارف اور مدیر الفقیہ کے حالات وکوائف چونکہ رفیق محترم جناب ثاقب رضا قادری نے پہلے ہی سے لکھ رکھے تھے، اور ماہنامہ جامِ نور میں کبھی شائع بھی ہوچکے تھے؛ اس لیے ہم نے تحصیل حاصل سے گریز کرتے ہوئے اخبار الفقیہ اور مدیر الفقیہ کے تعارف کے حوالے سے انھیں کے تعارفی کلمات پر اکتفا کیا۔ ہاں! کچھ مفید اِضافے اور زبان وبیان کو مزید بہتر کرنے کی عاجزانہ کوشش ضرور کی ہے۔

اِبتدا میں خیال یہ تھا کہ ان اکابر ومشاہیر کی وفیات کے ساتھ ان کی مختصر سوانح بھی شامل کتاب کر دی جائے، اور بعض کے مختصر نوٹس تیار بھی کر دیے گئے؛ مگر پھر بہتوں کے حالات وکوائف ندارد تھے؛ اس لیے ہم نے مشاہیر کے نوٹس بھی قصداً حذف کر دیے کہ یہ لوگ تو یوں بھی بے نیازِ تعارف ہیں؛ مگر جن کے تعارف کی ضرورت تھی، ان کے احوال پردۂ خفا میں ہیں۔ تو اس کتاب کو منظر عام پر لانے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ان کی وفیات کو دیکھنے کے بعد ہوسکتا ہے کوئی مردِ مجاہد اُٹھے اور ان فراموش شدہ شخصیات کے تذکارِ جمیل کو

تاریخ کے ملبے سے کھوج نکالنے میں اپنا احسان مندانہ کردار اَدا کرے اور اس طرح جماعت کو بہت سی تاریخ کی گم شدہ ہستیاں دستیاب ہو جائیں۔اور ایسی کسی ایک شخصیت کو بھی اگر ہم تاریخ کے گلیاروں سے کھوج نکالنے میں کامیاب ہو گئے تو شاید ہم ارشادِ ربانی ’**وَمَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْیَ النَّاسَ جَمِیْعًا**‘ کے مصداق قرار پائیں گے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جب سے ہم نے اَسلاف شناسی کا پرچم تھاما ہے، اور تحفظ وترویج اَثاثہ علماے اہل سنت و جماعت کی بنا رکھی ہے، کوشش رہتی ہے کہ جماعت اہل سنت کی مظلوم شخصیات اور فراموش شدہ رجال واَعلام کی حیاتِ تاباں اور خدماتِ فراواں کو طاقِ نسیاں سے نکال کر جلوۂ شہود ونمود عطا کر دیا جائے۔ اور اس سلسلے میں اب تک ہمیں -بحمداللہ عزوجل- کئی بزرگوں کے نام وکام کو نئی جہتوں سے آشنا کرتے ہوئے منظر عام پر لانے میں سرخروئی نصیب ہوئی ہے۔اور اس قومِ خوابیدہ میں اُن تابندہ حوالوں سے کچھ نہ کچھ بیداری بھی دیکھنے میں آ رہی ہے۔

سردست مجاہد سنیت ابوالحامد مولانا احمد علی حنفی اعظمی مئوی، محقق دوراں مولانا سید امام الدین احمد نقوی پیرزادہ گلشن آبادی، اور نازشِ اہل سنت مولانا حاجی محمد عبدالسمیع بنارسی معروف بہ حافظ گھسیٹا، خصوصاً علما ومشائخ چریاکوٹ کی حیات وخدمات زیر ترتیب وتدوین ہیں، خاصا کام ہو چکا ہے، اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق وعنایت شامل حال رہی تو مستقبل قریب میں یہ علمی اَثاثہ قارئین باتمکین کے ہم دست ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر کارِ خیر میں لحہ لحہ ہمارا حامی وناصر ہو اور ایسے کارہاے نمایاں وگراں مایہ انجام دینے کی توفیق ہمارے رفیق حال کر دے جو دنیا وعقبیٰ کی سرخروئی کا باعث بن جائیں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ مآب، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

خویدم العلم والعلماء

محمد افروز قادری چریاکوٹی

بروز جمعہ، ۲۸؍شوال المکرّم ۱۴۳۶ھ......۱۴؍اگست ۲۰۱۵ء

تعارف اَخبارُ الفقیہ' امرتسر:

انیسویں صدی کے نصف اوّل میں امرتسر پنجاب سے جاری اخبارہفت روزہ الفقیہ' اپنے زمانے کا نہایت مقبول اور ہردلعزیزصحافتی آرگن تھا۔'الفقیہ' کے ذریعے اسلام وسنت اورسوادِاعظم کی تبلیغ واشاعت کے ساتھ ردّ فرق و مذاہبِ باطلہ میں نمایاں اور ہمہ گیر خدمات انجام پذیر ہوئیں، جس کی وجہ سے آج بھی یہ اخبار تاریخ اہل سنت کا ایک اہم ریکارڈ اپنے دامنِ اشاعت میں محفوظ کیے ہوئے ہے۔ اخبار الفقیہ [امرتسر] سرزمین پنجاب سے جاری ہونے والا واحدسنی اخبارتھا جس کا حلقۂ قارئین ہندوستان بھر کے علاوہ مشرق میں بنگال، برما، سری لنکا اورمغرب میں ریاست ہائے بہاول پوراور بلوچستان کے دُور اُفتادہ قصبوں تک پھیلا ہوا تھا۔ ہندوستان بھر میں جنم لینے والی ملکی، صوبائی، علاقائی، سماجی، فلاحی، سیاسی، مذہبی تنظیموں، تحریکوں اورانجمنوں کے اغراض ومقاصداورسرگرمیوں کےنشرو ابلاغ میں ربع صدی سے زائد [تقریباً 35 برس تک] بھرپورکرداراَدا کرنے والا یہ اَخبار 5 جولائی 1918ء میں حکیم معراج دین امرتسری کی زیرادارت جاری ہوا۔

ریکارڈ کی درستگی کے لیے یہاں یہ وضاحت کرنا مناسب ہے کہ الفقیہ کے پہلے شمارہ پر تاریخ اشاعت 5 جولائی 1918ء درج ہے، جب کہ کچھ عرصہ بعد جب رسالہ کے سرورق پر تاریخ اِجرادرج کرنے کا سلسلہ شروع ہواتواس پر 7/ جولائی 1918ء تحریر ہے جو کہ یقیناً سہو ہے؛ کیونکہ'الفقیہ' اپنے اجرا سے 20/ مئی 1924ء تک ہر ماہ کی 5 اور 20 تاریخ کوشائع ہوتا رہا، یکم جون 1924ء سے ہفتہ واراشاعت کا سلسلہ شروع ہوا۔[بحوالہ الفقیہ 20/ مئی 1924ء]

'الفقیہ' کی ضرورت وافادیت کے پیش نظرا کابراہل سنت نے اس کی سرپرستی قبول کی، چنانچہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نے مدیرالفقیہ کے نام مکتوب تحریرفرمایا: 'الفقیہ' کوسنیت کا ترجمان قراردیا اوراپنے خاندان کے بارہ افراد کے نام اس کا اجرا کروایا۔ [الفقیہ: 5/ اکتوبر 1918ء]

امیر ملت پیرسید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری نے جوکہ الفقیہ کے مالک و

مدیر حکیم معراج دین صاحب کے شیخ طریقت بھی تھے۔ نہ صرف الفقیہ کی سرپرستی قبول فرمائی بلکہ اپنے مریدین ومعتقدین، اور محبین و متعلقین کو بایں الفاظ 'الفقیہ' کو خریدنے اور پڑھنے کی ہدایت کی:

'فقیر کے یارانِ طریقت میں جو آدمی اُردو پڑھ سکتا ہے اُسے لازم ہے کہ اخبار الفقیہ اور رسالہ انوارالصوفیہ ضرور خرید کر پڑھے اور جو اُردو پڑھنے والا ان دونوں پرچوں کو نہ خریدے اور نہ پڑھے اس کو فقیر سے کوئی تعلق نہیں۔'[الفقیہ :5/جون1919ء]

مولانا غلام احمد اخگر امرتسری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ مدیر 'الفقیہ' کے پیر بھائی اور امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے خلیفہ مجاز تھے اور 'الفقیہ' کے اجرا سے قبل امرتسر سے ہی ایک ہفت روزہ اخبار 'اہل فقہ' نکالا کرتے تھے، اس کے علاوہ ایک رسالہ نعتیہ ادب کے فروغ کے لیے بنام 'گلستانِ رحمت' بھی نکالا کرتے تھے۔ تاحیات حکیم معراج دین صاحب کے مددومعاون رہے اور آپ کے علمی و تحقیقی مضامین کی بدولت الفقیہ کی مقبولیت میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا۔ مولانا اخگر کا وصال 15/اگست 1927ء کو ہوا۔ مفتی غلام رسول امرتسری نے نماز جنازہ پڑھائی۔[عقیدۂ ختم نبوت، جلد13، ص:439]

فقیہ اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی......مولانا امام الدین کوٹلوی......مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی[ابن فقیہ اعظم]......قاضی فضل احمد نقشبندی لدھیانوی......مفتی غلام مصطفیٰ قاسمی امرتسری......محقق و مدقق مولانا محمد عالم آسی امرتسری......شیر بیشہ اہل سنت، مناظر اسلام مولانا حشمت علی خان پیلی بھیتی ......مفتی حشمت علی خان واعظ بریلوی...... سید محمد میاں قادری مارہروی......مفتی عبدالمتین بہاری......مولوی سید عمر کریم صاحب پٹنوی......مولانا خیر شاہ صاحب واعظ اسلام......مولوی پیر سلام دین صاحب......مولانا محمد مصطفیٰ حیدرآبادی......ابوالمحامد مولانا محمد احمد علی اعظمی مئوی......مولانا نور محمد نقشبندی مرتضائی......اور مولانا محمد عبدالسمیع معروف بہ حافظ گھسیٹا بنارسی وغیرہم ایسی علمی شخصیات کے علمی و تحقیقی مقالات وفتاوی الفقیہ کی زینت بنتے رہے۔ خاص طور پر فقیہ اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریرات کہ الفقیہ کا شاید ہی کوئی ایسا شمارہ ہو جو

فقیہ اعظم کی تحریر سے خالی رہا ہو۔ حتیٰ کہ فقیہ اعظم کو الفقیہ سے دلچسپی کا عالم یہ تھا کہ اس کی تشہیر و اشاعت کے لیے آپ اپنی تقریر کے اخیر میں لوگوں کو الفقیہ کا سالانہ خریدار بننے کی ترغیب بھی دلاتے تھے۔ [تذکرہ فقیہ اعظم از ڈاکٹر مجیب احمد، ص: 71]

اخبار الفقیہ کے اغراض و مقاصد مندرجہ سرورق میں سے پہلا مقصد یہ ہے :

'اہل اسلام کی عموماً اور اہل فقہ کی خصوصاً حمایت کرنا'

بعد میں مزید اغراض و مقاصد کا اضافہ کیا گیا جن میں سے ایک یہ بھی ہے :

'فرقہ ہائے ضالہ جدیدہ کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینا'

چنانچہ ان مقصد کی بجا آوری میں الفقیہ نے اپنے دور کے ہر فتنہ پر کڑی نگاہ رکھی اور جرأت و شدت سے اس کا احتساب کیا۔ حصولِ مقاصد میں الفقیہ کی سنجیدگی کا اندازہ اس اشتہار سے لگایا جا سکتا ہے :

'اخبار الفقیہ کے لیے ایک ایسے ایڈیٹر کی ضرورت ہے جو وہابیوں اور غیر مقلدوں، مرزائیوں اور چکڑالویوں غرض یہ کہ مخالفین اہل سنت و جماعت کے ہر فرقہ ہائے باطلہ کا دندان شکن جواب متانت سے دے سکتا ہو، تحریر اور تقریر میں زبردست ہو۔ علم مناظرہ سے واقف ہو جو مفتی کا کام بھی (انجام) دے سکتا ہو'

[الفقیہ، 14/نومبر 1936ء]

اخبار الفقیہ کو اپنی تمام عمر مالی مشکلات کا سامنا رہا، بارہا قارئین اور صاحب ثروت حضرات سے تعاون کی اپیلیں کی گئیں۔ انہی مالی مشکلات کے سبب کبھی کبھار اخبار ہفت روزہ کی بجائے پندرہ روزہ شائع ہوتا، قارئین 'الفقیہ' کے پُر زور اصرار کے باوجود الفقیہ کی روزانہ اشاعت ممکن نہ ہو سکی۔ تقسیم ہند کے بعد حکیم صاحب کو تمام مال جائداد چھوڑ کر ہجرت کرنا پڑی، نادر و نایاب کتب پر مشتمل لائبریری بھی امرتسر ہی میں رہ گئی [جس کے ضیاع کا حکیم صاحب کو بہت قلق رہا]۔ الفقیہ کے بغیر آپ خود کو ادھورا سمجھتے تھے، چنانچہ آپ نے حکومت پاکستان سے الفقیہ کے اِجرا کے لیے ڈیکلریشن کے حصول کی سر توڑ کوشش کی اور بالآخر 7/اگست 1948ء کو گوجرانوالہ سے الفقیہ [پندرہ روزہ] کا اِجرا کیا،

لیکن تین ماہ بعد ہی 9/نومبر 1948ء کو آپ کا وصال ہو گیا۔

آپ کے وصال کے بعد کچھ عرصہ تک آپ کے صاحب زادے مولانا فیاض الدین نے رسالہ [پندرہ روزہ] جاری رکھا، پھر دوسرے صاحب زادے عیاض الدین احمد نے ادارت کا منصب سنبھالا اور سلسلہ اشاعت ماہ وار کر دیا، مگر مالی مشکلات کے سبب ماہ وار اشاعت بھی ممکن نہ رہی اور بالآخر 1952ء میں صحافت کا یہ درخشندہ ستارہ ڈوب گیا۔

تعارف مدیر الفقیہ:

مولانا حکیم ابوالریاض معراج الدین احمد نقش بندی امرتسری (م ۱۹۴۸ء) علمی لحاظ سے ایک ممتاز شخصیت کے حامل اور سنی صحافت میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ تصنیف و تالیف سے بہت ہی عمدہ ذوق پایا تھا؛ اسی لیے بہت سی معرکۃ الآرا تصانیف آپ نے اپنے پیچھے یادگار چھوڑیں۔ ارائیں قوم کی تاریخ پر ایک مبسوط کتاب بنام 'تاریخ ارائیاں' آپ ہی کے نوکِ قلم سے وجود پذیر ہوئی ہے۔ قوم کی شیرازی بندی اور سیاسی داؤ پیچ میں بھی آپ کو یدطولیٰ حاصل تھا۔ چنانچہ ہندبھر کے ارائیوں کو متحرک و منظّم کرنے کے لیے آپ نے 'انجمن راعیانِ ہند' قائم کی جس کے تحت ملک بھر میں ارائیں قوم کے اجلاس منعقد ہوتے رہے، اس انجمن کے تحت ایک رسالہ 'الراعی' بھی جاری کیا۔

صحافتی میدان میں سنیت کی ترجمانی کرنے میں حکیم صاحب کا کلیدی کردار رہا، آپ نے کئی اخبار و رسائل کا اجرا کیا چنانچہ الفقیہ کے علاوہ اخبار ہنٹر، اخبار جماعت، المعین، الراعی، کامریڈ اور ایک ماہوار رسالہ 'حنفی' جاری کیا۔

حکیم معراج دین امرتسری ابن حکیم محمد ابراہیم 7/اپریل 1886ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے اور 9/نومبر 1948ء کو لاہور میں تقریباً 63 برس کی عمر میں وصال فرما گئے، آپ کو لاہور کے تاریخی قبرستان 'میانی صاحب' میں دفن کیا گیا۔ 14/اگست 1996ء میں تحریک پاکستان ورکرز ٹرسٹ لاہور نے آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے 'تحریک پاکستان گولڈ میڈل' دیا جو کہ آپ کے صاحبزادے مولانا فیاض الدین احمد نے وصول کیا۔ [تحریک پاکستان اور علمائے کرام از صادق قصوری، ص:155]۔

فہرست مشاہیر واَعلام

☆☆☆☆☆

فہرست الف بائی (Alphabetical Index)

الف

ح

د

ذ

ر

س

ص

ض

ظ

ع

مولانا ابو یوسف عبد الصمد نقشبندی۔ مفتی امرتسر

مَـوتُ الْـعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ : واحسرتا! آہ دریغا کہ ہمارے شہر کے چراغ علم اور برگزیدہ عالم جامع علوم معقول ومنقول، خازن مسائل فروع واصول، فخر العلماء، عمدۃ الفقہاء، خلاصۃ الحکماء، شمس الاطباء، مولانا واستاذنا حضرت مولوی ابو یوسف عبد الصمد صاحب مفتی امرتسر کا انتقال پر ملال بروز جمعہ بعد نماز جمعہ بتاریخ ۴/اکتوبر ۱۹۱۸ء کو ہوا۔ نماز جنازہ ۵ بجے بیرون دروازہ چاٹی ونڈ اندرون سکتری باغ آپ کے سمدھی حاجی حافظ مولوی پیر عبد الغنی صاحب معروف بہ پیر غنی بابا صاحب نے پڑھائی۔ جنازے کے ساتھ لوگوں کا ہجوم کثرت سے تھا۔ بعض سکھ اصحاب بھی جن کو آپ سے نہایت عقیدت تھی جنازے کے ساتھ ساتھ قبرستان تک گئے۔

آپ حنفی المذہب اور نقش بندی المشرب تھے۔ اگرچہ آپ کی زندگی ایک سبق آموز زندگی ہے لیکن اس کے لیے ایک ضخیم کتاب چاہیے۔ میں آپ کی زندگی کے مختصر حالات سن صبا سے تا وفات یہاں پر درج کرتا ہوں تا کہ عامۃ الناس کو معلوم ہو کہ کس طرح ایک شخص اپنے شب و روز کی محنت و کوشش سے اپنی معمولی زندگی کو اعلیٰ اور شاندار بنا سکتا ہے۔

آپ کے بزرگ کشمیر سے آئے ہوئے تھے۔ آپ قوم کے افغان تھے۔ آپ کے والد شال کا کام کیا کرتے تھے؛ اسی لیے ابتدائے عمر میں آپ نے بھی شال کا کام شروع کیا؛ مگر سترہ سال کی عمر کو پہنچے تو آپ کو قرآن شریف پڑھنے کی فکر پیدا ہوئی۔ چنانچہ آپ نے ایک شخص محمد اسماعیل نامی سے بغدادی قاعدہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ دن کو کام کرتے تھے اور شب کو اس کے ہاں جا کر پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ نے قرآن شریف ختم کیا۔

اس کے بعد آپ کو کچھ اور مسائل ضروریہ پڑھنے کا خیال ہوا تو آپ نے شخص مذکور ہی سے کریما، نام حق، بدائع ومسائل ونصائح کی کتابیں پڑھیں، پھر آپ نے فارسی زبان کی اعلیٰ کتابیں وغیرہ استاذی مولوی غلام رسول صاحب خلف حضرت مولانا مولوی صاحب مرحوم امام مسجد کوچہ جٹاں سے پڑھیں۔ جوں جوں آپ کتابیں پڑھتے آپ کا اشتیاقِ حصولِ علم بڑھتا جاتا۔ اب آپ کو علم عربی کے پڑھنے کا شوق ہوا تو آپ نے عربی مولانا واستاذنا مولوی ابوزبیر غلام رسول صاحب شہید امرتسری سے پڑھنی شروع کی۔

آپ نے استاذ الاساتذہ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مرحوم پشاوری سے بھی کچھ کتابیں اُصولِ فقہ وحدیث وغیرہ کی پڑھیں، اور مولوی غلام احمد صاحب مرحوم بن مولوی خیرالدین صاحب مرحوم سے بھی فقہ اور مولانا محمد جمیل صاحب دہلوی سے حدیث کی تکمیل کی۔

طالب علمی کے زمانے ہی میں آپ نے نقش بندی طریقہ میں بیعت کرلی۔ آپ کے نقش بندی سلسلے میں مرشد حضرت حاجی محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ حاجی صاحب موصوف نے شاہ اسحٰق صاحب کی معیت میں دو حج بھی کیے تھے۔

اُستاذی مولانا موصوف نے قادری سلسلہ میں آپ کے مرشد حضرت ملاں دین محمد صاحب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ خلف حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے جو حاجی صاحب کے دادا مرشد کے بیٹھے تھے۔

آپ نے علمی مشغلہ کے علاوہ تجارتی مشغلہ بھی جاری رکھا۔ اور یہی آپ کا ذریعہ معاش تھا۔ علاوہ ازیں آپ طب میں بھی کافی مہارت رکھتے تھے۔ اور اپنی مسجد کے حجرے میں ہی مطب بھی کرتے تھے، اسی وجہ سے آپ میں بے حد استغنا تھا۔

آپ کسی کی ناجائز خوشامد روا' نہ رکھتے تھے۔ مسائل حقہ کے بتانے میں کسی کی طرف داری کا خیال بھی آپ کو نہ آتا تھا۔ آپ اپنی تحقیق میں اگر کسی چیز کو درست سمجھتے تو دوسروں کے اختلاف کی پروا نہ کرتے تھے۔ علم فقہ اور وراثت میں تو آپ مستند عالم تھے۔ یہاں تک

کہ جزئیات کے بتانے میں آپ کو کسی کتاب کے دیکھنے کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔

ایک دفعہ کا واقعہ یاد آیا کہ ہمارے محلے کے بعض شخصوں میں اس پر تنازع ہوا کہ آیا حقہ پینے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں۔ ایک فریق روزہ ٹوٹ جانے کا قائل تھا اور ایک نہیں۔ اس بات نے طول کھینچا تو فریقین سمجھوتا کر کے مولانا مرحوم کے پاس استفسار کے لیے گئے۔

مولانا مرحوم نے دوحرفی جواب میں عام کلیہ قاعدہ ہر ایسے امر کے سمجھنے کے لیے جس سے اس قسم کا تنازع بڑھ جائے بتاتے ہوئے فرمایا کہ جس چیز کا سایہ زمین پر پڑے اس کے کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اسی اصول کے مطابق دیکھا گیا کہ حقے کے دھوئیں کا سایہ زمین پر پڑتا ہے؛ لہٰذا روزہ فاسد ہوا۔ اسی ایک بات سے اس امر کا پتا چل جاتا ہے کہ مسائل کے افہام وتفہیم میں آپ کو کہاں تک دسترس حاصل تھی!۔

آپ میں تصنع بالکل نہیں تھا۔ آپ نے باوجود مخیرّ ہونے کے سادہ طور پر زندگی بسر کی۔ حنفی گروہ کے علاوہ دوسرے فرقوں کے لوگ بھی آپ کا لوہا مانتے تھے۔ چنانچہ ۱۳۲۱ھ میں علم غیب میں آپ کا مناظرہ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرت سری سے ہوا۔ فریقین کے حکموں میں مولانا عبدالحق صاحب مرحوم دہلوی مفسر تفسیر حقانی بھی تھے۔ فریقین نے افراط وتفریط کی صورت کو دور کر کے جب اعتدال کی راہ اختیار کی تو مولانا حقانی نے مولانا مرحوم کے حق میں فیصلہ دیا۔

مولانا موصوف کو طالب علمی کے زمانے ہی سے جگر کی بیماری لاحق ہوگئی تھی جس کی وجہ سے آپ دائم المریض تھے بلکہ آخری عمر میں تو آپ مبتلاے امراض بھی ہو گئے۔ پھر بھی باوجود امراض مہلکہ کے طالب علموں کو پڑھانے میں کبھی کوتاہی نہ کرتے تھے۔ طالب علموں کو پڑھانا آپ کی غذا میں داخل تھا۔ چنانچہ جن دنوں میں آپ سے پڑھتا تھا اور گاہے بہ گاہے غیر حاضری کا موقع بھی آجاتا تو دوسرے روز آپ فرماتے کہ میرے پاس پڑھنے کے لیے حاضر باشی کی سخت ضرورت ہے۔

آپ طالب علموں کے وقت کو ضائع نہ ہونے دیتے خواہ اپنا ذاتی نقصان ہو جائے۔ آپ فرماتے کہ مجھے پڑھانے میں ایسا مزا آتا ہے جیسا کہ طامع آدمی کو عمدہ اور مرغوب غذا کھانے میں۔

میں اپنی طالب علمی کے زمانے میں جمعہ کے روز بھی آپ سے پڑھنے جایا کرتا تھا اور آپ مجھے اس روز بھی بڑے شوق سے پڑھایا کرتے تھے اور خوش ہوا کرتے تھے۔ میں نے آپ سے صرف ونحو کی انتہائی اور منطق وفلسفہ وفقہ وحدیث کی متوسط کتابیں پڑھی ہوئی ہیں۔

آپ اپنے طالب علموں سے نہایت شفقت سے پیش آتے اور اپنی اولاد کی طرح ان کو سمجھتے اور ان سے محبت کرتے تھے۔ آپ نے اپنی وفات سے صرف ایک ماہ پیشتر پڑھانا چھوڑا تھا؛ کیوں کہ آپ مرض کی زیادتی سے صاحب فراش ہو گئے تھے۔ آخر میں آپ کو یرقان اور اسہالِ کبدی ہو گیا اور اسی مرض میں آپ راہی ملک بقا ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے ایک طالب علم حسین شاہ نامی سے تین ماہ قبلِ وفات فرمایا کہ اب کتابیں جلدی ختم کرلو؛ کیوں کہ پھر تمھیں موقع نہ ملے گا۔

مسلمانو! اس برگزیدہ انسان کی زندگی پر ذرا غور کرو کہ جو ۱۷ سال کی عمر تک بالکل اَن پڑھ تھا پھر اس نے کس طرح اپنی دنیاوی زندگی کو روحانی زندگی بنایا اور جو خدائے قدیر کی شناخت سے بھی عاری تھا خدا رسیدہ ہوا، اور جاہلانہ معاشرت سے عالمانہ اسٹیج پر آیا۔ ذرا اسی کے حالات پر غور کر کے سوچو کہ تمھارے لیے ترقی کے کون سے موانعات ومشکلات ہیں، کیوں تم نہیں ترقی کرتے!۔ اس کی صرف یہی وجہ ہے کہ نہ تم میں شوق ہے اور نہ محنت وکوشش؛ ورنہ کوشش سے کیا کچھ نہیں ہوسکتا!۔ تمہیں چاہیے کہ تم بھی اپنے دینی اور دنیاوی معاملات میں کوشش کرو تا کہ تمھیں بھی فلاحِ دارین حاصل ہو۔

آخر میں میں آپ کا نوحہ زور سے لکھتا کیوں کہ ایسے جامع انسان کی جدائی اور وہ

بھی بقید دوام جس قدر نوحہ وبکا اور رنج وملال کا اظہار کیا جائے اور ایسے عین الفیوض سے اپنی دائمی محرومیت کا رونا رویا جائے تو بھی کم ہے؛ مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک کے لیے یہی جامِ لبریز ہے اور اس سے کسی طرح بھی چھٹکارا نہیں یہاں تک کہ یہ پیالہ اولیا و انبیا نے بھی پیا، شاہ وگدا نے بھی نہ چھوڑا، تو رونا اور واویلا کرنا بے سود ہے۔

لہٰذا اب میں آپ کے لیے دعاے مغفرت کرتا ہوں کہ حاکم کون ومکاں آپ کو جنت الفردوس میں مدارجِ علیا عطا فرمائے اور آپ کے پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین؛ کیوں کہ بجز صبر کوئی چارہ نہیں۔ اللهم اغفر له وارحمه وارزقه شفاعة نبيك الكريم. آمين ثم آمين

(راقم الحروف: محی الدین فاروقی (مولوی فاضل) امرت سری) (۱)

مولانا حافظ ظفر علی پسروری

ایک دین کا چراغ گل ہوگیا

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

نہایت دلی رنج اور قلق سے لکھا جاتا ہے کہ جامع علوم ربانی، مقبولِ صمدانی جناب مولانا مولوی حافظ ظفر علی صاحب پسروری نے بعارضہ بخار بتاریخ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۱۸ء کو بوقت نمازِ ظہر انتقال فرمایا۔

مرحوم حضرت زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے سچے خادم اور جانباز عاشق تھے۔ اور جناب کے خلیفہ اعظم تھے۔ آپ پہلے رسالہ انوار الصوفیہ کے اڈیٹر اور سکریٹری انجمن خدام الصوفیہ پنجاب بھی رہے ہیں۔

(۱) الفقیہ امرتسر: جلد ۱۔ نمبر ۸۔ بابت ۱۳؍محرم الحرام ۱۳۳۷ھ۔ ۲۰؍ستمبر ۱۹۱۸ء۔ ص: ۳ تا ۴۔

آپ نے جو خدمت اسلام اور سلسلہ عالیہ نقش بندیہ کی کی عیاں ہے، لائق بیاں نہیں۔ تمام عمر خدمت اسلام اور مقابلہ بادشمناں میں گزری۔ واقعی ایسے آدمی دنیا میں بہت ہی کم پیدا ہوا کرتے ہیں ۔

گرچہ جنس نیکواں ایں چرخ زنہار آورد
کم بآورد اورے باایں صبا دریتیم

ناظرین سے التماس ہے کہ مرحوم کے لیے دعاے مغفرت فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں عفو وکرم عنایت فرمائے اور خلد بریں میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(عنایت محمد پسروری) (۱)

مولانا مولوی محمد رحیم بخش قادری۔ آرہ

وفات حسرت آیات: دنیاے اہل سنت وجماعت میں یہ خبر نہایت رنج وغم سے پڑھی جائے گی کہ یوم چہارشنبہ، ہشتم ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۸ھ کو حامی دین متین، ماحی شر مبتدعین، فاضل جلیل، عالم نبیل، سرپرست الفقیہ مولانا مولوی محمد رحیم بخش صاحب قادری مدرس وبانی مدرسہ فیض الغرباء آرہ نے انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس حادثۂ جاں کاہ سے متاثر ہوکر حضرت مولانا مولوی محمد ظفرالدین صاحب فاضل بہار نے جو قطعہ تاریخ رقم فرمایا ہے اسے ہم ناظرین الفقیہ کی آگاہی کے لیے درج ذیل کرتے ہیں۔ مولاناے مرحوم ومغفور کے لیے دعاے فاتحہ کی درخواست کرتے ہیں۔ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔

مدرس عالم وفاضل مناظر واعظ ومفتی
مصنف حامی سنت زدنیا چوں باُخریٰ رفت

(۱) الفقیہ امرتسر: جلد۱، نمبر۱۰۔ بابت ۱۵رصفر ۱۳۳۷ھ۔ ۲۰رنومبر ۱۹۱۸ء

دلِ غم گیں ظفر جستہ سن تاریخ رحلت او
ندا آمد بہار ورونق دینی زآرہ رفت(۱)
۱۳ ھ ۳۸

مولانا عبدالماجد قادری۔ بدایوں

مولانا عبدالماجد قادری بدایونی کا انتقال: بے انتہا رنج وافسوس کا مقام ہے کہ ۱۴ر دسمبر کو بروز دوشنبہ سلیم پور ہاؤس لکھنو میں مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی علیہ الرحمہ واصل بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم کی قومی اور ملی خدمات اور اسلامی جوش وحمیت وایثار اور جذبۂ قربانی کی نظیر اس زمانے میں ملنی غیر ممکن ہے۔ آپ کی تمام زندگی اُمت مرحومہ کی فلاح و بہبود کے لیے وقف تھی۔ تحریک خلافت سے لے کر اب تک تمام اسلامی تحریکوں میں آپ کی سرگرمیاں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ آخری زمانے میں آپ نے تحریک احرار آل انڈیا بنانے میں جو قیمتی خدمات انجام دیں وہ بے انتہا قابل قدر تھیں۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ایگزیکٹیو بورڈ اور مجلس عاملہ میں شرکت کے لیے ۱۶ر نومبر کو دہلی تشریف لے گئے۔ اس کے بعد ۱۷ر نومبر سے اب تک مسلسل سفر میں رہے۔ دہلی سے مارہرہ اور بہرائچ کے سفر سے واپس آرہے تھے، سلطان پور کے قریب ریل ہی میں دردقولنج کا سخت دورہ پڑا، وہاں سے آپ بارہ بنکی اور پھر لکھنو میں تشریف لائے اور ایک ہفتہ کی روح فرسا تکلیف کے بعد آخرکار سلیم پور ہاؤس میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔(۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۱۔ کالم:۱۔ بابت: ۲۰ر مئی ۱۹۲۰ء
(۲) الفقیہ امرتسر: ص ۱۱۔ کالم:۲۔ بابت ۲۱ – ۲۸ر دسمبر ۱۹۲۰ء

مولانا محمد احمد رضا خان بریلوی۔ بریلی

جہان مرگیا: مَـوتُ الـعَالِمِ مَوتُ العَالَمِ ۔ ۲۵؍صفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۱؍اکتوبر ۱۹۲۱ء جمعہ کے روز دو بج کر اڑتیس منٹ پر اسلام کے پیشوائے اعظم، مقتدائے فضلائے عالم، مائۃ حاضرہ کے مجدد، ملت طاہرہ کے مؤید، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد احمد رضا خان صاحب قدس سرہ نے ذکر الٰہی کے ساتھ عالم بقا کی طرف رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مسلمانانِ عالم کے قلوب بے چین ہیں۔ بریلی میں گھر گھر ماتم کدہ بنا ہوا ہے۔ جہان سے افاضل واماثل دین جمال کے دیوانہ ہوکر آئے۔ اور ۲۶؍صفر کو صبح نو بجے بعد اس امامِ اسلام کا جنازہ اُٹھا۔ آدمیوں کی وہ کثرت تھی کہ سوائے عیدگاہ کے کسی اور مقام میں جنازہ کا اَدا کرنا ممکن نہ تھا۔ وسیع سڑکوں اور بلندیوں پر چڑھ کر دیکھنے سے جہاں تک نظر جاسکتی تھی انبوہ ہی انبوہ نظر آتے تھے۔

ایک بجے عیدگاہ پہنچے اور بعد نمازِ ظہر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب دام برکاتہم نے بعد تلقین ترکیب نماز حسب وصیت نماز جنازہ پڑھائی اور تکبیر کے سوم کے بعد وہ اَدعیہ جو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ نے اپنے فتاویٰ مبارک میں تحریر فرمائیں اور معمولہ حضور اقدس ہیں حسب وصیت پرفیض مقتدیوں کو بعد دعائے معمول کے آہستہ آہستہ بزبان کہنے کی ہدایت فرمائی، پھر وہاں سے اسی شان وشوکت کے ساتھ واپس ہوئے۔

جنازہ کے سامنے نعت خوانی وکلمہ ودرود شریف پڑھتے ہوئے محلّہ سوداگران اور حضرت مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب دام برکاتہم کے مکان میں اس سر الٰہی اور دولت ربانی نے پردہ فرمایا۔

قریب مغرب دفن سے فراغ ہوا اور ابھی تک شیدائیان صادق العقیدت کے غول

کے غول مرقد اقدس کا طواف (یعنی زیارت) کر رہے ہیں۔

(اراکین جماعت رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

الفقیہ: ہم نے مندرجہ بالا خط کو جس رنج سے لکھا ہے اور اس سے جس قدر صدمہ ہمارے دل پر ہوا ہے اس کا اظہار بذریعہ تحریر ناممکن۔ موت العالم موت العالم ایک سچا مقولہ ہے، ایسے عالم حقانی کا......۔(۱)

مولانا حکیم محمد لعل خان قادری برکاتی۔کلکتہ

آہ! مولانا حکیم منشی محمد لعل خان صاحب: جناب مولانا مولوی حکیم محمد لعل خان صاحب ویلوری رضوی قادری برکاتی مدراسی کلکتہ کا مورخہ۔۔۔ جولائی کو بوقت ظہر بعد اَدائے نماز ظہر بعارضہ کھانسی وتپ جس میں آپ عرصہ دراز سے مبتلا تھے انتقال فرما کر واصل بحق ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہمیں اس حادثہ جانکاہ کے متعلق مولانا ممدوح کے پس ماندگان کے ساتھ دلی ہم دردی ہے۔ مرحوم میں ایسے بے شمار خصائل حمیدہ موجود تھے جن کے لیے آپ کا نام نامی واسم گرامی قیامت تک فرقہ حقہ حنفیہ میں درخشاں وتاباں رہے گا۔

آپ علومِ دینیہ کے پورے ماہر، فاضل عدیم المثال اور پکے دین دار ومتدین بزرگ تھے۔ آپ کے زہد وتقویٰ کی مثالیں ضرب المثل ہیں۔ آپ اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ امام اہل سنت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا مولوی حاجی قاری شاہ محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی دامت برکاتہم کے خلیفہ تھے۔ آپ حد درجہ کے مخیّر تھے، چنانچہ ملک کی اکثر اسلامی انجمنوں میں آپ مالی امداد کے علاوہ علمی ودینی خدمات بجالاتے رہے ہیں علاوہ برآں اکثر حنفی درسگاہوں کی آپ اپنی مسلمہ فیاضی سے علمی ومالی امداد فرماتے رہے ہیں۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۰۔ کالم:۳۔ بابت: ۵ر نومبر ۱۹۲۱ء

آپ کتب کثیرہ کے مولف ومصنف اور پبلشر تھے۔اوراپنی مفید دینی کتب غربا یتامیٰ اوراسلامی مجلسوں میں مفت مرحمت فرماتے رہے ہیں۔ چنانچہ بلا مبالغہ آپ ہزار ہا روپیہ ماہوار راہِ مولا میں صرف کرتے رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں آپ ہمیشہ الفقیہ کا بھی خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ یک مشت امداد کے علاوہ ماہواری عطیات بھی مرحمت فرمایا کرتے تھے اوراپنی مفید تصانیف کی کثیر تعداد الفقیہ کوعطا فرمایا کرتے تھے تاکہ ان کی قیمت سے الفقیہ کے بقاواحیامیں امداد ہو۔

الغرض! آپ کو دینی کاموں سے اس قدر دلچسپی تھی کہ بہت کم نفوسِ قدسی اس قحط الرجال کے زمانے میں ایسے مل سکتے ہیں جومولانا ممدوح کی ہم سری کا دعویٰ کرسکتے ہوں۔(کاش! مولانا کے صاحب زادگان ان کی سوانح عمری مرتب کرکے الفقیہ کوعطا فرمادیں تاکہ اسے ہدیۂ ناظرین بتمکین کرکے مولانا ممدوح کے فضائل حمیدہ سے مستفید ہونے کا موقع دیا جائے)۔

الغرض! مولانا ممدوح کی فیاضیوں کو کہاں تک بیان کیا جائے۔الحق! آپ فیض مجسم بزرگ تھے۔ہمیں امید ہے کہ آپ کے صاحب زادگان مولانا احمد خان ومولانا محمد خان صاحبان آپ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش فرمائیں گے اور مرحوم کی نیک مثال کو قائم رکھتے ہوئے ان کی روح کے لیے سرور وانبساط کا موجب ہوں گے۔

ہمیں یقین ہے کہ اس الم زا حادثہ میں ہمارے ساتھ ہمارے تمام قارئین الفقیہ کوبھی مولانا ممدوح کے پس ماندگان سے دلی ہم دردی ہوگی،اوروہ ماتم پرسی اوراظہارِہم دردی کے طریق پرمولانا ممدوح کے صاحب زادگان کوضروری خط تحریرفرمائیں گے۔جس کا پتہ درجِ ذیل ہے: مولانا احمد خان ومحمد خان صاحبان ۲۲ زکریا اسٹریٹ کلکتہ۔

چونکہ مولانا موصوف کو الفقیہ سے دلی ہم دردی تھی جس کے مفصل بیان کی یہاں گنجائش نہیں صرف مختصراًاوپرعرض کیا ہے۔اس لیے بفحواے من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ الفقیہ مولانا ممدوح کی روح پرفتوح کوثواب پہنچانے کی غرض سے مولانا موصوف کی

یادگار میں پانچ پرچے الفقیہ کے ایک ایک سال کے لیے ان پانچ غریب نادار اشخاص کے نام مفت جاری کرنے کا عہد کرلیا ہے جنھیں مولانا ممدوح سے دلی عقیدت حاصل ہو۔

امید ہے کہ تمام قارئین کرام مولانا ممدوح کے لیے دعاے مغفرت نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ فرمائیں گے کہ خدا ان کو غریق رحمت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ع: خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھی مرنے والے میں

فقط، (ایڈیٹر معراج الدین احمد عفی عنہ) (۱)

مولانا سید میر محمد یوسف شاہ۔ کشمیر

ایک عالم باعمل کا وصال: اسلام آباد کشمیر میں حضرت مولانا مشیخت پناہ سیادت مآب مولوی سید میر محمد یوسف شاہ صاحب میر واعظ ومتولی وامام بقعہ مسجد جامع وزیارت حضرت ریشی صاحب میر مفتی وزارت حصہ جنوبی کشمیر چند یوم بعلت ذات الریہ بیمار ہوکر شب جمعہ غرۂ جمادی الآخرہ میں اس دارِ فانی سے رحلت فرما ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت ارحم الراحمین ممدوح کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔

اِنتقال کے بعد نماز جنازہ بروز جمعہ باجتماع جماعت کثیر اہل اسلام اَدا کرکے بجوار زیارت حضرت ریشی صاحب مدفون ہوئے۔ اور بکثرت تلاوت قرآن شریف وکلمات طیبات پڑھ کر ہدیہ روح شریف حضرت مرحوم کیے گئے۔ جناب مولانا کی عمر شریف اکسٹھ سال کی تھی۔ انھوں نے بعد حصول علوم معقول ومنقول تعلیم ارشادات پچاس سال خدمت اسلامی وقومی قابل تعریف تھی۔

آپ کے صاحب زادہ صاحب مولانا مولوی سید میر احمد اللہ صاحب مفتی ومیر واعظ چند دن مبتلا بہ علالت رہ کر اب روبہ صحت ہیں۔ آپ کے اخلاقِ حمیدہ وتعلیمی لیاقت و دیانت ورسوخِ علم وحلم وہمدردی دینی وقومی بہت ہی قابل تعریف ہے۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۹۔ کالم: ۱-۲۔ بابت: ۲۰/ اکتوبر ۱۹۲۱ء

لہٰذا ہمیں افسران سررشتۂ تعلیم سے امید ہے کہ مولانا موصوف کو جو مدرسہ سرکاری میں ایک معلم ہیں؛ مگر اب بوجہ انتقال حضرت مرحوم بلحاظ مذہبی فتویٰ دہی وخدمت وتولیت مسجد جامع وزیارت وغیرہ ان کے سپرد ہوں۔ اگرچہ حضرت مرحوم کی حیات ہی میں انھوں نے خلعت خلافت پہنا ہوا تھا مگر یہاں ملازمت اسلامی وقومی امورات میں بہت ہی مشکل نظر آتی ہے۔

اس لیے افسرانِ سررشتہ سے امید ہے کہ ان کے بھائی صاحب مولوی سید مبارک شاہ صاحب جو ایک نوجوان عربی وفارسی اور اُردو دان ہیں ان کی جگہ لگا کر تمام اہل اسلام وخطہ جنوبی کو مشکور فرمائیں اور مفید مدرسہ یہی ہے؛ کیوں کہ صاحب ممدوح مذہبی پیشوا ہیں۔ضرور شوق تعلیم مسلمانوں میں پیدا کر کے تعداد طلبہ اہل اسلام جو تعلیم میں بالکل پیچھے ہیں بڑھا دیں۔ اخیر میں ہماری دعا ہے اور جملہ اہل اسلام سے بھی درخواست ہے کہ وہ مولانا مرحوم کے لیے دعاے رحمت ومغفرت فرمائیں۔ (عبداللہ) (۱)

حافظ چراغ الدین جماعتی۔سیالکوٹ

وفات حسرت آیات: ہمارے مخدوم مکرم اخی فی الطریقۃ منبع اخلاقِ حسنہ جناب حافظ چراغ الدین صاحب سیالکوٹی مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۳ء بروز جمعرات اس دارِ ناپائدار سے راہی ملک بقا ہو گئے ہیں۔ مرحوم ومغفور مجمع خوبی تھے۔ اپنے یارانِ طریقت کے خدمت کرنے والے، حضور جناب شاہ صاحب قبلہ وکعبہ محدث علی پوری مدظلہ کے عاشق جاں باز تھے۔افسوس ایسی ہستی کا دنیا سے اُٹھ جانا کچھ کم صدمہ نہیں ہے؛ مگر کیا کیا جائے مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ انسان کو اس میں کیا چارہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(عبدالعزیز سیالکوٹی) (۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۸۔ کالم: ۱-۲۔ بابت: ۲۰ر مارچ ۱۹۲۲ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۱۔ کالم: ۲۔ بابت: ۵ر جنوری ۱۹۲۴ء

والد ماسٹر کرم الٰہی نقش بندی

مکرمی جناب حکیم صاحب زاد احسانہ۔ السلام علیکم

خاکسار کے والد نے ۲۹/ اکتوبر رات کو ۹ بجے بعارضہ بخار انتقال کیا۔ مرحوم کی عمر ۷۵ سال کی ہوگی۔ مرحوم سلسلہ نقش بندیہ میں مرید حضرت حافظ فتح الدین صاحب خلیفہ اول عالی جناب حضرت بابا جی صاحب خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ مرحوم کو عالی جناب حضرت قبلہ عالم جناب شاہ صاحب علی پوری دامت برکاتہم سے دلی ارادت وعقیدت تھی واخلاصِ قلبی تھا۔

مرحوم حضرت بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو مرحوم کے دادا پیر اور حضرت قبلہ عالم علی پوری کے پیر تھے کے دیکھنے والوں میں سے تھے۔ نہایت خوش قسمتی تھی کہ مرحوم کی بیمار پرسی کے لیے جناب حضرت سید شاہ صاحب گدی نشین چورہ شریف دو دن تشریف لاتے رہے اور حضور نے ہی مرحوم کی نماز جنازہ اَدا کی۔ سینکڑوں آدمیوں کا مجمع تھا۔

مرحوم نہایت ہی دین دار، پابند صوم وصلاۃ، تہجد خواں اور خدا یاد تھے اعلیٰ درجہ کے راست باز بھی۔ یارانِ طریقت ان کی مغفرت کے لیے دعاے خیر فرمائیں۔

(تابعدار بندہ ماسٹر کرم الٰہی جنرل سکریٹری انجمن خدام الصوفیہ علی پور سیداں) (۱)

مولانا مولوی محمد ظہور حسین فاروقی مجددی۔ رام پور

وفات حسرت آیات: استاذ العلماء صدر المدرسین عالی جناب مخدومنا ومولانا مولوی محمد ظہور حسین صاحب فاروقی مجددی رام پوری کی خبر وصال یہاں نہایت حزن وملال سے سنی گئی۔ جماعت اہل سنت سے ایسے برگزیدہ عالم بابرکت بزرگ کا اُٹھنا ایک

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۱۔ کالم: ۲۔ بابت: ۵/ جنوری ۱۹۲۴ء

نا قابل تلافی نقصان ہے۔ ہمیں مرحوم کے صاحب زادگان سے اس حادثہ جانکاہ میں کامل ہم دردی ہے۔ اللہ تعالیٰ پس ماندگان کو صبر واجر دے اور فاضل رام پوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو اپنی رحمت کے پھولوں سے بھر دے۔

ہمارے برادرانِ طریقت کی ایک بڑی جماعت نے ۱۷ر جمادی الآخرہ ۱۳۴۲ھ روز پنجشنبہ کو قرآن خوانی سے مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی روح پر فتوح کو ایصال ثواب کیا اور مساکین کو بہ نیت ایصال ثواب شیرینی تقسیم کی۔

(سگ بارگاہِ رضویہ، فقیر ایوب علی رضوی

نائب ناظم صدر دفتر جماعت رضائے مصطفیٰ، بریلی۔ ۱۷ر جمادی الآخرہ ۱۳۴۲ھ) (۱)

شیخ احمد سنوسی۔ قاہرہ

شیخ سنوسی کا انتقال پر ملال: قاہرہ ۱۴ر مارچ (۱۹۲۴ء)۔ تمام عالم اسلام میں یہ خبر نہایت رنج والم سے سنی جائے گی کہ سیدی احمد معروف بہ شیخ سنوسی کا انتقال ہوگیا۔ ممدوح نے ۱۹۱۵ء میں سنوسی فقراعرب بربری اور ترکوں پر مشتمل تیس ہزار فوج لے کر مصر پر حملہ کیا تھا۔ شیخ سنوسی فرقہ سنوسیہ کے قائد اعظم تھے۔ انھوں نے جنگ عظیم کے دوران ترکوں اور جرمنوں کی خواہش کے مطابق ۱۹۱۵ء کے ماہ نومبر میں دریائے نیل کے کچھار پر دھاوا کیا اور پانچ ماہ تک جنگ کرتے رہے۔

بعد میں جنرل ویلس سے ایک خونریز معرکہ کے بعد آپ کو پسپا ہونا پڑا تھا۔ شیخ مرحوم کا دنیائے اسلام پر ایک خاص اثر تھا، اور انھیں ایک خاص نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ مصر کی جنگ کے بعد شیخ ممدوح ایک لحاظ سے گوشہ نشیں ہو گئے تھے۔ (۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ۱۱۔ کالم: ۱۔ بابت ۷ر فروری ۱۹۲۴ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۲۔ کالم: ۳۔ بابت ۲۸ر مارچ ۱۹۲۴ء

(۱) حاجی پیر سید صادق علی شاہ۔علی پور سیداں

انتقال پرملال:

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید
نہ جام دہر مئے کل من علیہا فان

نہایت رنج اور قلق سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت حاجی سید صادق علی شاہ صاحب قبلہ علی پوری نے بتاریخ ۵ رشوال المکرّم ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۰ رمئی ۱۹۲۴ء یوم شنبہ بوقت ۲ بجے بعد دوپہر اس دارِفانی سے رحلت فرمائے عالم بقا ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالی جناب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین عمدۃ الواصلین مولانا حاجی حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دام برکاتہم کے برادرِ اصغر تھے۔ ۱۰، ۱۱ مئی کو انجمن خدام الصوفیہ کا سالانہ جلسہ تھا اور اس موقع پر عموماً پنجاب بھر کے ضلع سے یارانِ طریقت بکثرت جمع تھے۔ پنجاب کے علاوہ دیگر حصص ہند سے بھی یارانِ طریقت تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ ۱۰ رمئی کو شروع ہو چکا تھا۔ پہلا اجلاس ختم ہو گیا تھا اور طعام و نمازِ ظہر کے لیے جلسہ برخاست تھا کہ نمازِ ظہر کے بعد ہی قبل از جلسہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

مرحوم ومغفور بڑی قابلیت کے بزرگ تھے، ان کے اخلاق حمیدہ اور اوصافِ پسندیدہ کا ہر ایک وہ شخص معترف ہوگا جو ان سے کبھی ملا ہو، یا کبھی معاملہ پڑا ہو۔ آپ میں اعلیٰ انتظامی قابلیت تھی۔ گھر کے تمام انتظامات زمین داری کی نگہ داشت ہر ایک کام کو بڑی خوبی سے انجام دینے والے تھے۔ بڑی بات یہ تھی **لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ** کا مجسم نمونہ تھے۔ اشغال اور مصروفیتیں ان کو عبادت اور یادِ الٰہی سے کبھی غافل نہ کر سکیں۔ غرضیکہ بہمہ صفت موصوف تھے۔

آپ کا وصال مبارک بھی ایسے وقت میں ہوا جب کہ حاضرین کی تعداد ہزارہا تھی۔

نمازِ جنازہ بعد نمازِ مغرب اَدا کی گئی۔مخلوق خدا کی اس قدر کثرت تھی کہ قریب ترین اراضی میں کوئی ایسا وسیع میدان نہ مل سکا جہاں نمازِ جنازہ ادا ہو؛ اس لیے موضع خیر اللہ پور کے متصل نمازِ جنازہ کی جماعت ہوئی کہ نمازیوں کا اندازہ کرنا تو ایک مشکل امر تھا لیکن تیس ہزار نفوس سے کسی طرح کم نہ ہوں گے۔

مرحوم مغفور جمعرات کے دن بیمار ہوئے، خفیف بخار ہوا جو شام کو اُتر بھی گیا، بخار ہوتے ہی انھوں نے حضرت صاحب زادہ والاشان مولانا مولوی حافظ سید محمد حسین صاحب مدظلہ العالی کو اپنے پاس طلب فرمایا اور تمام ضروری باتیں نوٹ کرادیں جس سے لینا تھا لکھادیا جس کا کچھ دینا تھا وہ بھی لکھا دیا۔بعض لوگوں نے ان کے پاس امانتیں رکھی تھیں وہ لکھوادیں اور چابیاں اپنے برادر بزرگ حضرت شاہ حضرت قبلہ علی پوری دام برکاتہم کی خدمت میں بھیج دیں۔

اگر چہ اس وقت بظاہر کوئی علامت ایسی نہ تھی جس سے ان کی موت کا یقین ہوتا لیکن انھوں نے اطمینان سے تمام ضروری وصایا نوٹ کرادیں۔ جمعہ کے دن پھر بخار ہو گیا اور اس شدت سے ہوا کہ تیسرے دن شنبہ کو راہی ملک بقا ہوئے اور واصل الی اللہ ہو گئے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت جناب شاہ صاحب قبلہ علی پوری دام برکاتہم کو ان کی وفات سے خصوصاً سخت صدمہ پہنچا لیکن چونکہ خداے تعالیٰ نے قلب سلیم و صابر عطا فرمایا ہے؛ اس لیے رنج اور صدمہ کا اظہار نہ فرمایا۔

مرحوم کے دو فرزند سید اولاد حسین صاحب و سید آل حسین صاحب ہیں۔ان میں موخر الذکر نے قرآن شریف حفظ کر لیا ہے۔اب تعلیم دینیات حاصل کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کی قبر پر ہمیشہ رحمت کے پھول برساتا رہے اور ان کی روح مبارک کو اعلیٰ علیین میں اور جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور تمام خاندان مبارک کے اراکین واحباب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین (۱)

---

(۱) الفقیہ امرتسر:ص:۱۲۔کالم:۱-۲۔بابت ۲۱ر مئی ۱۹۲۴ء

(۲) پیر سید صادق علی شاہ برادر سید جماعت علی شاہ۔ علی پور

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ :

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید
نہ جام دہر مئے کل من علیہا فان

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

برادرِ عزیز پیر حاجی سید صادق علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات شریف پر جو جامع اوصاف کمال تھے، فقیر کے یاران طریقت واحباب نے ملک کے ہر گوشے سے لاتعداد تعزیت نامے وتاریں بھیج کر اپنے خلوص ومحبت اور ہم دردی کا جو اظہار فرمایا ہے، فقیر بباعث ہماری ضعف قلب ان سب کا فرداً فرداً جواب دینے سے مقتصر ہے۔ لہٰذا بذریعہ آپ کے اخبار گو ہر بار مطلع کرتا ہے کہ جن احباب نے اس موقع پر فقیر سے اظہار ہم دردی ومحبت فرمایا ہے، فقیر ان سب کا بدل وجاں شکریہ اَدا کرتا ہے اور ان کی سعادتِ دارین کے واسطے دعا کرتا ہے؛ کیوں کہ از گدا جز دعا بیابد ہیچ ایک مشہور مقولہ ہے۔

نیز یہ بھی ظاہر کرنا ضروری ہے کہ ایصالِ ثواب کے لیے حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے۔ بنا بریں تاریخ چہلم ۱۰؍ذی قعدہ ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۴؍جون ۱۹۲۴ء بروز ہفتہ مقرر کی گئی ہے، سب احباب قرآن مجید خود بھی پڑھیں اور دیگر حفاظ سے بھی پڑھوا کر ختم قرآن مجید ساتھ لائیں تا کہ مرحوم کی روحِ مبارک کو مطابق سنت نبوی ایصالِ ثواب کر کے خوش کیا جائے۔ والسلام

ہمائے اوجِ سعادت مدام اوفتد ☆ اگر گزرے بر مقام با افتد

الراقم: جماعت علی عفی عنہ از علی پور سیداں۔ (۱)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۱۔ کالم: ۲۔ بابت ۱۴؍جون ۱۹۲۴ء

ایک غیر مقلد مولوی کی موت!

ایک غیر مقلد مولوی کی وفات اور مسئلہ علم غیب: رمضان شریف میں ایک غیر مقلد مولوی فوت ہوگیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ غیر مقلدوں کو سخت صدمہ پہنچا جس پر ہمیں بھی ان سے ہمدردی ہے؛ کیوں کہ حنفیوں کو عموماً اور بزرگانِ دین کو خصوصاً برا بھلا کہنے والا اب ایسا کوئی نہیں ملے گا۔

اس کا جو وعظ ہوتا تھا اس کا خلاصہ یہ ہوتا تھا کہ حنفی مشرک ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ علم غیب عطا فرمایا تھا۔ اگر نبیوں کو علم غیب ہوتا تو حضرت یعقوب اپنے بیٹوں سے کیوں دھوکا کھاتے۔ ان کو معلوم ہوتا کہ حضرت یوسف شہر سے باہر کنویں میں ہیں، بس اس کو طول دے کر بیان کرنے کے سوائے اور کچھ نہیں ہوتا تھا مگر تعجب ہے کہ اسی مولوی کی نسبت غیر مقلدین روایت کرتے ہیں اور روایت مثل احادیث بخاری قطعی الدلالۃ واجب التسلیم سمجھتے ہیں کہ ۱۳۴۱ھ کے رمضان شریف میں مولوی مذکور نے کہا تھا کہ اگلے سال رمضان کے مہینے میں میں مروں گا، چنانچہ رمضان شریف میں جمعہ کے دن وہ مرا۔

بہت خوب! ہمیں بڑی خوشی ہے کہ غیر مقلد نے یہ مان لیا بلکہ خود بیان کرتے ہیں کہ مولوی مذکور نے ایک سال پہلے اپنی موت کا دن اور مہینا بتا دیا تھا؛ مگر سوال یہ ہے کہ کس طرح بتا دیا؟ علم غیب تو بخیال اس کے نبیوں کو بھی نہیں اور نبی تو درکنار وہ کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بھی اگر کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم دیا تھا تو وہ مشرک اور جہنمی ہے تو کیا غیر مقلدین کے نزدیک یہ مولوی نبیوں سے کتنا زیادہ مرتبہ رکھتا تھا کہ جو چیز سید الانبیاء کو حاصل نہ تھی (العیاذ باللہ) اس کو حاصل ہوگئی، اس پر نہ وہ خود مشرک ہوا اور نہ روایت کرنے والے اور ایمان لانے والے!۔

اصل بات یہ ہے کہ اس گروہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سخت عداوت

ودشمنی ہے؛ اس لیے جو مرتبہ ان کے نزدیک ایک ادنیٰ مولوی غیر مقلد کا ہے وہ بھی ان کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل نہ تھا۔ (لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم)

(راقم عبدالحق۔ از امرتسر) (۱)

پیر مستوار شاہ۔ چورہ شریف

انتقال پر ملال: نہایت رنج وقلق سے لکھا جاتا ہے کہ جناب حضرت المعروف مستوار شاہ صاحب ساکن چورہ شریف ضلع کیمل پور بتاریخ ۱۸اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پیر صاحب موصوف حضرت باباجی فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے تھے اور بڑے صاحب تاثیر بزرگ تھے۔ خاندان نیراسی میں آپ کا وجود موجودہ بزرگان خاندان کے نزدیک بھی قابل فخر اور مغتنمات سے تھا۔ ان کی وفات سے خاندان کا ایک قیمتی رکن چلا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مراتب عطا فرمائے اور تمام اراکین خاندان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (۲)

مولانا قیام الدین عبدالباری فرنگی محلّی۔ لکھنؤ

آہ! مولانا عبدالباری رحمۃ اللہ علیہ: نہایت رنج وقلق سے یہ خبر حوالہ قلم کی جاتی ہے کہ آفتابِ علم غروب ہوگیا۔ یعنی مولانا مولوی عبدالباری صاحب لکھنوی ۱۹، ۲۰ جنوری (۱۹۲۵ء) کی درمیانی رات کو بوقت ۱۱ بجے اس دنیاے ناپائدار سے ملک جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۲۔ کالم: ۲۔ بابت ۲۱ رمئی ۱۹۲۴ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۰۔ کالم: ۳۔ بابت ۲۱ رجون ۱۹۲۴ء

حضرت مولانا مرحوم کی مقدس شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ لکھنو کے اس علمی خاندان کے ایک روشن چراغ تھے جو فرنگی محل کے نام سے موسوم ہے اور جو اپنی خداداد علمی قابلیت کے سبب سے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام اسلامی دنیا میں شہرۂ آفاق ہے۔

آپ بڑے جید عالم تھے۔ اسلام کے سچے شیدائی اور ہم درد تھے۔ آپ کے کام اور اعمال میں خلوص نیت اور ہم دردیِ اسلام علل غائیہ ہوتی تھیں۔ خلافت کمیٹی کے قیام سے کچھ عرصہ تک ان کے طرزِ عمل سے مسلمانوں کو کسی قدر نقصان پہنچا خصوصاً تحریک ہجرت سے مسلمان برباد ہوئے مگر مولانا مرحوم کی نیت نیک تھی، اگر چہ عمل میں غلطی تھی لیکن موجودہ حالات حجاز کے پیدا ہوتے ہی ان کو خداے عز وجل نے حمایت حق کی جو توفیق عطا فرمائی، وہ تلافی مافات سے صدہا درجہ بڑھ کر ثابت ہوئی۔

مرحوم نے نجدی غدارِ اسلام کے خلاف علم جہاد بلند فرما کر اور اس کی تکمیل کے لیے انجمن خدام الحرمین کی بنیاد رکھ کر وہ اسلامی کام کیا جس کے مقابلے میں اور کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں کو ایک صحیح رستہ پر چلایا جس کے لیے نہ صرف مسلمانانِ ہندوستان بلکہ دنیا کے کل مسلمان ان کے ممنونِ احسان ہیں اور یقین کامل ہے کہ مرحوم نے اس کارِ ثواب کے عوض میں بارگاہِ ایزدی سے اعلیٰ انعامات حاصل کیے ہوں گے۔ **فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین.**

مرحوم کی نماز جنازہ کی دو جماعتیں ہوئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پہلی جماعت میں تقریباً بیس ہزار اور دوسری میں تخمیناً دس ہزار نمازی تھے۔ ہر فرقہ اور ہر مذہب کے لوگ آپ کے ماتم میں شریک تھے۔ جو آپ کی ہر دل عزیزی کا بین ثبوت ہے۔ آپ کی وفات سے مسلمانوں کا ایک نا قابل تلافی نقصان ہوا۔

مرحوم کی کرامت ہے کہ اخبار زمیندار جو ان کو گالیاں دینا اپنے لیے باعث فخر وناز خیال کرتا تھا وہ بھی آپ کی وفات پر متاثر ہوا اور یہ مصرع صادق آیا ع:

یاد آئے گی انھیں میری وفا میرے بعد

امرتسر میں انجمن خدام الحرمین، انجمن نصرۃ الحق حنفیہ نے مرحوم کی وفات پر اظہار افسوس اور وابستگان دامن مقدس سے اظہار ہم دردی میں جلسے کیے۔ پیر کے دن مدرسہ انجمن نصرۃ الحق حنفیہ میں تعطیل رہی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم ومغفور کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مراتب عطا فرمائے اور تمام متعلقین واراکین خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔(۱)

آپ کے سانحہ ارتحال کی خبر ہندوستان کے کونے کونے میں حزن ورنج کے کانوں سنی گئی۔ چنانچہ بریلی کے مایۂ ناز ادارہ منظر اسلام میں بھی آپ کی رسم تعزیت اَدا کی گئی اور علما وطلبہ نے آپ کی روح پرفتوح کے نام ایصال ثواب کیا۔ الفقیہ میں علامہ تقدس علی خان رضوی کی مرسلہ ایک رپورٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے :

آہ! کہ برجِ علم کا نیر اعظم غرقِ فنا ہوگیا: وفات حسرت آیات حضرت مولانا قیام الدین عبدالباری علیہ الرحمہ سے ایک ہلچل مچی رہی ہے۔ آج دارالعلوم منظر اسلام اہل سنت وجماعت بریلی کے ہر فرد کا قلب مجروح اور ہر قلب مجروح میں ایک بے چین کن درد ہے اور کیوں نہ ہو کہ اسلام کے ایک فردِ اعظم کا دنیا سے اُٹھ جانا حقیقتاً یہ ایک ایسا حادثہ ہے کہ جس سے اہل سنت کے قلوب پر جس قدر بھی غم والم کے پہاڑ گریں وہ کم ہیں۔

اس حادثہ کے اظہار تاسف میں ہماری زبان وقلم قاصر ہے۔ آج بتاریخ ۸؍رجب حضرت مولانا مرحوم کا سوم کیا گیا۔ تمام دارالعلوم میں تعطیل کردی گئی۔ نماز فجر کے بعد دس بجے تک قرآن خوانی ہوئی جس میں دارالعلوم کے علماے وجملہ طلبہ شریک رہے۔ دس بجے حضرت مولانا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ہدایاے ثواب کا ایصال کیا گیا، اور شیرینی پر ختم ہوئی۔ ہماری دعا ہے کہ رب عزوجل حضرت مرحوم کو مدارج عالیہ پر فائض فرما کر اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور جملہ اہل سنت اور آپ کے متعلقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

(تقدس علی خان رضوی۔ مہتمم مدرسہ منظر اسلام اہل سنت وجماعت، بریلی) (۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر، سرورق۔ جلد۹۔ کالم:۱تا۳۔ بابت ۱۳؍رجب المرجب ۱۳۴۴ھ۔ ۲۸؍جنوری ۱۹۲۵ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص:۱۱۔ کالم:۱۔ بابت ۲۸؍جنوری ۱۹۲۵ء

مولانا محمد عبد الصمد۔میسور

دو یارانِ طریقت کی جُدائی: ہمارے مکرم ومحترم دوست اخبار الفقیہ کے شیدا یار طریقت عالی جناب مولوی محمد عبد الصمد صاحب میسوری مقیم بلگوند، پیش امام مسجد بنگال ومدرس مدرسہ محمدیہ دیدا چیدا پیٹ سوتھ کرگ بتاریخ ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۳ھ کوگُردے کی علت سے بیمار ہوئے۔اپنی بی بی اور تین بچوں کو بلگوند میں چھوڑ کر علاج کے لیے ریاست میسور میں کرشنائی ہسپتال کو خاکسار کے ہمراہ روانہ ہوئے۔وہاں تین دن برائے علاج رہ کر چوتھے دن بتاریخ ۲۹ جمادی الاولیٰ شنبہ کی صبح ۹ بجے ہسپتال میں ہمیشہ کے لیے داغِ مفارقت دے گئے۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے جنازے کے ہمراہ میسور کے یاران طریقت اور علما تمام شریک تھے۔عالی جناب خلیفہ مولوی سید عبد اللطیف صاحب نے جنازے کی نماز گزاری۔اور میسور میں ہی دفن ہوا۔مرحوم کے اہل وعیال دوری کے سبب جنازے میں شرکت نہ کرسکے۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے جامع تھے۔اور عالی جناب حضرت شاہ صاحب قبلہ عالم علی پوری کے نہایت شیدا ومخلص خادموں اور غلاموں سے تھے۔اور حضور قبلہ عالم سے ’دیوانہ ملا‘ کا خطاب بھی مل چکا تھا۔ واقعی حضور کے پروانہ تھے۔یاران طریقت دعا فرمائیں کہ خداوند کریم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(راقم غلامِ غلامان سید عبد اللہ مدرس بلگد سوت گڑھ) (۱)

والد میاں محمد عاشق۔قصور

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم کے بعد واضح ہو کہ میرے والد بزرگ آج مؤرخہ

---

(۱) الفقیہ امرتسر:ص:۶۔کالم:۲-۳۔بابت ۲۱رجنوری ۱۹۲۵ء

۹؍جنوری ۱۹۲۵ء میں دنیائے فانی سے بعارضہ نمونیہ رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ تہجد گزار بندے تھے۔ خداوند کریم نے خاتمہ بالخیر کیا ہے۔ آپ نے وقت نزع تین مرتبہ کلمہ شہادت بآواز بلند پڑھا۔ اس کے بعد ہمیشہ کے لیے اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

(نیاز مند: میاں محمد عاشق ولد میاں محمد عبداللہ مرحوم۔قصور) (۱)

مولانا عبدالسبحان غازی پوری

اِنتقالِ پرملال: مولانا عبدالسبحان صاحب غازی پوری نے بتاریخ ۲؍ جمادی الآخرہ مطابق ۲۹؍دسمبر ۱۹۲۴ء کو بمقام انبٹا گڑھ ضلع ۲۴ پرگنہ اس عالم جاودانی کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا موصوف کا جنازہ کلکتہ سے غازی پور روانہ کیا گیا۔ دعا کیجیے کہ مولانا موصوف کو خداوند کریم اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور آپ کے فرزندار جمند مولانا رضوان صاحب وغیرہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللھم آمین۔

(محمد شکر اللہ خان، از ہوڑہ) (۲)

مولانا مولوی غلام حسین۔ پونچھ

انتقال پرملال: مکرمی جناب حکیم صاحب ایڈیٹر الفقیہ امرتسر۔ السلام علیکم

میں نہایت ہی دلی رنج وقلق سے اس حادثہ روح فرسا کو حوالہ قلم کرتا ہوں کہ مولانا مولوی غلام حسین خان صاحب نے بعارضہ نمونیہ ۱۱ یوم بیمار رہ مورخہ ۱۷؍شعبان ۴۳ھ کی شب کو اس دنیائے فانی سے ملک جاودانی کی طرف رحلت کی ہے۔

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۶۔ بابت ۲۱؍جنوری ۱۹۲۵ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص: ۹۔ کالم: ۲۔ بابت ۷؍فروری ۱۹۲۵ء۔

مرحوم علومِ دینی فقہ صرف نحو کے ماہر اور خاموش زندگی گزار رہے تھے۔ آپ کی عمر اس وقت ۳۰ سال کی تھی۔ دولڑکے ایک لڑکی خورد یتیم رہے ہیں۔

۱۷ر شعبان کو بعد ادائیگی نماز جمعہ دو ہزار کے مجمع میں نماز جنازہ پڑھی۔ قبل از نماز جمعہ کلمہ شریف سوالاکھ بار اور ایک ختم قرآن مجید پڑھ کر روح پر فتوح کو ایصال کیا گیا۔ بعد نماز جنازہ کلمہ شریف کے ذکر سے مرحوم کو سپردِ خاک کیا گیا۔

عزیزی مرحوم روح نکلنے تک صحیح باتیں کرتے اور کلمہ شریف کا ذکر کرتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

اگر کوئی صاحب قطعہ تاریخ وفات تحریر فرما کر بذریعہ الفقیہ عنایت فرمادیں تو نہایت ہی مشکور ہوں گا تاکہ قبر پر کندہ کر دیا جائے۔

(راقم: مشیر علی خان، قاضی کرداد ریاست پونچھ) (۱)

مولانا شاہ عین القضاۃ۔ لکھنؤ

مولانا شاہ عین القضاۃ قدس سرہ کی وفات: افسوس کہ گزشتہ چہار شنبہ کو عین مغرب کے وقت یہ افتابِ علم و عمل غروب ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے وصال کی اطلاع پاتے ہی شہر کے تمام مسلمان اور اکثر ہندوؤں نے اپنی دکانیں بند کر دیں۔ اس سانحہ روح فرسا سے تمام شہر پر ایک غم والم کی کیفیت طاری ہوگئی۔ تمام شب حضرت کی نعش پر قرآن خوانی ہوتی رہی۔ آپ کا وصال حیرت انگیز طور پر ہوا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی قابل ذکر بیماری نہ تھی، روزِ وفات کو نماز عصر کے بعد دو عرب آتے ہیں، جن کو ہمراہ لے کر آپ حجرے میں تشریف لے جاتے ہیں، نائب مہتمم مدرسہ

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ۱۰۔ کالم: ۳۔ بابت ۲۸ر مارچ ۱۹۲۵ء

بھی ساتھ ہیں۔ دونوں عرب چند عربی اشعار خوش الحانی سے سناتے ہیں جن کا مضمون ترکِ دنیا اور حیات بعد الممات کی خوبیوں پر مشتمل ہے۔ مولانا سر جھکائے ہوئے اشعار سن رہے تھے اور سجدے میں جھک گئے۔ اتنے میں تنفس سریع ہو جاتا ہے اور آپ ودیعت حیات جان آفریں کے سپرد کر دیتے ہیں۔

إذا قلتني مت مت سمعا و طاعـــة

وقلت لداعي الموت أهلا و مرحبا

مولانا شاہ عین القضاۃ رحمۃ اللہ علیہ لکھنو کے ایک مشہور بزرگ مولانا سید محمود وزیر صاحب قدس سرہ کے خلف الصدق اور مدرسہ فرقانیہ کے بانی تھے، جس نے آپ کی سرپرستی میں غیر معمولی عروج حاصل کیا۔ اس وقت اس دینی درسگاہ میں ہندوستان کے مختلف صوبوں کے پانچ سو سے زیادہ طلبہ تعلیم پا رہے ہیں، جن میں سے بہت سے غیر مستطیع طلبہ کو مرحوم وظائف بھی عطا فرماتے تھے۔ ڈیڑھ سو طلاب کی تعلیم وتربیت کلیۃً مدرسے کی جانب سے ہوتی تھی۔

مصارف متعلقہ تعلیم کا ماہانہ اندازہ پندرہ بیس ہزار سے کم نہ تھا۔ اس کے علاوہ مولانا خفیہ طور پر بھی صدہا مستحقین اِمداد فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے فیوض کا دائرہ روز بروز وسعت پذیر ہوتا جاتا تھا، آپ کی رحلت نے لکھنو کو وہ نقصان پہنچایا ہے جس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔

مولانا مرحوم کے تمام مصارف کا اندازہ بیس پچیس ہزار روپیہ ماہانہ کے قریب لگایا جاتا ہے؛ لیکن ظاہر آمدنی کا کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا۔ اس سے خاص وعام محو حیرت تھے۔ لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جس امر کا صحیح علم ان کو حاصل نہ ہو اس کے متعلق مختلف طریقوں سے افسانہ بازیاں کرتے ہیں ع: چوں نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ روند

مولانا مغفور کے مداخل کے متعلق بھی زبانِ خلق کی یہی حالت تھی، کوئی کہتا تھا کہ کلکتہ اور بمبئی کے بعض تجار نجی طور پر آپ کو امداد پہنچاتے تھے، بعض کا خیال ہے کہ مولانا

کے والد مرحوم بہت بڑا ترکہ چھوڑ گئے تھے لیکن جن لوگوں نے آپ کی آمدنی کا پتا لگانے کے لیے تفحص و تجسس کیا وہ کسی نتیجے تک نہ پہنچ سکے، بالآخران کو مولانا کی غیبی فتوحات کا اِعتراف کرنا پڑا۔ (۱)

افضل العلماء مولانا عبدالکریم درسؔ۔کراچی

کل نفس ذائقۃ الموت، افضل العلماء حضرت مولانا عبدالکریم صاحب درسؔ کی وفات حسرت آیات: نہایت رنج وقلق سے مسلمانانِ اہل سنت و جماعت کو یہ خبر پہنچائی جاتی ہے کہ جناب حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب درسؔ جو مسلمانانِ سندھ کے لیے بالخصوص آفتابِ ہدایت اور عالم بے نظیر و بے بدل تھے۔ بتاریخ ۴؍ مارچ ۱۹۲۶ء تقریباً ۱۰؍بجے صبح اس دارِ فانی سے بملک جاودانی رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ ساڑھے پانچ بجے شام صدر کراچی (جائے سکونت) سے اُٹھایا گیا اور آہستہ آہستہ قبرستان کے میدان تک ۷ بجے پہنچ کر نمازِ مغرب ادا کی گئی اور اسی جگہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ جنازہ کے ہمراہ خلقت کا بہت بڑا ہجوم تھا، سب سے آگے آگے علم بردار لوگ تھے، ان کے پیچھے خدا اور رسول کا ذکر بلند آواز سے پڑھنے والے، ان کے پیچھے جنازہ اور جنازہ کے پیچھے مسجدوں کے امام اور علما وحفاظ ورؤسا ومعززین وعوام الناس تھے۔ جہاں تک کہ نظر کام کرتی تھی آدم ہی آدم نظر آتا تھا، جن کی تعداد ہزاروں کی تھی۔

قبر سے اُتارنے سے پہلے جو چہرہ مبارک کھول کر دکھایا گیا تو سبحان اللہ! نور ہی نور برس رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ متانت وانبساط اور خندہ پیشانی سے مسئلہ بیان فرما کر خاموش ہوئے ہیں۔ سندھ میں اس وقت آپ کے پائے کا کوئی دوسرا عالم نہ تھا۔ آپ ہمیشہ

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۲۵۔ کالم: ۲-۳۔ بابت ۱۴؍فروری ۱۹۲۵ء۔

تنہا ہی دشمنانِ دینِ محمدی سے مقابلہ کرنے کے لیے اور مسلمانوں کو راہ راست پر قائم رکھنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ اور اکثر دینی مسائل سے عوام کو آگاہ فرماتے رہتے تھے۔

آپ کا علم و رعب اس قدر تھا کہ غیر مقلدان کے نام سے ہی چکراتے تھے۔ آپ ہمیشہ مباحثہ کی دعوت دیتے رہے مگر کسی کا حوصلہ مقابلہ پر آنے کو نہ ہوتا تھا۔ آپ نے اپنے صاحب زادہ صاحب کو وصیت فرمائی کہ میری خاص محنت و کمائی کا جو روپیہ فلاں موقع پر ہے (آپ زمیں دار بھی تھے) وہاں سے نکال کر کفن دفن کرنا یہاں تک کہ تم خود بھی اپنی کمائی کا روپیہ اس موقع پر خرچ نہ کرنا اور نہ کسی دیگر احباب کو ایسا کرنے کی اجازت دینا۔

سید حبیب شاہ صاحب جو وفد لے کر کراچی پہنچے تھے، تو اس وقت آپ کے پاؤں کے پھوڑہ کی وجہ سے سخت تکلیف تھی اور چلنا پھرنا مشکل تھا مگر آپ نے بذات خاص نیز اہل صدر و شہر کو ساتھ لے کر بڑے احتشام سے وفد کا جلوس جہاز سے لے کر قیام گاہ تک پہنچایا تھا۔ خدا تعالیٰ آپ کو اپنے خاص الخاصان میں جگہ عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے۔

(مرزا اقبال حسین، کراچی) (۱)

مولانا یٰسین عباسی چریاکوٹی۔ چریا کوٹ

وفات حسرت آیات: نہایت رنج و قلق سے یہ خبر حوالہ قلم کی جاتی ہے کہ ہمارے پیر بھائی سیف الاسلام مولانا مولوی محمد یٰسین صاحب عباسی چریاکوٹی - اسسٹنٹ سکریٹری آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد- نے مورخہ ۲۹/ مارچ [۱۹۲۶ء] پونے چار بجے دن کے اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۰-۱۱۔ کالم: ۳، ۱۔ بابت ۱۴/ مارچ ۱۹۲۶ء

مرحوم عالم و فاضل ہونے کے علاوہ ایک سنجیدہ مزاج بزرگ تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کی مغفرت اوران کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمادے‘۔(۱)

انجمن خدام الصوفیہ مرادآباد نے آپ کے سانحہ ارتحال پر ایک جلسہ تعزیت منعقد کیا جس میں اہل علم نے آپ کے فضائل وکمالات اور حیات وخدمات پر روشنی ڈالی۔ الفقیہ کے صفحہ ۱۰ پر چھپی ایک رپورٹ ملاحظہ فرمائیں :

’انجمن خدام الصوفیہ مرادآباد کا جلسہ جو مولانا قطب الدین صاحب برہمچاری جی کی صدارت میں منعقد ہوا، جناب مولوی محمد یٰسین صاحب عباسی چریاکوٹی جماعتی کی وفاتِ حسرت آیات پر۔ جو ۱۵؍ رمضان المبارک (۱۳۴۴ھ) کو بمقام سیلم پور ضلع گورکھ پور بمرضِ طاعون واقع ہوئی، نہایت رنج واندوہ کا اظہار کرتا ہے۔ ہمیں ان کے پس ماندگان کے ساتھ ہمدردی ہے، اور ہم ان کی حفظ وامان کی دعا کرتے ہیں۔ مولانا موصوف نہایت آزادطبع اور آزادخیال واقع ہوئے تھے۔ فلسفہ کا رنگ آپ کی طبیعت پر غالب تھا۔ سالِ گزشتہ جب حضرت پیر حاجی حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ عالم مدظلہ العالی انجمن اہل سنت وجماعت مرادآباد میں رونق افروز ہوئے جہاں مولانا موصوف محکمہ تبلیغ کے ناظم تھے، اور حضرت قبلہ عالم کے بیان سننے کا اتفاق ہوا تو وہ فلسفہ کی خشک دماغی اس عارفِ کامل کے فیض روحانی سے رفع ہوگئی، اور جناب مولانا نے وہیں قدموں پر سر جھکا کر شرفِ غلامی حاصل کیا۔ ہمیں اپنی جماعت میں سے اس فاضل کے کم ہونے پر نہایت قلق ہے۔ جناب صدر نے مولانا کی سوانح عمری اوران کے قومی کارنامے بیان فرمائے، اور جناب مولوی محمد عمر صاحب مہتمم مدرسہ انجمن اہل سنت نے ان کی وفات حسرت آیات پر مختصر سی تقریر نہایت پراثر بیان فرمائی۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا‘۔

[شوکت حسین، سیکریٹری انجمن ہٰذا مرادآباد] (۲)

---

(۱) ہفتہ وار الفقیہ، سرورق: ۲۳؍ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ، مطابق: ۷؍ اپریل ۱۹۲۶ء۔ جلد ۹، نمبر ۱۳۔

(۲) ہفتہ وار الفقیہ، ۲۳؍ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ، مطابق: ۷؍ اپریل ۱۹۲۶ء۔ جلد ۹۔ ص: ۱۰۔

خواجہ عبدالاحد صاحب جماعتی۔امرتسر

وفات حسرت آیات: نہایت رنج وقلق سے یہ خبر حوالہ قلم خواجہ عبدالاحد صاحب عرف احد شاہ صاحب تاجر امرتسر بعارضہ فالج اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مغفور و مرحوم بڑے متقی اور زاہد تھے۔

حضرت زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین مولانا مولوی حاجی پیر سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری کے خلیفہ مجاز تھے۔ آپ کی بیعت قبول کرنے کے زمانے میں مرحوم اپیل نویس تھے؛ مگر جب زہد و اتقا طبیعت میں اَثر کر گیا تو اس سے دست بردار ہو کر کتابوں کی تجارت شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے۔ آمین افسوس کہ مرحوم کی کوئی اولادِ نرینہ نہیں۔ (۱)

مولانا عبدالسمیع بنارسی 'حافظ گھسیٹا' ۔بنارس

وفاتِ حسرت آیات: قبلہ حضرت مولانا حاجی عبدالسمیع صاحب بنارسی جو کہ الفقیہ کے خریدار اور مضمون نگار تھے بغرضِ حج تشریف لے گئے تھے۔ حج وغیرہ بخیر وخوبی اَدا کیا۔ مکہ شریف سے بغرضِ زیارت روضۂ پاک و دیگر بزرگانِ دین و مدینہ شریف تشریف لے گئے۔ اچانک طبیعت خراب ہونی شروع ہوئی۔ ۷ رمحرم کو مدینہ پاک پہنچے۔ روضہ پاک پر سلام وغیرہ پڑھتے اور کہتے تھے ۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

سوخدا نے ان کی یہ آرزو پوری کر دی یعنی ۱۰ رمحرم کو بوقت مغرب اس دنیا ے

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۳۔ کالم:۲-۳۔ بابت ۷ رمئی ۱۹۲۶ء

ناپائدار سے بطرف جنۃ الفردوس کے سدھارے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۱ر محرم کو غسل دیا گیا۔ بابِ جبرئیل پر نماز پڑھی گئی اور جنۃ البقیع میں دفن کیے گئے۔

مرحوم ایک حق گو عالم تھے۔ آپ کی ذات سے ہر خورد و کلاں کو یکساں فائدہ تھا۔ خدا ان کے عزیزوں اور ہم لوگوں کو صبر دے۔ فقط والسلام۔

(عبدالعزیز خریدار الفقیہ)

الفقیہ: ہم نے اس خبر کو نہایت رنج و قلق کے ساتھ سپردِ قلم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ناظرین الفقیہ مرحوم کے لیے دعاے مغفرت کریں۔ (۱)

مولانا مفتی اکبر حنفی قادری

ایک برگزیدۂ خلائق کا انتقال: ہمارے برگزیدہ خصائل صاحب الفضل والفواضل قدوۃ السالکین عمدۃ العارفین حضرت مولانا مولوی مفتی اکبر صاحب قبلہ حنفی القادری یوم چہار شنبہ کو انتقال فرما گئے ہیں۔ اس لیے ہر حنفی بھائی سے استدعا ہے کہ حضرت مولانا مرحوم کے حق میں دعاے مغفرت کرے۔ فقط

(نیاز مند: غلام قادری حنفی القادری احمد آبادی) (۲)

مولانا صوفی عبدالرزاق قادری۔ کراچی

انا للہ وانا الیہ راجعون: مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ ربہ۔ ہدیہ سلام مسنون عرض۔ نہایت افسوس سے اطلاع دیتا ہوں کہ میرے برادرِ معظم جناب مولوی حافظ صوفی

---

(۱) اَخبار الفقیہ امرتسر: ۲۸ر اگست، ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۱۔

(۲) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۱۔ کالم: ۱۔ بابت ۲۸ر فروری ۱۹۲۷ء۔

عبدالرزاق صاحب قادری ایک عرصہ کی علالت کے بعد ۲۸/صفر ۱۳۴۶ھ کو رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ناظرین اخبار الفقیہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کے حق میں للہ فی اللہ دعاے مغفرت فرمائیں گے۔

خادم الفقراء غلام رسول القادری عفی عنہ

امام وخطیب مسجد جامع قصابان،صدر بازار،کراچی (۱)

مولانا غلام احمد اخگر حنفی نقشبندی۔امرت سر

ایک شیر اسلام کی موت پر اظہارِ افسوس: مولانا مولوی غلام احمد صاحب اخگر کی موت کی خبر وحشت اثر اخبار الفقیہ میں پڑھتے ہی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہوئے آنسو جاری ہو گئے،اور آپ کے مضمون جو الفقیہ میں گذرا کرتے تھے آنکھوں کے سامنے آئے تو آپ کی لیاقت کے سمندر بے بہا کی طغیانی کا کچھ اندازہ ہوا۔

مولانا صاحب کے مضمون پڑھنے والوں میں خداوند کریم کی ذات بابرکات نے وہ لیاقت بھر دی ہے کہ باطل مذہبوں کو چون و چرا کی جرأت نہیں پڑتی۔مولانا صاحب مذہب اہل سنت وجمات کے ایک ایسے بہادر جرنیل تھے جنھوں نے دشمنوں کے مقابلے میں ہمیشہ فتح یابی اور حق پرستی پر ہمیشہ طاقت خرچ فرمائی۔اللہ آپ جیسے صاحب لیاقت انسان دنیا میں پیدا کر کے دنیا کو فیض عطا فرمادے۔آمین ثم آمین (۲)

قطعہ تاریخ وفات:

اندیشہ کی جگہ ہے یہ عبرت کا محل ہے
جو زندہ ہے اک دن اسے درپیش اجل ہے

(۱) الفقیہ امرتسر:ص:۹۔کالم:۳۔بابت ۷/ستمبر ۱۹۳۷ء

(۲) الفقیہ امرتسر:ص:۱۰۔کالم:۳۔بابت ۷/ستمبر ۱۹۲۷ء

قدرت کا قانون ایک نہ ایک دن اپنا عمل کر کے رہے گا۔ کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کوئی دانش مندی اس کے بخیے کو ادھیڑ نہیں سکتی۔ کوئی ڈھال اس کے وار کو روک نہیں سکتی۔ جو ہونا ہے ہو کر رہے گا۔ زندہ رہنے والے تماشا دیکھیں گے اور شہر خاموشاں میں سونے والے کی روحیں فطراتِ الٰہی کی تصدیق کریں گی۔

جمعیت احناف سے ایک ایسی ہستی کا جو دنیائے صحافت کے لیے بھی موزوں ہو اور زبردست اہل قلم ہو، مقرر ہو، مصنف ہو، دنیا سے اُٹھ جانا نہایت رنج دہ امر ہے اور قلق انگیز معاملہ ہے ع:

آسماں را می سزد گر خوں ببارد بر زمیں

ارباب علم کے صفحہ دل سے مولانا غلام احمد صاحب اخگرؔ مغفور کی یاد ایک عرصہ تک محو نہ ہو گی۔ جیسا کہ مرحوم کے احباب و اقارب ان کی طبیعت سے آشنا تھے۔ مولانا مرحوم اپنے کلام اپنے مضامین کو ہمیشہ مذہبی نکات سے مزین فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں جو مضامین لکھے ہیں اگرچہ ان کے دردِ دل اور سوزِ پنہاں کے مرقعات ہیں مگر اس سے ظاہر ہے کہ مرحوم کو مذہبی پاس کس قدر تھا!۔ اُس وقت جب کہ ان کی زندگی کی مشعل صرصر فنا کے طوفان سے اپنے آخری شعلوں کی جھلک دکھایا کرتی تھی، مرحوم آقائے مدنی کی یاد میں اپنی اَفسردہ اُمیدوں کو جلایا کرتے اور اپنی کشت تمنا کو سرسبز بنایا کرتے۔ مسئلہ شفاعت ان کے دل پر منقش تھا اور وہ حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کو موجب سعادت اور باعث نجات جانتے تھے۔ فقیر نے تاریخی مادہ بابت سن وفات بہ شمار سن عیسوی نکالا ہے جو ہدیۂ ناظرین الفقیہ ہے۔ وھو ہذا ؎

دو بجے شب کو صفر کی سولھویں تاریخ تھی
دن دوشنبہ کا تھا وہ لیکن قیامت کی نظیر

یک بیک روحِ غلام احمد فدائے مصطفٰے
ہوگئی پیک اجل کے ساتھ آخر ہم سفر

تھی وہابی کش یہ ذات پاک اک پنجاب میں
تھا زباں دو زِلعیناں ان کی علمیت کا تیر
خدمت اسلام کی خاطر ملے جنت انھیں
تھے جوانِ ملت احمد بظاہر گو تھے پیر
تھے معینِ اَلفقیہ و خادم اہل فقہ
یہ دعا ہے دوسرا اُن سا کرے پیدا قدیر
مصرعِ تاریخ کی تھی فکر مجھ کو اے ظہورؔ
کہہ دیا ہاتف نے لکھ دے نیک خو صافی ضمیر
۱۹ ء ۲۷

خادم العلماء فقیر احقر الزمن ظہور الحسن درسؔ، کراچی (۱)

☆

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولانا مولوی غلام احمد صاحب اخگرؔ سنی حنفی نقش بندی مجددی امرتسری:

بہ دنیا چوں غلام احمد اخگرؔ — سفر اندر صفر سوے جناں کرد
ازیں فانی سرائے بے مواسا — شدد جادر دریا جاوداں کرد
سیہ پوشم نہ تنہا از غم او — رخ خود نیل گوں بر آسماں کرد

سن نقل مکانش گفت خواجہؔ
مکاں صد شکر اندر لامکاں کرد
۱۳ ھ ۴۶

نتیجہ فکر: خواجہ عبد العزیز صاحب خواجہؔ امرتسری (۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۳ تا ۴۔ کالم: ۳-۱۔ بابت ۱۴ر ستمبر ۱۹۲۷ء
(۲) الفقیہ امرتسر: ص:۴۔ کالم ۱۔ بابت ۱۴ر ستمبر ۱۹۲۷ء

شمس العلماء مولانا قاضی عبداللہ محدث ۔ مدراس

انتقال پر ملال: افسوس اور انتہائی رنج کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۱۵؍ربیع الاول (۱۹۲۷ء) بروز دوشنبہ حضرت اقدس علامہ زماں، فہامہ دوراں، جامع معقول ومنقول، عالم ربانی، محدث لاثانی، شمس العلماء الحاج مولانا قاضی عبداللہ صاحب گورنمنٹ چیف قاضی اہل سنت مدراس نے ۷۵سال کی عمر میں اس جہانِ فانی کو ہمیشہ کے لیے خیرآباد کہہ دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے انتقال کی خبر فوراً بجلی کی طرح پھیل گئی۔ مسلمان تاجروں نے اپنی دوکانیں بند کرڈالیں۔ گورنمنٹ اور کارپوریشن اسلامی مدارس بند ہوگئے۔ سرکاری دفاتر کے مسلمان ملازموں کو آدھے دن کی تعطیل مل گئی، کارپوریشن آفیس بھی بند ہوگئی۔

مرحوم کا جنازہ بعد نماز عصر مسجد والا جاہی ترملکھڑی میں پڑھا گیا، اور وہیں یہ مقدس ہستی سپردِ خاک کی گئی۔ ہزاروں آدمی شریک جنازہ تھے۔ مسجد کے روبرو پولیس کا انتظام تھا۔ مرحوم شمالی وجنوبی ہند میں بے نظیر اور لاثانی تھے۔ عرب ومصر میں قدر ومنزلت سے دیکھے جاتے تھے۔ ان کی رحلت دنیاے اسلام کے لیے باعث صدمہ عظیم ہے۔

مرحوم کی بہت سی تصانیف ہیں۔ ان کا زہد وتقویٰ شہرۂ آفاق ہے۔ خداے تعالیٰ مرحوم کو فردوسِ بریں عطا کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا ہو۔ آمین۔

خاکسار محمد سعید اکرمی، مدرسہ محمدی، رائے پیٹ، مدراس (۱)

مرزا حیرت دہلوی ۔ دہلی

مرزا حیرت کا انتقال: مرزا حیرت دہلوی جو کسی زمانے میں کرزن گزٹ شائع

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۱۔ کالم:۲۔ بابت ۱۴؍اکتوبر ۱۹۲۷ء

کیا کرتے تھے اور خوب زوروں پر تھے انتقال کر گئے۔ انھوں نے کئی ایک کتابیں بھی لکھی ہیں۔ واقعہ شہادت امام حسین علیہ السلام سے انکار کر کے مرزا حیرت نے ایک زمانے میں بڑی شہرت حاصل کی تھی۔ (۱)

حضرت صاحبزادہ آقا حجۃ اللہ۔ سندھ

آہ حضرت صاحبزادہ آقا حجۃ اللہ صاحب: یہ حضرت حدود ملیہر ضلع کراچی کے مشہور مشائخ داعیان سے تھے۔ عارف فاضل اور ہمدرد مذہب ہونے کے علاوہ بشرف دامادی شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت خواجہ صاحب آقا محمد حسن جان صاحب قبلہ مجددی سجادہ نشین سرگاہ ڑڑہ سائنداد ضلع حیدرآباد سندھ مشرف وممتاز تھے۔ نہایت افسوس ہے کہ مرحوم عین جوانی میں پانچ چھ اطفال یتیم چھوڑ کر راہی ملک جاودانی ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب یاسینی ناظم جمعیۃ الاحناف سندھ نے حضرت صاحب زادہ موصوف کا قطعہ تاریخ وفات منظوم فرمایا ہے، وہی ہذا ۔

جناب حجۃ الاسلام آنکہ روشن شد کمال او
بربانی امام اندرنسب بود اتصال او

ملہیر ازیمن برکاتش شدہ رشک ارم لیکن
دریغا گشت او عین جوانی ارتحال او

بتاریخش زدل می جستم ای ناظم چناں لفظے
کہ پیدا شد از ثانی آں ہم نیک فال او

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص۴۔ کالم:۲۔ بابت ۱۴/ مارچ ۱۹۲۸ء

چو شغل او ہدایت بود زاں باعث صدا آمد
کہ می خواں ہادی مغفور سالِ انتقال او
۱۳ ھ ۴۷ (۱)

مولانا حاجی حکیم محمد برکات ۔ ٹونک

وصال پر ملال: ناظرین کرام نے متعدد اخباروں میں اعلیٰ حضرت جامع البرکات استاذ العلماء مولانا حاجی وحکیم محمد برکات احمد صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے رحلت فرمانے کی خبر دیکھی ہوگی۔ آنحضور والا کی وہ مقدس ہستی تھی جس نے انوار علومِ شرعیہ مطہرہ غرا کو ہر ہر گوشہ اور اکنافِ عالم میں منور فرما کر علم دین کے خشک پودوں کو ہرا بھرا کر دیا۔

آہ! آپ کی وہ مبارک ذات تھی جس نے علما کے قلوب کو علومِ عقلیہ ونقلیہ سے منور فرما کر شمع ہدایت کو قیامت تک کے لیے روشن فرمایا۔ آہ! حقیقت میں آپ شیخ الہند فاضل جلیل حضرت مولانا عبدالحق صاحب خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ یادگار تھے جو آج عالم دنیا کو اپنی رحلت سے تاریک بنا کر موت العالم موت العالم کا سبق دے کر ہم سے مفارقت کرگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قارئین کرام! حضور نور اللہ مرقدہ کے وصال پر ملال سے عالم پر عموماً اور ہم غلاموں کے قلوب اور چہروں پر خصوصاً جو غم اور مردنی چھائی ہوئی ہے اس کا اظہار کب ممکن ہے لیکن اہل محبت کے لیے ایک بہترین ذریعہ جو سلف صالحین سے چلا آرہا ہے یعنی قرآن شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرنا وہ آج الحمد للہ کم ترین کے اہتمام سے مدرسہ مظہر العلوم واقع کچی باغ بنارس میں صبح ۷ بجے سے ۹ بجے تک مدرسین وطلبہ مدرسہ مذکورہ نے باقاعدہ مودبانہ قرآن مجید پڑھ کر بوسیلہ سید الکونین حضرت سیدنا جدالحسن والحسین روحی فداہ

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۹۔ کالم: ۳۔ بابت ۲۸ / جولائی ۱۹۲۸ء

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روح پرفتوح حضرت استاذ العلماء رحمۃ اللہ علیہ پر ایصال ثواب کیا،
اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مولانا کو غریق رحمت کرے۔آمین

بعد اختتام جلسہ قرآن خوانی محاسن حضور رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہوئے اظہار غم اور رسم تعزیت اَدا کی گئی۔

(محمد صفی الرحمٰن عفی عنہ، بنارس، کچی باغ، تاجر پارچہ بنارس) (۱)

مولانا مولوی شیخ محمد۔لاہور

انتقال پر ملال: مشہور ومعروف انجمن حمایت الاسلام لاہور کے سرگرم اور خیر خواہ سکریٹری عالی جناب خان صاحب شیخ عبدالعزیز صاحب بی.اے آفیسر پریس برانچ محکمہ سیکریٹریٹ پنجاب کے والد ماجد حضرت مولانا مولوی شیخ محمد صاحب جو عرصہ ایک سال سے بعارضہ استرخا مبتلا تھے اور ہر چند علاج ومعالجہ کثرت سے کیے گئے چونکہ ان کے دن پورے ہو چکے تھے؛ لہٰذا کارگر ثابت نہ ہو سکے، بعمر ۲۷سال مورخہ ۲۰/رجب ۱۳۴۷ھ کو اس دارِفانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ہمیں خاں صاحب موصوف سے اس صدمہ کے متعلق دلی ہم دردی ہے؛ کیوں کہ خان صاحب ممدوح مسلمانانِ ہندوستان کی جو خدمات انجمن حمایت الاسلام لاہور کے ذریعہ رات دن مصروف رہ کر سرانجام دے رہے ہیں، ہمارے پاس الفاظ نہیں کہ ان کا شکریہ اَدا کرسکیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی جزا آپ کے نامہ اعمال میں درج فرمائے جو آخرت میں ذریعہ نجات ہو۔ (ایڈیٹر) (۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۷۔ کالم:۳۔ بابت ۲۸/ستمبر ۱۹۲۸ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص۱۱۔ کالم:۱۔ بابت ۱۴/جنوری ۱۹۲۹ء

الحاج شیخ امان اللہ۔فیض آباد

انتقال پر ملال: میں نے نہایت ہی حزن وملال وافسوس کے ساتھ سنا کہ جناب حاجی شیخ امان اللہ صاحب رئیس قصبہ ٹانڈہ محلّہ سکراول ضلع فیض آباد محض قلیل علالت کے بعد واقع ۱۳ر شوال ۱۳۴۷ھ کو اس دارِ ناپائیدار سے راہی ملک بقا ہوئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک آدمی تھے۔مرحوم کے فرزند جناب حافظ حبیب اللہ صاحب سے مجھے کمال ہم دردی ہے۔مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب فداہ امی وابی وروحی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل مرحمت فرمائے۔

میری دلی تمنا ہے کہ ناظرین کرام قارئین عظام تین بارقل ھواللہ شریف پڑھ کر مرحوم کی روح پرفتوح کو بخش دیں اور مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔

(ملتجی فقیر ابوالحامد احمد علی سنی حنفی مئوی اعظم گڑھی) (۱)

حاجی سید محمد حسین مجددی۔سرہند

سرہند شریف کے سجادہ نشین کی وفات اوراس کے جانشین کا انتخاب: حضرت قبلہ حاجی سید محمد حسین صاحب نوراللہ مرقدہ سجادہ نشین بارگاہِ عالیہ مجددیہ سرہند شریف نے بتاریخ ۲۸ر مئی ۱۹۲۹ء بروز پنج شنبہ ملک جاودانی کی طرف سفراختیار فرمایا۔آنجناب نے پچاس سال کے عرصے میں جوممدوح الشان کی سجادہ نشینی کا زمانہ ہے جوخدمات انجام دیں اورزائرین کی آسایش کے لیے جوجوآسانیاں پہنچائیں زائرین سے مخفی نہیں۔

(۱) اخبارالفقیہ امرتسر۔ص۹۔کالم:۲-۳۔بابت:۲۱ر اپریل ۱۹۲۹ء۔

آپ کے انتقال کر جانے کے بعد اس خدمت کی انجام دہی کے لیے ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جو اپنی ذاتی قابلیت کے ساتھ ساتھ ظاہری اور باطنی خوبیوں سے بھی آراستہ اور پیراستہ ہو اور خلیق اور انتظام کی پوری پوری استعداد رکھتا ہو۔

سو الحمد للہ والمنۃ! کہ آپ کے بڑے صاحب زادے سید محمد یوسف صاحب دام مجدہم کو ان محاسن کا جامع پایا گیا اور خاندانی رسم ورواج کے موافق بتاریخ ۲۵ر مئی ۱۹۲۹ء بروز شنبہ خاندان کے سب بزرگوں اور خردوں کی دلی رضامندی اور احباب کے مشورے سے آپ کا انتخاب عمل میں لایا گیا اور ان کو مرحوم مغفور کی جانشینی کا اعزاز بخشا۔ تمام حضرات کی اطلاع کے لیے اعلان ہٰذا اخبارات میں شائع کیا جاتا ہے۔

(مولوی انیس احمد فاروقی نائب مدیر رسالہ مجدد اعظم روضہ شریف، سرہند پٹیالہ گورنمنٹ) (۱)

مولانا ضیاء الدین سیالوی۔ سیال

سیال شریف کے سجادہ نشین کا انتقال: سیال شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا ضیاء الدین نے ۱۲ر محرم ۱۳۴۸ھ مطابق ۲۱ر جون ۱۹۲۹ء نماز جمعہ کے وقت اس دنیاے فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ فرمایا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت ہی باکمال بزرگ اور عالم اجل تھے۔ غیر اللہ کے خوف کو دل میں لانا حرام سمجھتے تھے۔ بزدلی اور عافیت کوشی سے آپ کو سخت نفرت تھی؛ اس لیے آپ نے اعلاے کلمۃ الحق سے بھی گریز نہ کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ کی وفات ایک معمولی قومی صدمے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ خداے عزوجل آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پس ماندگان وعقیدت مندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (۲)

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۰۔ کالم: ۱۔ بابت ۱۴ر جون ۱۹۲۹ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص ۱۱۔ کالم: ۱-۲۔ بابت ۲۸ر جون ۱۹۲۹ء

جناب محمد اسماعیل خان۔ مرزا پور

وفات :۔

پھول تو دو دن بہارِ جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

اس صدمے کا اعادہ اگر چہ نہایت تکلیف دہ ہے لیکن **کل من علیھا فان** پر نظر کرتے ہوئے اس کا تذکرہ کر دینا ضروری سمجھتا ہوں :

ناظرین کرام! یہ سانحہ ارتحال نہایت رنج وغم کے ساتھ آپ حضرات سنیں گے کہ مدرسہ اسلامیہ رضویہ کے محبّ ومخلص وبانی، ہمدردِ اہل سنت اخی الاعظم جناب محمد اسماعیل خان مرحوم نور اللہ مرقدہ سابق مہتمم مدرسہ مذکور تقریباً چھ ماہ بعارضہ سل مبتلا رہ کر بالآخر یکم ذی الحجہ یوم شنبہ ۱۳۴۸ھ کو ہمیشہ کے لیے داغِ مفارقت دے گئے۔

آپ مدرسہ کے مہتمم ہونے کے علاوہ قوم کے سچے خادم اور نہایت سرگرم شخص تھے۔ مرحوم کے انتقال سے مدرسہ کو سخت نقصان ہوا۔ خداوند کریم مرحوم ومغفور کو اپنے ظل عاطفت میں جگہ دے اور خاکسار کو اس کی توفیق بخشے کہ میں اپنے کمزور بازوؤں سے مدرسے کا بارِ گراں برداشت کر سکوں۔

امید ہے کہ برادرانِ اسلام مدرسہ کی موجودہ حالت ملاحظہ فرمانے کے بعد امکانی صورت سے دامے درمے قدمے سخنے اعانت ودست گیری فرمائیں گے۔

وما علینا الا البلاغ

(خادم الاسلام محمد یوسف خان عفی عنہ، مہتمم مدرسہ اسلامیہ رضویہ
قصبہ وڈاکخانہ گوپی گنج ضلع مرزاپور) (۱)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۲۱۔ کالم:۳۔ بابت ۷/نومبر ۱۹۲۹ء

پیر سائیں اسماعیل خان۔کراچی

انتقال پر ملال: اَلاَ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلاَ ھُمْ یَحْزَنُوْنَ .

نہایت افسوس سے عرض کیا جاتا ہے کہ کراچی کے ایک بزرگ معروف بہ سائیں اسماعیل خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مورخہ ۲۶ رنومبر ۱۹۲۹ء کو بروز سہ شنبہ دارِفنا سے رحلت فرماے ملک جاوداں ہوگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ صبح کا ناشتہ کرنے کے بعد اپنے حلقہ کناں سے فرمانے لگے کہ چادر اڑھا دو ہم جاتا ہے، پس تھوڑی دیر میں آپ کی روح پاک جسد عنصری سے بخوبی تمام ملأاعلیٰ کی طرف پرواز کرگئی۔ حالانکہ آپ صحیح وسالم اور تندرست تھے۔ پونے چار بجے آپ کا جنازہ بصورتِ جلوس اُٹھایا گیا جس کے ہمراہ تقریباً بارہ ہزار مسلمان شامل تھے، باوجودیکہ جنازہ کے ساتھ آگے و پیچھے بہت لمبے لمبے بانس باندھے گئے تھے لیکن پھر بھی کندھا دینا مشکل ہوگیا تھا اور لوگ کندھا دینے والے ایک دوسرے پر گرگر پڑتے تھے۔اکثر ضعفا باوجود تکلیف اُٹھانے کے شوقِ محبت میں مخمور آگے ہی بڑھتے تھے۔اگرچہ جنازہ لے جانے کا ہر طرح سے اعلیٰ انتظام تھا، تاہم ہجومِ بے شمار ہونے کے باعث کندھا دینے کے واسطے تکلیف میں آجاتے تھے۔

جلوسِ جنازہ رنچھوڑ لائن کہ جہاں حضور نے رحلت فرمائی تھی روانہ ہوکر گاڑی احاطہ میں سے گزر کر لارنس روڈ ہوتا ہوا جونا مارکیٹ اور خیبر روڈ کے راستہ بندر روڈ پہنچا اور وہاں سے رام باغ گاڑی احاطہ سے چکر لگا تا مشن روڈ سے پھر بندر روڈ آیا اور وہاں سے قریب ساڑھے چھ بجے شام عیدگاہ میں پہنچا۔ چنانچہ عیدگاہ میں اول نماز مغرب اور بعدہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔

عیدگاہ کے باہر کے میدان میں بھی بہت دور تک لوگوں سے پُر تھا، اور ابھی بہت لوگوں کو خبر نہ ملی تھی جو بعد میں دست تأسف ملتے رہے؛ کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوں کی شان خود ظاہر کراتا ہے،عیدگاہ کے میدان میں جہاں پیشتر بھی بزرگ کا مزار ہے

جناب کا مرقد مبارک بنا گیا۔ اللہ تعالیٰ جناب کو جنت الفردوس اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب عطا فرمائے۔ آمین

مرحوم سید میوہ شاہ صاحب کے فیض یافتہ تھے۔ عام طور پر کراچی میں گورستان کے سوائے کسی اور جگہ پر کوئی میت دفن نہیں ہوسکتی۔ مگر چونکہ مرحوم ایک ولی کامل اور مجذوب تارک الدنیا مدت سے مشہور تھے؛ اس لیے صدر بلدیہ نے باوجود غیر مسلم ہونے کے ان کو عیدگاہ کے قریب دفن ہونے دیا جو مرحوم کی زندہ کرامت سمجھنی چاہیے کہ وہ ایسی جگہ پر دفن ہوئے ہیں کہ جن پر آتے جاتے مسلمان فاتحہ خوانی کرنے کا ثواب حاصل کرتے رہیں گے؛ کیوں کہ وہ ایک بڑی بھاری شاہ راہ ہے، ناشکری ہوگی اگر میں سیٹھ محمد یوسف میونسپل کونسلر و جناب محمد شاہ صاحب غازی ممبر بلدیہ کی ان کوششوں کا ذکر نہ کروں جو انھوں نے مرحوم کے اس جگہ کے تدفین کے سلسلے میں کیں۔ مرحوم کی سوئم کی فاتحہ خوانی جمعرات مورخہ ۲۸ر نومبر ۱۹۲۹ء ایک بجے مزار کے قریب کی گئی جس میں مسلمانان کثیر التعداد میں شامل تھے۔

(خاکسار محمد الدین، از کراچی) (۱)

حکیم قاضی عبد القیوم۔ حیدرآباد (سندھ)

حسرت ناک وفات: حیدرآباد سندھ کے مشہور ومعروف حکیم قاضی عبد القیوم صاحب نے چندروز ہوئے حیدرآباد میں وفات کی۔

مرحوم نہایت ہی ملنسار اور خوش طبع تھے اور اسلامی کاموں میں اچھا حصہ لیتے تھے۔ متواتر مدت دراز تک حیدرآباد سندھ کے بلدیہ کے رکن تھے اور کئی سال تک اس کے صدر بھی رہے۔ خدا غریق رحمت کرے۔ (۲)

---

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر۔ ص ۲۳۔ کالم: ۱-۲۔ بابت: ۷ تا ۱۴ر دسمبر ۱۹۲۹ء۔

(۲) الفقیہ امرتسر: ص ۹۔ کالم: ۱۔ بابت ۲۱ر جنوری ۱۹۳۰ء

قومی شاعر منشی محمد اسماعیل۔ امرتسر

یہ خبر نہایت رنج وقلق سے لکھی جاتی ہے کہ ہمارے شہر کے مشہور قومی شاعر ہمدردِ قوم منشی محمد اسماعیل صاحب مشتاق تاجر ٹرنگ عرصہ دراز کی علالت کے بعد مورخہ ۱۳؍ مارچ ۱۹۳۰ء کو اس دنیاے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم امرتسر کے مسلمانوں میں ایک زندہ دل اور اپنے پہلو میں قوم کا درد رکھنے والے بزرگ تھے۔ ہر ایک قومی تحریک میں سب سے بڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ مرحوم کی ذات مسلمانانِ امرتسر کے لیے نہایت مفید تھی۔ بہت خوبیوں کے آدمی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ناظرین الفقیہ سے استدعا ہے کہ مرحوم کے حق میں دعاے مغفرت فرمائیں۔ (۱)

ہمشیرہ مولانا غلام احمد اخگرؔ۔ امرتسر

یہ خبر بھی ہمارے لیے کم افسوس ناک نہیں کہ ہمارے محترم دوست اور ہمدرد اخبار حضرت مولانا مولوی غلام احمد صاحب اخگرؔ مرحوم کی ہمشیرہ صاحبہ جن کی عمر قریباً ۵۵؍ سال ہوگی جو نابینا اور حافظ قرآن تھیں مورخہ ۱۵؍ مارچ ۱۹۳۰ء بروز شنبہ صبح کی نماز کے لیے بیٹھیں، اور دل کی حرکت بند ہوکر اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کرگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے اپنی تمام عمر شادی نہیں کی اور رات دن محلے کے بچوں اور بچیوں کو قرآن شریف کی تعلیم میں عمر بسر کی۔ محلے میں خاص عزت اور توقیر کی نظر سے دیکھی جاتی تھیں۔ ہمیں خاندان مولانا اخگر سے اس صدمہ جاں کاہ میں دلی ہم دردی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور خاندانِ اخگر مرحوم کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۱۔ کالم:۱۔ بابت ۲۱؍ مارچ ۱۹۳۰ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص:۱۱۔ کالم:۱۔ بابت ۲۱؍ مارچ ۱۹۳۰ء

مولانا مدثر خاں مجددی۔ رہتک

نہایت ملال اور قلق سے یہ لکھا جاتا ہے کہ جناب حضرت مولانا مولوی مدثر خاں صاحب نقش بندی مجددی پیش امام مسجد سکھ سندھ جو عرصہ قریباً تین چار ماہ کی علالت کے بعد اپنے اصل مقام جھجر ضلع رہتک میں مورخہ ۲۰؍ مارچ (۱۹۳۰ء) مطابق ۱۹؍شوال کو اس عالم سے ملک آخرت کی طرف کوچ کر گئے۔ مرحوم مولانا مولوی محمد حسین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ نہایت خلیق اور ملنسار ہونے کے علاوہ متواضع تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ناظرین الفقیہ عموماً اور یارانِ طریقت کی خدمت میں خصوصاً مودبانہ عرض ہے کہ مرحوم کے حق میں دعاے مغفرت فرمائیں۔ مرحوم نے مرتے وقت اپنے ورثا کو وصیت فرمائی کہ میرے خاندان میں الفقیہ اخبار کو ضرور منگوایا جائے۔ کاش اس قسم کے ہم درد الفقیہ کے سر پر ہمیشہ قائم رہتے۔ (۱)

نواب وزیر احمد خاں۔ بریلی

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ مطلع کیا جاتا ہے کہ جناب نواب وزیر احمد خاں صاحب رئیس بریلی جو ہم درد اخبار الفقیہ جناب نواب سلطان احمد خاں رئیس بریلی کے برادرِ عزیز تھے، دل کی حرکت بند ہونے کی وجہ سے ۱۸؍ مارچ ۱۹۳۰ء کو اس دنیاے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم خاص خوبیوں کے آدمی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو عموماً اور نواب سلطان احمد خاں کو خصوصاً صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ۱۱۔ کالم: ۲-۳۔ بابت ۲۱؍ اپریل ۱۹۳۰ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص ۱۱۔ کالم: ۲۔ بابت ۲۱؍ اپریل ۱۹۳۰ء

مولانا شاہ غلام چشتی ۔مرادآباد

وفات حسرت آیات: آج ۸؍محرم الحرام ۱۳۴۹ھ شب جمعہ کو قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین حضرت مولانا مولوی حاجی شاہ غلام چشتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بعارضہ فالج اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی۔ **للّٰہ ما اخذ و له ما اعطی و کل شیئ عنده باجل مسمّٰی .**

آں ممدوح کا وصال مرادآباد میں ذکر اللہ فرماتے ہوا اور حضرت کو وصیت کے مطابق رام پور میں آپ کے پیرومرشد کے مزار کے قریب محلّہ نالا پور میں دفن کیا گیا۔حق سبحانہ وتعالیٰ پس ماندگان کو صبر جمیل اور ان کی جزاے جزیل عطا فرمائے اور اپنے حفظ وامان میں رکھے۔آمین

حضرت کے دو صاحب زادے ہیں، ان کے ساتھ اظہارِ ہم دردی کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ ان کو حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور علومِ ظاہری و باطنی سے بہرہ مند کرے۔آمین یا مجیب السائلین۔

(عاجز عزیز احمد وشوکت حسین، مرادآباد، محلّہ بیل داران، مرادآباد) (۱)

قاضی محمد سلیمان منصور پوری

مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری مصنف رحمۃ للعالمین وتاریخ المشاہیر (۱۹۳۰ء) میں حج سے واپسی کرتے ہوئے رستہ میں جہاز پر انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ (۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ۱۱۔کالم: ۱۔بابت ۱۴؍جون ۱۹۳۰ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص ۱۱۔کالم: ۲۔بابت ۱۴؍جون ۱۹۳۰ء

حاجی محمد صدیق۔ لائلپور

بخدمت جناب حکیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدارین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ کے قبلہ گاہ حاجی الحرمین الشریفین والد حاجی محمد صدیق صاحب مورخہ ۹، ۱۰ ماہ ذوالحجہ بروز جمعہ و ہفتہ کی درمیانی رات بوقت ۱۲ ر بجے برضائے الٰہی اس دارِ فانی سے دار البقا کو رحلت فرما کر واصل بحق ہو گئے ہیں۔

جناب مرحوم حاجی الحرمین الشریفین تھے۔ ۴۰ ر یوم نمازِ پنج گانہ حرم بیت اللہ شریف میں اور ۲۰ ر یوم حرم نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ادا فرمائی ہیں۔ جملہ زیاراتِ متبرکہ حرمین الشریفین سے زیارت حاصل کر کے مشرف ہوئے تھے۔ اور جناب مرحوم کا وصال بھی عین حج اکبر کے دن ہوا، جو کہ نہایت مقبولیت کا دن تھا۔

اور خصوصاً مرحوم کے دسواں ختم شریف پر مردو حضرات صاحبان یعنی حضرت حضرات قبلہ وکعبہ سجادہ نشین صاحب چورہ شریف، وقبلہ وکعبہ حضرت مولانا حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری صاحبان نہایت کرم بخشی کر کے قدم رنجہ فرما کر مرحوم ومغفور کی قبر شریف پر قریباً ڈیڑھ گھنٹہ دعائے مغفرت فرماتے رہے، جو کہ یقیناً زمرۂ مقبولانِ الٰہی میں شمولیت کی نشانی ہے۔ التماس ہے کہ اپنے اخبار الفقیہ میں درج فرما کر جملہ یاران سے دعائے مغفرت کی التجا کریں۔ فقط والسلام

(از: محمد حسین ٹھیکہ دار بھٹہ کھورڑیانوار، ضلع لائلپور)

الفقیہ: ہمیں مرحوموں کی بے وقت موت کا پڑھ کر سخت افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ناظرین الفقیہ سے استدعا ہے کہ مرحوموں کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔ (۱)

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ۱۱۔ کالم: ۲۔ بابت ۱۴ ر جون ۱۹۳۰ء

مولانا محمد اشرف۔ میرٹھ

انتقال پرملال: حزن وملال سے یہ خبر ناظرین کے گوش گزار کی جاتی ہے کہ ہمارے مکرم یارطریقت عالی جناب ڈاکٹر محمد حنیف صاحب انڈین ملٹری ہسپتال میرٹھ کے والد معظم جناب مولوی محمد اشرف صاحب بی.اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکول پنشنر کا بتاریخ ۶ جون ۱۹۳۰ء کواس جہانِ فانی سے ملک جاودانی کی طرف کوچ ہوگیا۔ مرحوم قبلہ عالم علی پوری کے مخلص خادم تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کواپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ناظرین الفقیہ مرحوم کے حق میں دعاے مغفرت فرمائیں۔ مرحوم بہت خوبیوں کے انسان تھے۔ (ایڈیٹر) (الفقیہ امرتسر: ص۱۰۔ کالم:۱۔ بابت ۲۸ / جون ۱۹۳۰ء)

حاجی موسیٰ سلیمان سیٹھ

قطعہ تاریخ انتقال حسرت مآل حامی ملت، ناصر سنت، محبّ العلماء والفقراء، خادم الصلحا والغرباء جناب سیٹھ حاجی موسیٰ سلیمان عفی عنہ الکریم المنان۔ از: جناب مولانا مولوی محمود جان صاحب جاؔم جودھ پوری دامت برکاتہم

ہے یہ جاے عبرت اس میں ہے کس کو قیام
خوابِ غفلت میں پڑے ہیں چونکتے ہرگز نہیں

دیکھتا ہے یہ تماشا ہر بشر ہر روز وشب
نظم عالم میں تغیر ہر نفس ہے بالیقیں

آج کیا تھا اور کل کیا ہوگیا حالِ جہاں
ایک حالت پر کوئی بھی چیز قائم ہے کہیں

جو شرابِ مال ودولت سے ہمیشہ مست تھے
سب کو چھوڑا اک کفن لے کر بسے زیرِ زمیں

جن کو اپنی حسن صورت پر بہت کچھ ناز تھا
مل گئے وہ خاک میں کچھ بھی نشاں ملتا نہیں

دل ربائی دل فریبی میں تھے جو ضرب المثل
ہے کہاں وہ نازوغمزہ اور کہاں ہیں وہ حسین

نو برس گزرے کہ ایسے شاہ نے پائی وفات
جو بلاشبہہ تھا شاہِ انبیا کا جانشین

میرا مرشد میرا مولانا مولوی احمد رضا
ہم سے وہ راضی رہے اور اس سے رب العالمیں

سرگروہِ اولیا و پیشوائے عالماں
موت سے اس کی ہوئی ہے موتِ عالم بالیقیں

مقتدائے مکہ وطیبہ میں اُس کے مدح خواں
اس کے فتووں پر ہیں عامل مفتیانِ عالمیں

اُس کے بحرِ فیض سے سیراب ہے سارا جہاں
اہل ہندواہل روم واہل شام ، اہل یمیں

تھا اسی دربار کا موسیٰ سلیماں بھی غلام
اور اس کے خرمن فیضاں کا تھا اِک خوشہ چیں

اُس کی تصنیفات وتحقیقات پر کرتا عمل

اُس کے ملفوظات کو رکھتا تھا دائم دل نشیں

دولت بیعت سے جس م دامن مقصد بھرا
ہوگئے ظاہر اُسی دم سے صفاتِ خوشتریں

حسِ افعالِ قبیحہ سے ہوا وہ پاک وصاف
آبِ رحمت سے دھلا ہے ذالک الفوز المبیں

مرحبا اے میرے مخلص مرحبا صد مرحبا
اچھی حالت میں گیا دنیا سے اس پر آفریں

مردِ میدانِ نوال وجود والطاف وکرم
دوست دارِ اہل سنت ناصر دیں متیں

جاں نثارِ عالمان وخادم اہل ہدیٰ
قاتل اہل ضلال ودشمن بدخواہِ دیں

گاندھوی فرقے نے جادو ختم اُس پر کردیا
بے اثر ٹھہرا رہے افسوس کرتے خاسریں

اس گروہِ بد مرتے دم تلک دشمن رہا
تھا وہ شمشیر برہنہ بہر قتل ضالیں

رہزنانِ دیں کے مکروں سے وہ واقف خوب تھا
ہے رضا کی کفش برداری کا یہ فیض مبیں

انکساری اور اخلاقِ حسن اس سیٹھ کے
صفحۂ ہستی سے مٹ سکتے نہیں تا یومِ دیں

فہم وعقل ودانش وروشن دماغی خوب تھی
بات اس خوبی سے کرتا سب کے ہوتی دل نشیں

اہل سنت خوب کرتے اس کی قدرومنزلت
اور وہ بھی لاکھ جاں سے تھا فدائے مومنیں

وعظ کے جلسوں میں جاتا تھا مگر یہ دیکھ کر
ہو نہ کوئی وعظ کو لامذہب وبدخواہِ دیں

خوب ذوق وشوق سے سنتا تھا وہ شیدائے حق
حکم دین وسیرتِ محبوبِ رب العالمیں

غمگسار ویاور ومونس تھا میرا ہر زماں
دے گیا داغِ جدائی وہ مرا نعم القریں

غرۂ ماہِ رجب تھا اور وقت فجر تھا
چل دیا ہم کو اکیلا چھوڑ کر وہ ہم نشیں

ہم سے پہلے چل دیا اور اُس کے پیچھے ہم رہے
اُس سے لاحق ہوں گے ہم ان شاء رب العالمیں

تھا ابھی پیش نظر وہ میرا ہمدردورفیق
دفعتاً پہنچا کہاں مجھ کو پتا لگتا نہیں

بس اسی میدانِ حیرت میں تھا چکر کاٹتا
جز غم واندوہ میرا تھا نہ کوئی ہم قریں

ناگہاں ہاتف نے دی آواز اے محمود جان!
سن لے ہے موسیٰ سلیماں ساکن خلد بریں
۱۳ ھ ۴۸

پس اسی فرمانِ ہاتف سے ہے ظاہر سن فوت
جوڑلے اعداء اس کے ہر کمین و ہر مہیں

سن کے یہ مژدہ ہوئی محمودؔ کو ایسی خوشی
تھا قریب اس کے کہ نکلے جسم سے جانِ حزیں

از سراخلاص لکھ دو دوسرا سالِ فوت
بَـرَّدَ الْـفَتَّـاحُ قَبْـرَ عَبْـدِهِ الْاٰسِـی الْـمُهِیْـں
۱۳ ھ ۴۸

اس پہ ہو انعام ولطف ورحمت راحم مدام
۱۳ ھ ۴۸
ہے یہ سالِ لاجواب فوت او شیدائے دیں

تین تاریخوں کا یہ مجموعہ ہے اے دوستو!
بہر یاد سال فوت مونس عبد کمیں

سب کہیں آمین یہ احقر کرے رب سے دعا
جر اس کے عفو کردے خالق عرشِ بریں

اس کی دونوں بنت اور دونوں پسر اور زوجہ کو
صبر کی دولت عطا اے غنی وا ے متیں

اس کے احباب واقارب بھی رہیں صابر مدام
اِسْتَجِبْ یَا رَب دُعَاءَ عَبْدِنِ العَاصِی الحَزِیْں (۱)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص۹-۱۰۔ بابت ۱۴/جون ۱۹۳۰ء

ایضاً۔ از: جناب مولانا مولوی ضیاء الدین صاحب پیلی بھیتی زیدمجدہم

بوستانِ دہر فانی کی کچھ ایسی ہے بہار
دل لبھا کر چھینتی ہے دانش وفہم سلیم

جا نہیں سکتی ہے اس کی مہر واُلفت قلب سے
مرغِ جاں جب تک قفس میں تن کے رہتا ہے مقیم

جب چلیں گے راہ کج ایسا ہمیں اندھا کیا
خواب میں بھی تو نہ سوجھے گی صراطِ مستقیم

اس سرائے چند روزہ میں ہم آئے کس لیے
ہم کو کیا کرنا تھا اور کرتے ہیں کیا بے خوف وبیم

لطف تو یہ ہے کہ دیکھا کرتے ہیں لیل ونہار
جملہ گل ہائے چمن میں صاف تغیر عظیم

قابل دل بستگی ہرگز نہیں ہے یہ بہار
صبح کو یہ بات ہم سے روز کہتی ہے نسیم

گل کھلے تھے جتنے غنچے اور دکھاتے تھے بہار
ہیں کہاں وہ آج اس پر غور کر مردِ فہیم

تھا اسی بستانِ فانی کا وہ اک سرسبز پھول
جس نے سمجھا تھا کچھ اس گلزار کو رازِ نعیم

اوّل ماہ رجب میں اس نے چھوڑا یہ چمن
چل دیا سیر جناں کو شادماں مردِ کریم

جاں نثارِ عالمانِ اہل سنت تھا مدام
محسن درویش ومسکین وپریشان ویتیم

تھا وہ بے شک خرمن فیض رضا کا خوشہ چیں
اور اس کے بحر حب ومہر کا درّ یتیم

گلشن رضوی کا تھا ایسا گل شاداب وہ
جس کے اوصافِ حسیں کی دور تک پہنچی شمیم

تھا سخاوت اور جواں مردی میں یکتاے جہاں
حسبۃً للہ لٹایا خوب اس نے زوروسیم

صید ہر اک کو کرے گا گرچہ صیادِ اجل
ہاں مگر ہوتا ہے ایسی موت سے رنج عظیم

اس کے احباب واقارب صبر سے بس کام لیں
اور کریں سب یہ دعا بخشے اسے رب کریم

میں بھی ہوں اس کے دعا گوؤں میں کرتا ہوں دعا
اے مرے خالق تری ہے رحمت ولطف عمیم

لطف ورحمت دائما اس پہ بھی رکھ سایہ فگن
کر جرائم عفو اس کے تو ہے رحمٰن ورحیم

کی خبر اس سانحے کی مجھ کو اس سردار نے
جو کہ علم وفضل میں رکھتا نہیں اپنا سہیم

اس کے اعلاے مراتب کے ہیں عالم اہل علم
یا جسے دے امتیاز ومعرفت رب علیم

ماحی فسق وفجور وبدعت وشر وضلال
ملت حقہ کا داعی اور اُمت کا حکیم
بیشہ جود وحیا ومرحمت کا شیر ہے
الفت وخلق وشجاعت میں ہے سردار وزعیم
گلستانِ زہدو تقویٰ کا ہے وہ شاداب گل
ہے قناعت ہم نشیں اس کی توکل ہے ندیم
سینچتا ہے ہر دم اپنے دم سے وہ باغِ سنن
بھاگتا ہے دیکھتے ہی اس کے شیطان رجیم
مولوی محمود جاں ہے نام اُس ذی فضل کا
اُس کے بحر فیض کو جاری رکھے رب کریم
ظل عمر اس کا سدا ہم پر رہے سایہ فگن
روحی وجسمی مرض سے وہ رہے دائم سلیم
شر موذی فتنہ مفسد سے وہ ماموں رہے
ہو دعا مقبول میری اے خداوند کریم
الغرض! اس واقعہ کی جب خبر مجھ کو ہوئی
دل میں آیا سالِ فوت اس کا لکھے عبد اثیم
ہاتف غیبی نے فوراً یہ ندا دی اے ضیاؔ
کہہ: ہوئے موسیٰ سلیماں داخل دارِ نعیم
۴۸ ھ ۱۳ (۱)

(۱) الفقیہ امرتسر: ص۱۰۔ بابت ۱۴/ جون ۱۹۳۰ء

مولانا سید جالب دہلوی۔ دہلی

مولانا سید جالبؔ دہلوی کا انتقال پر ملال۔

ہر آنکہ زاد بنا چار بائدش نوشید
ز جامِ دہر مئے کل من علیہا فان

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ گزشتہ شنبہ کے روز شام کے چھ بجے سید جالب دہلوی ایڈیٹر ہمت اس دارِ ناپائیدار سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے عزیز واقارب میت کے پاس بیٹھے ہوئے قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہے۔

مرحوم ایک کہنہ مشق اخبار نویس تھے۔ جنکے دل میں سچا ملی درد موجود تھا۔ آپ نے اپنے دماغ اور قلم سے ۴۵ سال تک اہل ملک اور ملت اسلامیہ کی مخلصانہ خدمت کی۔ اخبار وکیل، پیسہ روزانہ، ہمدرد اور ہم دم کے فائل آپ کے زورِ قلم اور قومی درد واخلاص پر شاہد ہیں۔

الفقیہ: اس حادثہ روح فرسا پر اپنے دلی قلق اور رنج کا اظہار کرتا ہوں اور مرحوم کے لیے درگاہ ایزدمتعال میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند قدوس انھیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ مرحوم کی وفات اسلامی ہند کے لیے قومی وملی صدمہ کا حکم رکھتی ہے، جس کی تلافی ناممکن ہے۔ (۱)

مولانا محمد غوث۔ رائچور

مَوتُ العَالِمِ مَوتُ العَالَمِ ۔ ۲۵ صفر ۱۳۴۹ھ چارشنبہ کے سہ پہر سے یہ اندوہ ناک اور روح فرسا خبر رائچور کے ہر گوشے میں بجلی کی طرح پھیل گئی کہ منتظم مدارس انجمن

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ۱۰۔ کالم: ۳۔ بابت ۱۴ر جولائی ۱۹۳۰ء

اسلامیہ تقدس مآب حضرت مولوی محمد غوث صاحب بن مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم کا یک بیک بعارضہ ہیضہ انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف کی مرگِ بے ہنگام اور وفاتِ حسرت آیات نہ صرف مسلمانانِ رائچور کے لیے ایک حادثہ فاجعہ اور سانحہ الیم ہے بلکہ پورے تعلقہ کو ایک نقصان عظیم پہنچا ہے۔

آپ کی وہ مقدس ہستی تھی جس کی قابلیت کا احترام اور قدرشناسی سارا رائچور سے متعلقات کرتا تھا۔ ممدوح کا انتقال مسلمانانِ سلطنت نظام کے لیے ایک حادثہ جانکاہ اور نقصان عظیم ہے۔

مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ وہ ایسے زبردست قائد اسلام کے وجود کی برکت سے اس قدر جلد محروم ہوگیا۔ مرحوم بچپن سے مذہبی تعلیم پاتے رہے اور اپنی خداداد ذہن وذکاوت کے باعث بہت جلد علم وعمل میں یگانۂ روزگار ہوگئے۔ جب کسب کرنے لگے تو اس میں بھی بہت کچھ ترقی کر لی اور ساتھ ساتھ علم وعمل کا اثر بھی بڑھنے لگا۔

مرحوم جب وطن کو خیر آباد کہہ کر اسلامی حکومت نظام میں پہنچے تو مقصد زندگی یہی تھا کہ اپنے نفس کی اصلاح کر کے مسلمانوں کی اصلاح وترقی اور تعلیم وعمل کے لیے خاموشی کے ساتھ مصروف عمل ہوجانا۔

قیام 'سمستان امرچنتر' میں یہ مقاصد حاصل ہوگئے، اور پھر جب رائچور پہنچے مدارس انجمن اسلامیہ وغیرہ کے انتظام اور مسلمانان رائچور وغیرہ کی دینی تعلیم اور دنیوی اصلاح وترقی کے لیے تادم مرگ ہمہ تن مشغول اور مصروفِ عمل رہے۔ سارا رائچور سوگوار ہے۔

ان دنوں جب رائچور میں وباے ہیضہ شروع اور مسلمانوں کے اموات کے لیے انتظام کی ضرورت داعی ہوئی تو موصوف اطمینان کے ساتھ مذہبی فرائض کی بجا آوری میں منہمک ہوگئے۔

مرحوم تمام مذہبی علوم اور خاص کر قرآن حکیم اور اس کے متعلقہ علوم میں اچھی اور

اکمل بصیرت رکھتے تھے۔ اور جب وہ قرآن حکیم کی تفسیر وتشریح بیان کرنے لگتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ تمام متعلقہ علوم کی تشریح بھی کرتے جاتے تھے تو حقائق ومعارف کے ارشادات پر سامعین کی زبان سے بے ساختہ سبحان اللہ نکل جاتا تھا کہ عظیم الشان سمندر کو ایک قطرے میں دکھا رہے ہیں۔

علم کے ساتھ ساتھ آپ کا عمل، آپ کا غیر معمولی زہدوتقویٰ، آپ کی زندگی کی سادگی، عام وخاص، غریب وامیر، ادنیٰ واعلیٰ اور چھوٹے بڑے کے ساتھ آپ کا مساوی برتاؤ، وسعت اخلاق اور سب سے یکساں خوش اخلاقی وبشاشت سے پیش آنا یہ ظاہر کررہا تھا کہ آپ سردارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی پیرو اور جماعت ورثاے انبیا کے ایک بھاری رکن تھے۔

مرحوم اپنے اہل وعیال کی تعلیم وتربیت اپنے مقدور بھر کرتے رہے۔ فرصت کے اوقات میں انھیں تعلیم وتعلّم اور درس وتدریس دینے میں مشغول ہوجاتے تھے۔ غرضیکہ مرحوم باہر اور گھر ہر جگہ درس وتدریس اور پند ونصائح میں اپنے اوقاتِ عزیز صرف کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو بہشت بریں میں جگہ دے۔ اور آپ کے پس ماندوں خصوصاً اکلوتے فرزند محمد خلیل اللہ صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ہم مرحوم کے تمام احسانات کا اعتراف سواے اس کے اور کسی طریق سے نہیں کرسکتے کہ ان کے لیے دعاے مغفرت کریں اور ان کے ارشادات اور عمل کی حقیقی روح سے فیض یاب ہونے کی کوشش کریں اور اخیر میں یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ مسلمانانِ راپچور اپنے احساس کے ثبوت میں کم از کم کوئی مادری یادگار بھی ایسی قائم کردیں جو ہمیشہ خیر جاریہ کے طور پر قائم رہے۔

(ایک واقف حال) (۱)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ٦۔ کالم: ۱-۲۔ بابت ۱۴/اگست ۱۹۳۰ء

محمد سلیمان قادری قریشی۔ کراچی

حادثۂ ارتحال: یہ غم آگیں خبر انتہائی حزن وملال کے ساتھ سنی جائے گی کہ جناب محمد سلیمان صاحب قریشی قادری بروز پیر مورخہ ۱۶؍اکتوبر ۱۹۳۰ء صبح نو بجے اس دارِ فانی سے دار البقا کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی عمر اس وقت ۴۰ برس کے قریب تھی، پس ماندگان میں ایک بیوہ تین اولادِ نرینہ جو کہ ابھی بالکل کمسن ہیں چھوڑ گئے۔ مرحوم حضرت مولانا حاجی حافظ قاری ابوالرجا محمد غلام رسول صاحب القادری خطیب مسجد جامع صدر کراچی کے ماموں زاد برادر اور حضرت قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین مولانا سائیں محمد عبدالغنی صاحب قریشی قادری قلندری اویسی مدظلہ العالی کے برادر زادے اور جناب مولانا صوفی محمد نظیر صاحب قریشی قادری کے ایک پوتے صاحب زادے تھے۔

آپ نہایت خلیق وملنسار، ہر دل عزیز، رحم دل، غریب پرور اور مساکین وغربا سے زیادہ انس رکھنے والے، اللہ والے اور اللہ کا کام کرنے والے، مساجد مجالس کی رونق زینت دینے کے لیے جان توڑ کوشش کرنے والے ہر ایک کے دل پر زخم لگا گئے۔ (۱)

مولانا محمد حسین درسؔ۔ کراچی

آہ! مولانا محمد حسین درسؔ: کراچی سندھ کے مشہور ومعروف عالم جناب مولانا ظہور الحسن صاحب درسؔ واعظ الاسلام کے عم محترم جناب مولانا محمد حسین صاحب جو کہ عرصہ سے بعارضہ دم مبتلا تھے اور ہر چند علاج ومعالجہ کیے گئے چوں کہ ان کے دن پورے ہو چکے تھے لہٰذا کارگر ثابت نہ ہوسکے۔ بعمر ۶۰ سال مورخہ ۵؍رجب ۱۳۴۹ھ اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

---

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر۔ ص ۹۔ کالم: ۳۔ بابت: ۲۱؍اکتوبر ۱۹۳۰ء۔

مرحوم نہایت خوبی کے آدمی تھے۔ وسیع علم کے ایک خوش گو شاعر، محرر، خوش اخلاق، خوش اقوال، خوش افعال، خندہ روی غرض کہ قلم کو طاقت نہیں کہ آپ کی خوبیاں واوصاف حمیدہ کوتحریر میں لاسکے ع: خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور حادثہ جانکاہ میں ہمیں مولانا ظہور الحسن صاحب درسؔ کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ ناظرین الفقیہ سے استدعا ہے کہ مرحوم کے حق میں دعاے مغفرت فرمائیں۔

(الراقم: ناظر حسین دردؔ اکبرآبادی، حال شہر کراچی) (۱)

مولانا مفتی نثار احمد کانپوری۔ کان پور

حضرت مولانا نثار احمد کانپوری کا انتقال! آفتابِ علم وعمل غروب ہوگیا: یہ خبر نہایت دردوسوز سے دوبارہ سپردِ قلم کی جاتی ہے کہ حضرت مولانا احسن صاحب کان پوری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادہ عالم باعمل حضرت مولانا حافظ نثار احمد صاحب مفتی جامع مسجد آگرہ سفر حج سے واپس آتے ہوئے جدہ میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا مرحوم زبردست فاضل اور نہایت ہی مخلص اور بے تکلف بزرگ تھے۔ چند برسوں سے آپ کا معمول تھا کہ آپ ہر سال حج بیت اللہ وزیارتِ مدینہ طیبہ کی نیت سے حجازِ مقدس کو تشریف لے جاتے تھے۔ آپ کا قول تھا کہ مجھے حج کی 'بیماری' ہے۔ آپ کو حجاز کی مقدس سرزمین سے اس قدر عشق تھا کہ عموماً مکہ معظّمہ سے مدینہ شریف تک پیدل سفر کیا کرتے تھے۔ آپ کی المناک وفات سے جماعت احناف کو بے حد نقصان پہنچا ہے۔

ہم حضرت مولانا مرحوم کے تمام متعلقین سے عموماً اور آپ کے برادرِ معظم حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب مدظلہ العالی سے خصوصاً دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ۸۔ کالم: ۲۔ بابت ۷؍دسمبر ۱۹۳۰ء

کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو صبر جمیل کی توفیق اور حضرت مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ (ایڈیٹر) (۱)

آپ کے انتقال کے تعلق سے ایک دوسری رپورٹ بھی الفقیہ میں مذکور ہے، وھو ہذا:

مولانا نثار احمد کان پوری کا انتقال۔ امرتسر میں جلسہ تعزیت: ۱۵ر مئی کو بوقت نماز جمعہ مسجد میاں محمد جان صاحب مرحوم امرت سر میں مولانا بہاء الحق صاحب قاسمی نے ضرورتِ مذہب پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آخر میں حضرت مولانا نثار احمد صاحب کانپوری مفتی جامع مسجد آگرہ کے انتقال پر ملال پر آپ کے متعلقین سے اظہارِ ہم دردی کی قرارداد پیش کی جو متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

تمام حاضرین نے درود شریف اور کلماتِ طیبات پڑھ کر مولانا مرحوم کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب کیا۔ اس کے بعد آپ نے مسلمانانِ دھرم چندکوٹ کی داستانِ مظلومیت اور سکھوں کے مظالم بیان کیے اور مسلمانانِ موضع مذکور کے لیے امداد کی اپیل کی، چنانچہ اسی وقت سترہ روپے نقد جمع ہو گئے۔ (محمد صدیق ہزاروی) (۲)

نیز اخبار 'خلافت' نے بھی آپ کی رحلت کی خبر سنائی جو الفقیہ میں یوں مندرج ہے:

مفتی نثار احمد کانپوری کا انتقال: 'خلافت' اخبار رقم طراز ہے کہ مفتی نثار احمد صاحب کانپوری نے جو بغرض حج بیت اللہ شریف حجاز تشریف لے گئے تھے، جدہ میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مفتی صاحب مرحوم نہایت پُر تاثیر واعظ تھے۔ کراچی کے مشہور مقدمہ میں علی برادران کے ساتھ دو سال کے لیے قید ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (۳)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۹۔ کالم:۲-۳۔ بابت ۲۱ر مئی ۱۹۳۱ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص:۷۔ کالم:۳۔ بابت ۲۸ر مئی ۱۹۳۱ء

(۳) الفقیہ امرتسر: ص ۱۱۔ کالم:۳۔ بابت ۱۴ر مئی ۱۹۳۱ء

مولانا خواجہ حامد میاں تونسوی۔تونسہ

انتقال پر ملال: نہایت افسوس کا مقام ہے کہ تاریخ ۲۳/ذی الحجہ ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۲/مئی ۱۹۳۱ء یوم سہ شنبہ بوقت ۸ بجے حضرت قبلہ مولانا مرشدنا سراج السالکین، زبدۃ العارفین، سلطان الاتقیا، اکمل الکملاء، مالک دین وایمان، دستگیر بے کساں، مظہر نورِ یزداں، نورحق نورعرفاں، قبلہ عالم فخر زماں، شمع ہدایت، آفتابِ ولایت حضرت خواجہ حامد میاں صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ بمقام تونسہ شریف اس جہانِ فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرما گئے۔اس صدمہ کا تمام ہندوستان بھر کو ملال ہے۔

اہل بیادر کو جب اس جانکاہ دردناک حادثہ کی خبر ہوئی تو جامع مسجد بیادر میں تاریخ ۲۵/ذی الحجہ ۱۳۴۹ھ کو صبح ۷ بجے سے لے کر قریب ساڑھے نو بجے تک قرآن خوانی اور فاتحہ ہوئی، پھر حاجی حافظ محمد ابراہیم صاحب ڈونگری والے خلیفہ حضرت قبلہ میاں محمود الحسن صاحب ناگوری دام اللہ فیوضہم وبرکاتہم نے حضرت قبلہ تونسوی کے اوصافِ حمیدہ بیان فرماتے ہوئے بزرگان دین کا بیان موثر تقریر فرمایا، جس سے لوگوں کے دل ہل گئے، ہر فرد بشر کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، مجھ پر اس کا بڑا اثر پڑا۔

بعدہ تلقین صبر کی تاکید کی گئی اور قریباً ۱۱ بجے دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔اور جلسہ ہذا میں حضرت قبلہ مولانا مرشدنا قبلہ عالم خواجہ غلام محمد صاحب ناگوری کے دونوں صاحب زادے حضرت قبلہ عبدالمجید وحضرت قبلہ محمد شفیع صاحب ادام اللہ فیوضھم وبرکاتھم بھی شریک تھے۔

(رحمت اللہ، صدر مدرسہ نور اسلام بیادر) (۱)

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۰۔کالم:۱۔بابت ۲۱/مئی ۱۹۳۱ء

مولانا صوفی سید امیر الدین قادری چشتی۔سورت

ایک ربانی عالم اہل سنت کا اِنتقال پُر ملال: دنیاے سنیت میں یہ خبر نہایت افسوس اور حسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت حامی سنت ماحی بدعت، واقف احکام شریعت، ماہراسرارِطریقت جناب مولانا مولوی صوفی سید امیر الدین صاحب قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دارِفانی سے عالم جاودانی کی طرف انتقال فرمایا۔

مولانا مرحوم حنفی المذہب، صوفی المشرب تھے۔آپ کا اصل وطن سیملک ضلع سورت تھا۔ پھرآپ نے وہاں سے نقل سکونت فرما کرمحلّہ کھاٹکی واڑ نوساری ضلع سورت میں قیام فرمایااوروقت وصال تک یہیں مقیم رہے۔

آپ حضور پرنور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی اولا د امجاد میں تھے۔آپ نے ساری عمرمبارک دین کی خدمت،سنیت کی اشاعت، اسلام کی حمایت،اور بے دینی و بد مذہبی کی اِماتت میں صرف فرمادی۔

وہابیہ دیوبندیہ مرزائیہ وغیرہ کا ردوابطال آپ کا خاص مشغلہ تھا۔آپ کے خالی اوقات درودشریف میں گزرتے تھے۔آپ کی زبان مبارک میں قدرت نے تاثیراور آپ کی نورانی صورت میں خدانےتسخیر بخشی تھی۔

اہل اسلام اور برادرانِ اہل سنت تو آپ کے فیوض وبرکات سے مستفیض تھے ہی ہندواور پارسی باوجودمسلمان نہ ہونے کے آپ کے معتقد تھےاورعصر کے بعد سے مغرب تک آپ کے دروازہ پرہنودومجوس کا ہجوم لگارہتا تھا۔سینکڑوں مریض مختلف بیماریوں میں مبتلا آپ کی خدمت میں حاضرہوتے اورآپ سے پانی اورلوبان دم کرا کے لے جاتے اور شافی مطلق جل جلالہ ان کو شفا عطا فرماتا۔آپ مدۃ العمر خلق خدا کی فیض رسانی میں مصروف رہے۔

وہابیہ دیوبندیہ باوجودمرتد اورہٹ دھرم ہونے کے آپ کی کرامت کے قائل تھے۔

اور ڈابھیل وسیملک وغیرہ مقامات کے متعصب وہابی بھی جب بیمار ہوکر علاج سے عاجز آتے تو آپ کے انفاسِ طیبہ کے روحانی علاج کی طرف بہ مجبوری رجوع لاتے اور آپ کے دربار سے شفا پاتے۔

مولانا مرحوم کی خدمت میں جب کوئی وہابی صاحب بغرض علاج حاضر ہوتے تو پہلے آپ ان کے سامنے مذہب اہل سنت کی حقانیت اور وہابی دھرم کے بطلان پر ایک دل نشیں تقریر فرماتے اس کے بعد پانی یا لوبان دم کرکے دیتے۔اس طریقے سے آپ نے بکثرت وہابیوں کو سنی بنادیا۔مولانا مرحوم کا یہ مبارک طریقہ تمام سنی طبیبوں اور مسلمان ڈاکٹروں کے لیے قابل تقلید ہے۔

ربیع الآخر شریف ۱۳۴۹ھ آپ نے گیارہویں تاریخ کو حضور سلطان بغداد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نیاز کی۔اس کے بعد سے آپ علیل ہوئے۔یہ مرض درحقیقت مولانا مرحوم کے لیے وصالِ الٰہی کا پیغام تھا۔اکثر اوقات خدااور رسول کی یاد میں صرف فرماتے۔جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔یہاں تک کہ آپ کے مرض نے شدت اختیار کی،جس قدر آپ کا ضعف بڑھتا جاتا تھا اسی قدر آپ کا شوق ملأ اعلیٰ اور بارگاہِ قدس کی طرف زیادہ ہوتا جاتا تھا۔

روز یک شنبہ ۲۹/رجب المرجب ۱۳۴۹ھ کو عصر کے بعد آپ نے اپنے دونوں صاحب زادوں جناب سید احمد صاحب وعالی جناب سید محمد صاحب کو اور دیگر مریدین ومعتقدین کو اپنے پاس بلوایا اور وصیت فرمائی کہ مذہب اہل سنت وجماعت پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا اور تمام بد مذہبوں بے دینوں سے بچنا،ان کی صحبتوں میں مت بیٹھنا،اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان صاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ فتاویٰ حق ہیں،ان پر عمل رکھنا،اگر کسی ایسے مسئلے کی ضرورت درپیش ہو جس کا حکم اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تصانیف میں نہ ملے تو حضرت استاذ العلماء صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی مدظلہم العالی سے پوچھ لینا۔

میرے کتب خانے کی حفاظت کرنا، میری کوئی کتاب کسی بد مذہب کے ہاتھ میں جانے نہ پائے، کتب خانہ میں رد بد مذہباں کی جو کتابیں ہیں ان کی خاص احتیاط رکھی جائے، اگر میرے سنی بھائی قصاب لوگ راضی ہوں تو مسجد کھاٹکی واڑ میں مجھ کو دفن کر دینا، پھر شب کے چار بجے دونوں صاحب زادوں کو جگا کر فرمایا: یسٓ شریف سناؤ۔ یسٓ شریف سن چکے تو ذکر نفی واثبات میں مشغول ہوگئے اور بوقت طلوعِ صبح صادق کہ آپ کی زبان پر لفظ اللہ تھا، آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولیٰ تعالیٰ مولانا مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے صاحب زادگان صاحبان کو ان کا سچا خلف رشید بنائے، اور ان دونوں سے حمایت سنیت وتبلیغ اسلام ورد وہابیت کی خدمتیں ہمیشہ لیتا رہے۔ اوران دونوں صاحبوں کو تمام بد مذہبوں بے دینوں پر غالب ومظفر ومنصور رکھے۔ آمین

(فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ) (۱)

خواجہ عبدالخالق نقشبندی مجددی۔ ہوشیار پور

خواجہ عبدالخالق کا وصال: حضرت خواجہ عبدالخالق صاحب نقش بندی، مجددی مشہور بانی ومہتمم یتیم خانہ وہائی اسکول کوٹ عبدالخالق ضلع ہوشیار پور کئی مہینے سے بغرض علاج وتبدیلی آب وہوا ضلع رہتک ودہلی کی طرف گئے ہوئے تھے میرٹھ چھاؤنی میں تقریباً دو ہفتے قیام کے بعد آپ ۲/جون کو انبالہ پہنچے تا کہ حضرت سائیں توکل شاہ صاحب کی درگاہ پر آخری حاضری ہو جائے۔

اپنے جائے قیام کی چھت پر ۵/جون کو بروز جمعۃ المبارک فجر کی فرض کی نماز باجماعت میں جب دوسری رکعت میں مع ہمراہیان آپ سر بہ سجود ہوئے تو مکان کی چھت

(۱) الفقیہ امرتسر: ص۱۰۔ کالم: ۱-۳۔ بابت ۷/جون ۱۹۳۱ء

بھی سجدے میں جا پڑی، آپ کے چار خادمان کو چوٹیں آئیں لیکن خود آپ کے جسم مبارک پر کوئی ظاہری چھوٹ نہیں آئی، چند لوگوں نے باہر سے آکر فی الفور آپ کو باہر نکالا تو آپ نے فرمایا کہ درویشوں کو جلد باہر نکالو اور دیکھو کہ کوئی زخمی تو نہیں ہوا۔ درویشوں کو نکالنے کے بعد جب آپ کی طرف توجہ کی گئی تو روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہزار ہا اشخاص اس حادثے کی اطلاع پا کر اس موقع پر پہنچ گئے۔ درویشوں کو شفا خانے میں پہنچا دیا گیا۔ دو مرتبہ نماز جنازہ کے بعد جس میں ہزار ہا لوگ شامل ہوئے آپ کو سواری لاری میں کوٹ عبدالخالق لانے کا انتظام کیا گیا۔ خلیفہ سید دین علی شان صاحب اور بھائی عبدالرزاق خاں صاحب بھی جو زخمی ہوگئے تھے ہمراہ لائے گئے یہاں زائرین کا تانتا بندھا رہا۔ ۷/ جون کو بروز اتوار قبل نماز عصر پھر نماز جنازہ ہوئی جس میں ہزار ہا اشخاص شریک ہوئے۔ بموقع نماز جنازہ مسٹر باکلے ہر دلعزیز صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور بعض دیگر معزز افسران و رئیسان مسلم و غیر مسلم کافی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

نماز جنازہ کے بعد حضرت عبدالغنی جالندھری نے جو حضرت مولانا حاجی محمود کے جانشین ہیں اعلان کیا کہ خواجہ صاحب خلف الصدق صاحب زادہ میاں محمد عزیز الرحمٰن خان آپ کی زبانی اور تحریری وصیت کے مطابق جانشین قرار دیے گئے ہیں۔ بعد ازاں ساڑھے پانچ بجے کے قریب گویا تین دن رات کے بعد آپ کا تابوت قبر میں رکھا گیا۔

خواجہ صاحب کی زندگی اسوۂ حسنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عامل ہونے کے لحاظ سے ایک بے نظیر نمونہ ہے۔ ان شاء اللہ آپ کے حالات بصورتِ کتاب لکھے جائیں گے۔ ۱۶/ جون کو خواجہ صاحب کا چہلم قرار پایا ہے جو بڑے خواجہ صاحب کے چہلم کے ایک روز بعد ہوگا۔

مخیّر حضرات یتیم خانہ و مدرسہ خالقیہ کی امداد کا سلسلہ برابر جاری رکھیں اور ثوابِ

دارین حاصل کریں۔

(خاکپائے فقرا، بندہ قاضی فتح محمد انبالوی) (۱)

پھر الفقیہ نے خواجہ صاحب کے سانحہ ارتحال پر الگ سے ایک رپورٹ یوں شائع کی:

حضرت خواجہ عبدالخالق کا اِنتقال: ہوشیار پور۔ ۶ رجون حضرت خواجہ عبدالخالق صاحب کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایسوسی ایٹ پریس کا پیغام مظہر ہے کہ خواجہ صاحب کی وفات ایک مکان منہدم ہونے کی وجہ سے ہوئی۔ تجہیز وتکفین یک شنبہ کو عمل میں آئے گی۔

ہمیں خواجہ صاحب کے انتقال کا دلی رنج ہے۔ مرحوم کا وجود قرنِ اول کے مشائخ عظام کی ایک زندہ یادگار تھا، اور تمام خلقت خدا آپ کے فیض روحانی سے مستفیض ہوتی رہتی تھی۔ مرحوم ومغفور کو اسلام اور مسلمانوں کے فلاح و بہبود سے ایک قسم کا عشق تھا۔ باوجود بے انتہائی مشاغل دینی کے آپ نے خالقیہ ہائی اسکول اور خالقیہ یتیم خانے کی بنیادیں رکھیں اور یہ بھی ان کے فیض روحانی کا ایک کرشمہ ہے کہ یہ ہائی اسکول بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ اور اسلامیہ سکولوں میں اول درجہ کا مکتب خیال کیا جاتا ہے۔

ہمیں مرحوم کے پس ماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

مولانا مولوی محمد عبدالمجید۔ مئو

وفات حسرت آیات: یہ خبر وحشت اثر نہایت ہی رنج وغم اور حزن وملال کے ساتھ سپردِ قلم کی جاتی ہے کہ قصبہ مئو کے چشم و چراغ، ہر دل عزیز، زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۰۔ کالم: ۱۔ بابت ۱۴ رجون ۱۹۳۱ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص: ۹۔ کالم: ۱۔ بابت ۱۴ رجون ۱۹۳۱ء

حضرت مولانا مولوی خطیب سابق جامع مسجد شاہی اندرون کٹرہ محمد عبدالمجید صاحب عمت فیوضہم العالیہ جن کے دست مبارک میں قصبہ کے خالص الاعتقاد حنفیوں کے مدرسہ دارالعلوم کی باگ نظامت تقریباً پچیس برس رہ چکی تھی، اور آپ نے نہایت ہی متانت اور سنجیدگی سے برسوں آنریری مجسٹری کرکے مذہبی وقار کے خلاف سمجھتے ہوئے بطیب خاطر استعفیٰ دے دیا اور مدرسہ مذکور کی سربفلک عمارت جناب ہی کی سعی بلیغ کی یادگار سے ہے۔

اور آپ ہی نے مدرسہ کی صلاح وفلاح آئندہ کے لیے۱۳۴۴ھ میں سخت سردی کے دنوں میں دور دراز ملکوں کا سفر اختیار فرمایا تھا اور مالیگاؤں ضلع ناسک میں پہنچ کر آپ بعارضہ فالج مبتلا ہوگئے۔ وہاں سے بہزاردقت واپسی کے بعد تقریباً آٹھ برس تک باعانت غیرے نشست و برخاست فرماتے رہے اور بایں ہمہ مصائب وآلام آپ کی نماز پنج وقتہ کے وقت کی بھی فوت نہ ہوئی۔

تاریخ ۹/ذی الحجہ۱۳۵۱ھ کو بوساطت غیرے قبل از وقت عصر غسل فرما کر نماز عصر میں مشغول ہوئے۔ اثنائے نماز ہی میں آپ پر دوبارہ فالج کا دورہ شروع ہوا، اور آپ بے اختیار فرشِ زمین پر آگئے اور زبان مبارک بے قابو ہوگئی اور ۱۱/ذی الحجہ ایک بجے تک آپ پر غشی کا سا عالم تھا اور زبان فیض ترجمان سے اکثر کلمہ طیبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

آہ! آج واقع تاریخ ۱۲/ذی الحجۃ الحرام مطابق ۸/اپریل۱۹۳۳ء یوم شنبہ کو نماز ظہر کے وقت دفعۃً قلب مبارک کی حرکت بند ہوگئی اور آپ بعمر اسی سال اس دارِفنا سے راہی ملک بقا ہوئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

رفت زیں دارفنا ہیہات ازحکم قضا
بہر گلگشت جناں باعظمت وجاہ وجلال

درغم آں راحل فردوس ہر جن وبشر
ہمچوں بسمل سرزمین غلطاں باندوہ وملال

درعزا ایش صبح صادق را گریباں تار تار
جامہ نیلی کرد در بر آسماں بے قیل وقال
ع: خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں ذاتِ عالی میں

اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل مرحمت فرمائے۔آمین ثم آمین۔

۹؍بجے بوقت شب ایک پرفضا وسیع میدان میں آپ کے جنازے کی نماز ادا کی گئی۔ چاندنی رات تھی، اس میدان میں انسان ہی انسان اور جنات بصورت انسان نظر آتے تھے۔مشہور ہے کہ مرحوم کے دادا رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس درس میں جناب بھی بشکل انسان شرکت فرماتے تھے۔اور ٹھیک ساڑھے ۹ بجے اعزہ واقارب نے جسد اطہر کو سپردِ خاک کر دیا۔ چونکہ مرحوم کے پس ماندگان سے مجھے کمالِ ہم دردی ہے؛ اس لیے میری دلی تمنا ہے کہ حضرات قارئین کرام تین مرتبہ قل ھو اللہ شریف خلوص دل سے پڑھ کر مرحوم کی روح پاک کو اس کا ثواب بخش دیں۔

(ملتجی: ابوالمحامد احمد علی سنی حنفی مئوی اعظم گڑھی)

الفقیہ: ناظرین الفقیہ سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لیے دعاے مغفرت فرمائیں۔(۱)

مولانا مفتی ابوالحسن پیر غلام مصطفیٰ۔امرتسر

مَـوتُ الـعَـالِـمِ مَـوتُ الـعَـالَـمِ. آج ۲۷؍اپریل ۱۹۳۳ء مطابق یکم محرم الحرام ۱۳۵۲ھ کو یہ وحشت اثر خبر شہر امرتسر میں بجلی کی طرح دوڑ گئی کہ امرتسر کے مشہور عالم بے بدل مفتی اعظم حضرت مولانا مولوی ابوالحسن پیر غلام مصطفیٰ صاحب قاسمی والد بزرگوار مولانا مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی کا رات کے دس بجے انتقال ہو گیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۰-۱۱۔کالم:۳-۱۔بابت ۲۱؍اپریل ۱۹۳۳ء

جنازہ صبح ۲۷/اپریل ۳۳ء کو دس بجے اُٹھایا گیا، خلقت کا ہجوم قریباً سات آٹھ ہزار کے درمیان ہو گیا۔ نماز جنازہ سرکاری باغ بیرون چاٹی ونڈ مولانا بہاء الحق صاحب نے پڑھایا اور واپس لا کر اپنی مسجد میں سپردِ خاک کیے گئے۔ مفصل حالات آئندہ۔ (ایڈیٹر)(۱)

میاں محمد شفیع۔ ناگور

افسوس ناک موت: نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر ناظرین الفقیہ کے گوش گزار کی جاتی ہے کہ ہمارے حضرت قبلہ پیر و مرشد قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، سراج السالکین، اکمل الکاملین خواجہ غلام محمد صاحب ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحب زادہ حضرت قبلہ سلطان الاتقیاء، تاج الاولیاء، آفتاب ولایت، واقف اسرارِ الٰہی و ماہر نکات ذاتِ لامتناہی، عالم رموزِ خفی وجلی، نوبادۂ بستانِ سلیمانی، شیخ الاسلام خواجہ عبد السلام صاحب ناگوری قدس سرہ العزیز کے پوتے میاں محمد شفیع صاحب شہر بیاور میں بعمر ۱۷/ بعارضہ بخار ساڑھے تین ماہ بیمار رہ کر ۲۳/ ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ بروز چہار شنبہ بوقت ظہر ۳/ بج کر ۱۵/ منٹ پر اس دارِ فانی سے منہ موڑ کر واصل بحق ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ خبر ایک دم شہر میں پہنچ گئی، اور ہر طرف سے آہ و فغاں کا شور بر پا ہو رہا تھا۔ گویا ایک قیامت کا سا نمونہ درپیش تھا۔ ہر گلی و کوچہ سے یہ صدا اٹھی کہ آفتابِ ہدایت غروب ہو گیا۔ جس وقت جنازہ پاک مکان سے اُٹھایا، اس وقت آسمان سایہ کیے ہوئے تھا۔ جنازہ مبارک پھول کی طرح سے لوگوں کے ہاتھوں ہاتھ چل رہا تھا، باہر قبرستان کے جنازہ گاہ میں رکھا گیا۔ شہر سے لوگ دوڑتے بھاگتے چلے آتے تھے۔

جنازہ کی نماز جناب قبلہ قاضی عبد العزیز خاں صاحب پیش امام حنفیہ نے پڑھائی، آپ کو قریب رات کے ۸ بج کر ۱۵/ منٹ پر قبر شریف میں رکھا گیا۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۰۔ کالم: ۳۔ بابت ۲۸/ اپریل ۱۹۳۳ء

تمام آدمیوں کو چہرۂ پرنور دکھلایا گیا، گویا نورِ الٰہی برس رہا تھا۔ ہر ایک کی زبان سے کلمہ کہ صدا بلند تھی۔ بھائی صاحب حضرت قبلہ محمد عبدالحمید صاحب ناگوری ادام اللہ فیوضہم کو اللہ تعالیٰ صبر عطا فرمائے، نیز پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (۱)

مولوی سید انور شاہ کشمیری

مولانا مولوی سید انور شاہ صاحب کا انتقال: دیوبند ۲۹ رمئی۔ مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں کہ میں انتہائی رنج وغم کے ساتھ یہ اطلاع دیتا ہوں کہ شیخ المحدثین حضرت علامہ مولانا سید انور شاہ صاحب آج رات اس سرائے فانی سے ملک جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت علامہ مرحوم کی اچانک اور ناگہانی موت پر اظہارِ غم کرنے کے لیے دارالعلوم بند کر دیا گیا۔ تمام اسلامی مدارس میں قرآن حکیم کی تلاوت جاری ہے، جن اصحاب کو دار العلوم سے تعلق ہے ان سے التجا ہے کہ وہ علامہ مرحوم کے لیے دعا کریں۔ علامہ مرحوم ایک زبردست اور جید عالم تھے۔ آپ علمی وعملی دونوں حیثیتوں سے طبقہ علما میں ایک خاص امتیاز کے مالک تھے۔ (۲)

نواب سر ذوالفقار علی خان۔ الٰہ آباد

نواب سر ذوالفقار علی خان کا انتقال: نواب سر ذوالفقار علی خان کے متعلق الٰہ آباد کا ایک پیغام مورخہ ۲۶ رمئی سے اول معلوم ہوا تھا کہ نواب صاحب جو دہلی سے ڈیرہ دون تشریف لے گئے تھے، سخت علیل ہیں اور حالت حد درجہ تشویش ناک ہے، لیکن افسوس بعد کو

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۹۔ کالم: ۲-۳۔ بابت ۷ رمئی ۱۹۳۳ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۱۔ کالم: ۱۔ بابت ۷ رجون ۱۹۳۳ء

شملہ سے ۲۶ رمئی کی شب کو مندرجہ ذیل پیغام موصول ہوا: ڈیرہ دون کی اطلاع مظہر ہے کہ نواب سر ذوالفقار علی خان نے رکن مجلس آئین ساز آج (۲۶ مئی) کی دوپہر کو اول وقت اس دارِ فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

نواب صاحب عرصہ دراز سے علیل تھے۔ دعا ہے کہ خداوند تبارک وتعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر۔ (۱)

قاضی اعظم شیخ احمد کمانی۔ مکہ معظّمہ

قاضی اعظم حجاز کا انتقال: مکہ معظّمہ سے یہ رنجیدہ خبر موصول ہوئی ہے کہ محکمہ شرعیہ کبریٰ کے قاضی اعظم استاذ شیخ احمد کمانی حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ مرحوم کی جنازہ میں اہل اسلام کثیر التعداد میں جمع تھے۔

آپ بے حد پاکیزہ اوصاف، انصاف پرور اور صاحب خلق انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

مولوی محبوب عالم ایڈیٹر۔ لاہور

مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار کا انتقال: معزز معاصر پیسہ اخبار لاہور کے بانی و ایڈیٹر مولوی حاجی محبوب عالم صاحب ۲۷ رمئی (۱۹۳۳ء) کو بمقام لاہور ۷۳ سال کی عمر میں فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ ملک کے بے شمار ایڈیٹروں کے استاد اور پنجاب کے اولین اخبار نویسوں میں سے تھے۔ آپ کئی دفعہ بغرضِ سیاحت یورپ گئے۔ مرحوم سلطان محمد خان خامس سلطان

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۱۔ کالم:۲۔ بابت ۷ رجون ۱۹۳۳ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص:۱۱۔ کالم:۲۔ بابت ۷ رجون ۱۹۳۳ء

ٹرکی اور حضور ملک معظم کی ملاقاتوں سے شرف یاب تھے، اور بہت سی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر دے۔ ناظرین الفقیہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لیے دعاے مغفرت فرمائیں۔(۱)

مولانا معوان حسین خطیب شاہی مسجد لاہور۔ رامپور

مَوتُ العَالِمِ مَوتُ العَالَمِ . مولانا معوان حسین خطیب شاہی مسجد لاہور کا انتقال: کمال رنج اور دلی اندوہ کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مولانا معوان حسین صاحب مجددی خطیب و پیش امام شاہی مسجد لاہور نے ۹؍جولائی ۱۹۳۳ء کو (بروز یک شنبہ) اپنے وطن مالوف ریاست رامپور میں بعارضہ بخار مبتلا رہ کر داعی اجل کو لبیک کہا۔

مرحوم چند روز تک لاہور میں صاحب فراش رہے۔ پہلے کہنی پر ورم سا ہو گیا، اس پر سنگیاں اور بعد میں جونکیں لگوائی گئیں لیکن کچھ افاقہ نہ ہوا۔ احباب اور عقیدت مندوں نے مشورہ دیا کہ آپ رام پور تشریف لے چلیں، چنانچہ ان کے مشورہ پر عمل درآمد کیا گیا، شنبہ کے روز مولانا مرحوم رام پور پہنچے اور یک شنبہ کو یکا یک آپ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے فضائل: مولانا مرحوم کو علوم حدیث وفقہ پر کامل عبور حاصل تھا۔ بڑے بلند پایہ اور جید عالم باعمل، صوفی اور علومِ الٰہیات کے ماہر تھے۔ محدث، مفسر اور شیریں بیان واعظ تھے۔ باشندگانِ لاہور کو نہ صرف اپنے پاکیزہ مواعظ سے مستفید کرتے رہے بلکہ محلّہ جوگیاں بازار حکیماں لاہور میں ہر روز صبح کے وقت قرآن کریم کا باقاعدہ درس دیا کرتے تھے۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۱۔ کالم:۱۔ بابت ۷؍جون ۱۹۳۳ء

بیرون جات کے لوگ بھی آپ کو وعظ ونصیحت کی خاطر لے جایا کرتے تھے۔ الغرض! آپ کی زندگی اللہ کے دین کی خدمت کے حق میں مجاہدانہ زندگی تھی۔مولانا مرحوم نے اپنے مقصد حیات کو بوجہ احسن نباہا۔

آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ملتا ہے۔آپ بلند قامت سفید رنگ اور مقدس صورت بزرگ تھے۔آپ کی آواز بلند تھی ۔ جب وعظ فرماتے تو یہی معلوم ہوتا تھا کہ اللہ کا شیر گرج رہا ہے چونکہ لاہور سے رام پور پہنچتے ہی آپ کا انتقال ہوگیا اس سے باشندگانِ رام پور کو پورے طور پر سانحہ جانکاہ اور حادثہ ہوش ربا کی خبر بھی نہیں ہونے پائی، باوجود اس کے جنازے میں دس ہزار آدمی شریک تھے۔

مرحوم نے ایک صغیر سن بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ابھی مولانا مرحوم کی والدہ صاحب بقید حیات ہیں جن کے لیے اس پیرانہ سالی میں ایسے لائق اور فاضل سپوت کا انتقال واقعی ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق صبر عطا کرے۔

اخیر میں ہم مرحوم کے بھائیوں مولوی ریحان حسین اور مولوی احسان حسین و دیگر ارکانِ خاندان کے ساتھ دلی ہم دردی کا اظہار کرتے ہیں۔اور درگاہِ ایزدی میں عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقامِ محمود عطا کرے۔آمین (۱)

مولانا حکیم حشمت اللہ حنفی۔مفتی پٹیالہ

مفتی اعظم پٹیالہ کا انتقال: بتاریخ ۸؍دسمبر ۱۹۳۳ء بروز جمعہ بوقت ایک بجے شب عالی جناب حضرت علامہ مولانا مولوی حکیم حشمت اللہ صاحب حنفی پرنسپل بھوپندرا طبیہ کالج و مفتی اعظم پٹیالہ بقضائے الٰہی اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر:ص:۸۔کالم:۱-۲۔بابت ۲۱؍جولائی ۱۹۳۳ء

بعد نماز جمعہ تقریباً تین ہزار اشخاص نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی، اور قریباً دو ہزار اشخاص جنازے کے ہمراہ قبرستان تک گئے۔

آپ پٹیالہ میں اہل سنت و جماعت کے زبردست عالم و فاضل تھے۔ان کی وفات پر تمام پٹیالہ میں افسوس کیا جارہا ہے۔

(سکریٹری انجمن اسلامیہ، پٹیالہ) (۱)

مولانا سید دین علی شاہ۔

حادثۂ ارتحال: مورخہ ۲۱؍دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۳؍رمضان ۱۳۵۲ھ بروز جمعرات کو یہ خبر سنی گئی کہ حضرت قبلہ سیدی سید دین علی شاہ صاحب خلیفہ اعظم اعلیٰ حضرت ناصر دین وملت خواجہ خواجگان شمس العرفان خواجہ عبدالخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بقضاے الٰہی اس جہانِ فانی کو چھوڑ دیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

لہٰذا بعد نماز عشا ختم خواجگان کے ہمراہ تمام حاضرین نے حضرت صاحب مرحوم کی روح پرفتوح پر فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا۔حضرت صاحب زادہ والا شان عزیز الرحمٰن خان صاحب و دیگر حلقہ بگوشان حضرت صاحب کے دیگر ورثا سے اظہار ہم دردی کرتے ہوئے دعا کی گئی کہ خدا مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں لے کر درجات بلند فرمائے۔

شاہ صاحب موصوف اعلیٰ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے وقت حضرت صاحب کے ہمراہ سخت مجروح ہوئے تھے، تا دم آخر صحت یاب نہ ہو سکے اور اسی دوران آپ نے حج بھی کیا اور آخر بیمار اپنے مسیحا کے پاس جا کر ہی رہا۔آپ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جاں نثارانِ خاص میں سے ایک تھے۔

(سیکریٹری انجمن خدام الصوفیہ ہند، شاخ کلانور ضلع روہتک) (۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص۱۰۔ کالم:۳۔ بابت ۱۴؍دسمبر ۱۹۳۳ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص:۱۰۔ کالم:۳۔ بابت ۱۴؍جنوری ۱۹۳۴ء

مولانا صوفی غلام قادر چشتی۔سیال

مَوتُ العَالِمِ مَوتُ العَالَمِ . علاقہ کوہاٹ کا ایک زبردست عالم وصوفی چل بسا:

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

۱۰؍رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ مطابق ۲۸؍دسمبر ۱۹۳۳ء کو بروز پنج شنبہ بوقت تین بجے صبح حضرت مولانا فاضل اجل جناب صوفی غلام قادر صاحب چشتی سیالوی اس دارِفانی سے دارالبقا کو چل بسے۔قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ علاقہ راجپوتانہ کے باشندہ تھے،اسلام قبول کیا۔مولوی غلام قادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھیروی بیگم شاہی مسجد سے علم دین حاصل کیا۔سیال شریف میں بیعت ارادت کی منازل طے کیں اوراپنے فیوض وبرکات کوعوام تک پہنچایا۔

آپ کا شغل ذکرواذکار،تبلیغ درسگاہِ اسلامیہ(ہائی سکول) کوہاٹ میں دینیات کی تعلیم اوراپنے آستانۂ مبارک پر درسِ قرآن مجید تھا،سوائے مسائل دینی کے آپ کواورکوئی کام نہ تھا۔نہایت کم گو تھے،اور ہرکس وناکس پرآپ کا دست شفقت ودعا دراز رہتا۔

سہ شنبہ کی شام کومزاج مبارک ناساز ہوا۔چہارشنبہ کے دن ذکرفرماتے رہے اور ذکر ہی کی حالت میں فرمایا: ہٹ جاؤ،میرے مرشد صاحب تشریف لاتے ہیں،چنانچہ قبل از وصال چار دفعہ السلام علیکم کہا اور چوتھی دفعہ کہتے ہی محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم وبہار آخر شد

آپ اس قدر متوکل علی اللہ تھے کہ کبھی کسی سے سوال نہیں کیاحتی کہ بیماری کی حالت میں کسی سے مدد مانگنا بھی خدا تعالیٰ کی شکایت سمجھتے۔آپ سخاوت میں بھی بے مثال تھے،

یہاں تک کہ ایام ہجرت میں بدن کے تین جاموں کے سوا کل مال ومتاع ذرہ ذرہ مولیٰ کی راہ میں دے دیا۔

آپ کے وصال سے مسلمانوں کو بالعموم اور عقیدت مندوں کو بالخصوص صدمہ عظیم ہوا۔ وصال کی خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔ بعد از نماز ظہر ایک جم غفیر جنازے میں شامل ہوا، جس کی مثال کبھی دیکھنے میں نہیں آئی؛ کیوں نہ ہو اللہ والوں کی مثالیں ہی نرالی ہوتی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی روح پر ہزار ہزار رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے پس ماندگان حرم محترم کو بہ جمیع معتقدین صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پتا: آستانہ مبارک، محلّہ سنگھیڑ، کوہاٹ شہر۔

(احقر العباد بابو عبدالعزیز تھرڈ کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر) (۱)

مولانا سید رحمت اللہ شاہ بخاری

مولانا سید رحمت اللہ شاہ صاحب کا ارتحال، سید برادران کو صدمہ: ناظرین کرام کو یہ سن کر سخت ملال ہوگا کہ مولانا سید رحمت اللہ شاہ صاحب بخاری کا ایک طویل علالت کے بعد بمقام نبوں انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم مولانا سید سعد اللہ شاہ صاحب مالک روزنامہ سیاست کے بڑے بھائی اور مولانا سید حبیب وسید عنایت شاہ صاحب کے تایا تھے۔ مرحوم نے مولانا سید سعد اللہ شاہ صاحب کو اولاد کی طرح پالا تھا، آپ بے حد خلیق، منکسر المزاج، عابد و متقی شخص تھے، اور مقامات مقدسہ کی زیارت کر چکے تھے۔

آپ کی نشانی دو لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔ یہ سب متاہل ہیں۔ مرحوم کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی۔

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۰۔ کالم: ۲-۳۔ بابت ۱۴/ جنوری ۱۹۳۴ء

الفقیہ: ہمیں اس حادثۂ فاجعہ سے مولانا سید سعد اللہ شاہ صاحب اور مولانا سید حبیب وسید عنایت شاہ صاحب سے دلی ہم دردی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قارئین الفقیہ سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے لیے دعاے مغفرت فرمائیں۔(ایڈیٹر) (۱)

مولانا محمد علی۔ کپورتھلہ

انتقال: ہمارے مکرم دوست منشی علی محمد صاحب موضع روپن پور سے یہ افسوس ناک خبر بغرض اندراجِ اخبار بھیجتے ہیں کہ مولانا محمد علی صاحب قبلہ صدر مدرسِ مدرسہ و مہتمم یتیم خانہ، ساکن بجولہ ڈاکخانہ دھاواں ریاست کپورتھلہ، مورخہ ۲۹/ مارچ ۱۹۳۴ء کو بوقت ۶ بجے شام اس دارِ فانی سے ملک جاودانی کی طرف آناً فاناً کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم انتقال سے پہلے اچھے خاصے تندرست تھے۔ عید کی نماز بھی آپ نے پڑھائی۔ مرحوم نہایت دین دار اور پابند شریعت بزرگ تھے۔ مرحوم کی ذات سے گردونواح کے مسلمانوں کو کافی فائدہ پہنچ رہا تھا۔ ناظرین الفقیہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔ (مینیجر) (۲)

حضرت مولانا شاہ سید عبد الحق۔ مدراس

پیر طریقت، رہبر شریعت، قطب مدراس مولانا سید شاہ عبد الحق مدراسی علیہ الرحمہ (م ۱۹۳۵ء) کی شخصیت عارفانِ باللہ اور واصلانِ حق کے لیے غیر معروف نہیں۔ آپ علم ظاہر و باطن کے سنگم اور علم لدنی کے حامل تھے۔ اور اخلاقِ حمیدہ و اوصافِ پسندیدہ نے

---

(۱) الفقیہ امرتسر، سرورق۔ جلد ۱۷، نمبر ۸، بابت ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ۔ ۲۸/ فروری ۱۹۳۴ء

(۲) الفقیہ امرتسر، سرورق۔ جلد: ۱۷، نمبر ۱۳، کالم: ۳۔ بابت ۲۲/ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ۔ ۷/ اپریل ۱۹۳۴ء

آپ کو ہر دل عزیزی عطا کر دی تھی۔ آپ کی شخصیت سے مدراس اوراس کے مضافات میں علم وفضل اور تقویٰ وطہارت کی ایسی کرنیں ہویدا ہوئیں جن سے تشنگانِ علوم ظاہر و باطن کو سیرابی اور تاریک دلوں کو مدتوں تازگی ملتی رہی۔

آپ کے دنیا سے اُٹھ جانے سے جو خلا ہوا اس کا پُر ہونا آسان نہ تھا۔ آپ کے ایک مرید و معتقد نے آپ کے سانحہ ارتحال کے موقع پر جو تحریر الفقیہ کو روانہ کی اس سے بھی آپ کی زندگی کے بہت سے گوشوں پر روشنی پڑتی ہے۔ چنانچہ ذیل میں وہ رپورٹ من وعن نقل کی جارہی ہے :

اِرتحال پر ملال حضرت پیر و مرشد حاجی سید شاہ عبدالحق معروف بہ شہمیر بادشاہ صاحب

فضیلت مآب، ولایت انتساب، سالک طریقت، واقف اسرارِ حقیقت، مخزن علم وعرفان، نقاوہ دودمان، آگاہِ علوم عقلی ونقلی، کاشف اسرار خفی وجلی، سیدی وسندی مخدومی ومرشدی مولائی حاجی حضرت سید شاہ عبدالحق معروف بہ شہمیر بادشاہ قبلہ نور اللہ مرقدہ وجعل الجنۃ مسکنہ کی یاد دل سے کبھی بھلائی نہ جائے گی۔ یاد کرنے سے اس قدر حیرانی ہوتی ہے، پریشانی بدرجہ کمال ہوتی ہے، زندگی وبالِ جاں ہوتی ہے، مغموم دل پیچ وتاب کھاتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

علاقہ مدراس کے زمرۂ عرفا کو آپ کی مبارک ہستی پر ناز تھا۔ یہ ایک ہی مقدس ومتبرک اور مستثنیٰ ہستی تھی، آپ کا ہم پایہ موجودہ زمانے میں علاقۂ مدراس میں نہ ہے اور نہ ہوگا۔ آپ کی ذات جامع شریعت وطریقت تھی۔ ظاہر شریعت و باطن شریعت ہر دو پر کامل عمل تھا۔

حال اپنا کہا نہیں جاتا ☆ آہ چپ بھی رہا نہیں جاتا

آپ کی پاک زندگی کے حالات جو حضرات کہ فیض صحبت میں مدام لگے رہتے تھے ان سے وا ہوں۔ آپ کے وصف میں زبان قلم عاجز، ذات آپ کی جملہ صفات کی جامع،

اور صفات آپ کی جملہ فضائل میں شامل تھی۔ صحبت آپ کی تاثیر وتاثر سے خالی نہ تھی، اور افادہ وافاضہ سے باہر نہ تھی۔ آپ کے فیض صحبت سے ہر شخص مستفیض اور آپ کے فیض جاریہ سے ہر کس مستفید تھا۔ تحریر آپ کی سلوک کی تقریر اور تقریر آپ کے حقائق کی تصویر تھی؛ اس لیے خدمت بابرکت میں مدام طالبانِ صادق اور یارانِ موافق کے جمگھٹے رہتے تھے۔ اکثر دن رات سلوک کے چرچے اور حقائق کے تذکرے ہوا کرتے تھے۔

اعلیٰ واقدس حضرت قبلہ کا یہ حال کہ ہر وقت حقائق ومعارف کی گفتگو اور حقیقت ومجاز میں امتیاز، ہر دم علم لدنی کا چرچا، علم معقول ومنقول سے علاحدہ کبھی فیض اقدس ومقدس کی تکرار، کبھی محمود اور نصیر کا اظہار کسی سے تنزلات ستہ وحضرات خمس کا استفسار، کبھی مقام تنزیہ وتشبیہ کی تحقیق، کبھی وجودیہ اور کبھی شہودیہ کی تصدیق، کسی سے حقائق الاشیاء واعیانِ ثلاثہ کی داستان، کبھی ذات وصفات کا بیانِ حال، کبھی افعال وآثار سے ہم مقال، کوئی صوم وصلاۃ کا قائم، تو کوئی ذکر خفی میں دائم، کوئی ذکر جلی کا پابند تو کوئی ذکر خفی میں لب بند، کسی کو نفی واثبات کا ذکر تو کبھی اینما تولوا کی تشریح، کبھی من رآنی کی توضیح۔

کسی کو الست بربکم قالوا بلی کی تکرار، کسی کو خلق آدم علی صورتہ سے گفتار، کبھی الانسان سری وانا سرہ سے قیل وقال، کبھی انا من نور اللہ وکل شیء من نوری کی تفصیل بہ اجمال، ایک سخن اقرب الیہ سے شیریں بیان تو کوئی وحدہ لاشریک لہ سے تر دہان، کبھی رأیتُ ربی بربی کا خلاصہ، کبھی عرفتُ ربی بربی کا تذکرہ، کبھی العلم ونکتتہ کا اشارہ، کبھی نفخت فیہ من روحی کا کنایہ، کبھی وما رمیت اذرمیت ولکن اللہ رمی کی تشریح، ایک مرید وحدۃ الوجود کا جویاں، دوسرا مرید قضا وقدر کا پرساں۔

بہر حال! زمانۂ حال میں اس قسم کی محفلیں، نہ چشم فلک نے دیکھیں اور نہ گوش ملک نے سنیں، ہر محفل محفل عاشقانہ، ہر مجلس مجلس وعظ کا نمونہ، وقت کلام ہر بات پر دلیل آیات اور ہر کلام پر نظم وابیات، ہر نثر پر اشعار بزرگان اور ہر نظم پر دیوان کے دیوان، ہر مضمون پر آیاتِ قرآن، ہر محل پر مثنوی معنوی وردِ زبان، پس ایسی قسم کا ہر قیل وقال نہ کسی کے قبول

سے خوش نہ رو سے ملال، ہر جلسہ میں عاشقوں کی کثرت ہر وقت میں خاکساروں کی صحبت پر صحبت میں دینی گفتگو۔

نہ دنیا داروں سے لگاؤ، نہ دنیوی جھگڑے، نہ کسی کے آنے کی خوشی، اور نہ جانے کا غم مدام، طالبانِ حق ہم دم آپ کی ذات ستودہ صفات لباسِ تقویٰ سے مزین تھی، آپ کا کوئی فعل خلاف شرع شریف کبھی صادر نہ ہوا۔ اس عالم اسباب میں سوائے بے تعلقی کے کوئی چیز نہ محبوب تھی نہ مطلوب، بدون بے نیازی اور استغنا کے ارباب دول سے نہ ملتے، کبھی بے ضرورت اپنے گوشہ خلوت سے نہ ہلتے، ہاں اکثر غربا و مساکین سے دلی انس رکھتے تھے۔

آپ کے دربار فیض آثار میں امیر و فقیر مساوی درجہ رکھتے تھے۔ آپ کے دربار سے کوئی سائل کسی حالت میں بھی ناشاد و نامراد خالی نہ پھرا۔ دامن مقصود پا کر ہی ٹلا، گو کہ حضورِ ممدوح فقیر تو تھے مگر فقیری میں امیرانہ آن و بان سے اپنی مبارک زندگی کے دن گزارتے ہوئے فرمانِ ارشادِ باری کل من علیہا فان پر لبیک فرمایا، اور خوشی خوشی منازل طے فرما کر مقاماتِ قرب پائے، یہاں تک کہ آپ کو اپنی پیاری زندگی میں نہ کوئی علاج و معالجہ پسند خاطر ہوا اور نہ کوئی غذا۔ صرف روحانی طاقت آپ کے ساتھ تھی۔

آپ دنیا میں موہوم زندگی کے دن گزار کر کامل ڈیڑھ مال کی طویل علالت کے بعد بعارضہ سرطان اس فانی جہان سے گزر کر مالک حقیقی کی جانب سدھارے۔ آپ کا انتقال ۳؍ رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ یوم شنبہ مطابق ۳۰؍ نومبر ۱۹۳۵ء ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آہ ؎

اے باغبانِ گلشن ہستی یہ کیا کیا!
جانِ چمن کہیں جسے وہ پھول چن لیا

مسلمانانِ (موضع) کثر یہ کیا بلکہ صوبہ مدراس کے مسلم طبقہ کو جو نقصان آپ کی دائمی مفارقت سے ہوا ہے اس کا اظہار و اندازہ امر دشوار ہے۔ نیز اب ایسی گراں قدر ہستی کا قائم مقام بننا تو ایک طرف بلکہ نظر آنا ہی بہت مشکل ہے۔

حضرت ممدوح کے انتقال پر ملال سے علمی فیوض اور روحانی برکات کا چراغ گل ہو کر جو کمی آپ کے تلف ہونے سے ہم غلاموں کو محسوس ہو رہی ہے ان شاء اللہ المتعال یہ کمی آپ کے جانشین اکلوتے صاحب زادہ بلند اقبال حضرت اعلیٰ واقدس مولانا مولوی ومرشدی سید شاہ سید شاہ قادر علی بادشاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی ودامت برکاتہم سے پوری ہو جانے کی توقع ہے۔

آپ کی غیر معمولی قابلیت، علم وفضل اور اوصاف حمیدہ، اخلاقِ پسندیدہ، نیز روحانی فیوضات سے اپنے باپ کے نقش قدم پر عمل پیرا ہوں گے اور ہم خادموں کو ارشادات وفیوضات سے مستفیض فرمائیں گے۔ آپ کا سایۂ ہما پایہ اللہ پاک ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے۔ آمین یارب العالمین

اب میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے حبیب ختم المرسلین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں میرے ہادی ورہبر حضرت پیر ومرشد صاحب قبلہ کو مقام علیین عطا ہو، جملہ متعلقین پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہو۔ اور آپ کے مزار مقدس پر انوار رحمت کی بارش برستی رہے۔ آمین بحق طٰہٰ ویٰسٓ۔

سگ دربان آں حضرت، حضرت محمد عبدالقادر ظریف عفی عنہ، میونسپل کونسلر کثریہ، علاقہ مدراس.

الفقیہ: مرحوم ومغفور الفقیہ کے دیرینہ سرپرست اور ہمدرد تھے۔ آپ کی ذات والا صفات مندرجہ بالا سطور ملاحظہ فرمانے کے بعد محتاجِ تعارف نہیں۔ جملہ قارئین الفقیہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لیے بارگاہِ ایزدی میں دعا فرمائیں۔ (۱)

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۹-۱۰۔ بابت ۷/ جنوری ۱۹۳۶ء

علامہ راشد الخیری دہلوی

مختصرات: افسوس کہ علامہ راشد الخیری دہلوی ایک مہینے کی شدید علالت کے بعد (۱۹۳۶ء) ستر سال کی عمر میں اس دنیا سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (۱)

محبّ العلماء حاجی عبد اللطیف۔ دھوراجی

سانحہ ارتحال پر ملال: نہایت افسوس و رنج کے ساتھ تمام اہل سنت کو خبر دی جاتی ہے کہ مورخہ ۵ ماہِ رواں شب جمعہ بوقت گیارہ بجے حامی سنت سنیہ، ناصر ملت حقہ، محبّ العلماء والفقراء، خادم الصلحاء والغربا جناب سیٹھ حاجی عبد اللطیف غفرلہ المولی الحبیب تمام اہل سنت کو داغِ مفارقت دے کر اس دار فانی سے دار جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ مرحوم سیٹھ نے شب جمعہ کی عشا کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھائی اور معمول کے مطابق اوراد و اعمال سے فارغ ہو کر مکان پر تشریف لے گئے، وہاں کچھ سینہ میں درد شروع ہوا، مکان والوں سے فرمایا کہ تم درود شریف پڑھو اور آپ نے کلمہ طیبہ پڑھ کر داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی اس اچانک رحلت سے دھوراجی کے تمام اہل سنت خصوصاً مدرسہ مسکینیہ کے مدرسین و معاونین وطلبہ کو جس قدر رنج و ملال ہوا احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ ع:

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں جانے والے میں

مرحوم سیٹھ مدرسہ مسکینیہ کے مہتمم تھے۔ مذہب حق اہل سنت و جماعت کی اعانت ونصرت کا جذبۂ صادق رکھتے تھے، اور سب سے بڑی بات یہ کہ شرابِ عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متوالے تھے۔ آپ کے اس زمانۂ نازک میں اُٹھ جانے نے ہمارے قلوب کو ایک غیر معمولی صدمہ اور بے انتہا رنج پہنچایا۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۸۔ کالم:۲۔ بابت ۲۸ر فروری ۱۹۳۶ء

طلبہ مدرسہ نے شنبہ کے روز مدرسہ میں ختم قرآن کر کے حاجی صاحب کی روح پر ثواب پہنایا اور دھوراجی کے اہل سنت کی طرف سے شب چہار شنبہ کو زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب عم فیضہ مدرسہ مسکینیہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جناب مولانا قاری محمد یعقوب صاحب نے نہایت دلکش آواز سے قرآن کریم کا ایک رکوع پڑھا اور اس کے بعد تقریریں شروع ہوئیں۔

حضرت سیدی وسندی مفتی کاٹھیاوار جناب مولانا مولوی حاجی احمد یار خان صاحب مدظلہم العالیہ نے ایسے دردناک لہجہ میں حاجی صاحب کی وفات حسرت آیات پر اظہار غم فرمایا کہ سامعین کی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔ نیز جناب مولانا مولوی حاجی محمد میاں صاھب ومولانا احمد میاں صاحب وکمترین راقم الحروف نے وہ درد جو حاجی صاحب کی ناگہانی مفارقت سے دل میں پیدا ہوا تھا ظاہر کیا۔

اخیر میں جناب صدر صاحب نے حاجی صاحب کی چند دینی خدمات اور ان کی محبت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے واقعات نہایت غمگین لہجہ میں بیان فرمائے اور اسی پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ مولانا تعالیٰ حاجی صاحب کو غریق رحمت فرمائے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل اور جزاے جزیل عطا فرمائے۔ ویرحم اللہ عبدا قال آمینا۔ (۱)

حاجی عبدالستار پور بندری۔ گجرات

سانحہ ارتحال پر ملال: تمام اہل سنت اس خبر کو پڑھ کر افسوس کریں گے کہ حاجی عبد الستار صاحب پور بندری جو قبلہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے خلیفہ تھے اور افریقہ میں حتی الامکان عقائد اہل سنت کی اشاعت میں کوشش فرماتے تھے، عرصہ ڈیڑھ ماہ کا ہوا انتقال

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۰۔ کالم: ۱-۲۔ بابت ۲۱/ مارچ ۱۹۳۶ء

فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

(فقیر عبد القادر میاں غفرلہ مدرسہ مسکینیہ دھوراجی، کاٹھیاواڑ) (۱)

مولانا پیر محمد عبد الخالق حنفی قادری۔ صوات

پیر عبد الخالق صاحب کا انتقال: احمد نگر۔ ۱۱؍اپریل۔ یہ حادثۂ جاں گداز لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور دل خون کے آنسو بہاتا ہے۔ افسوس صد افسوس کہ ۱۷؍محرم الحرام ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۱؍اپریل (۱۹۳۶ء) بروز سنیچر کی صبح ۱۰؍بج کر ۳۰ منٹ کو حضرت حاجی الحرمین الشریفین مولانا مولوی محمد عبد الخالق عرف بابا جی صاحب حنفی قادری صواتی چند ماہ بیمار رہ کر اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ المناک حادثہ شہر کے ہر گوشے میں بجلی کی طرح مشتہر ہو گیا۔ فوراً ہی مسلمانوں نے اپنی دکانیں بند کر دیں۔ یہ احمد نگر میں ایک ہی مقدس و متبرک ہستی تھی، جس پر تمام شہر کو ناز تھا، آپ کی دائمی مفارقت سے جو شہر کو نقصان ہوا اس کا اظہار کرنا امر دشوار ہے۔ آخر میں مشیت ایزدی اور حکمت الٰہی پر سب کو صبر کرنا پڑا، اور مرحوم کا جنازہ بعد نمازِ ظہر شہر کے عام مسلمانوں کے ازدحام کثیر کے ساتھ شامیانہ اور جھنڈے کے سائے میں مختلف راہوں سے گشت کرتا ہوا درگاہ و مسجد بابا جی میں لایا گیا، جہاں پر جناب مولوی ارشاد علی صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور مغرب سے قبل مرحوم کو سپردِ خاک کیا گیا۔

(ایم، آدم خان بن مولوی محمد ابراہیم خان، احمد نگر دکن)

الفقیہ: ہمیں پیر صاحب ممدوح کے انتقال کی خبر وحشت اثر سن کر نہایت افسوس ہوا۔ مرحوم یوم اول ۱۹۱۸ء سے الفقیہ کے سرپرست تھے۔ مرحوم کی ذات سے مسلمانوں کو بے شمار فوائد حاصل تھے۔ مرحوم کی ذات دکن میں ایک مبارک ہستی تھی۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۰۔ کالم: ۲۔ بابت ۲۱؍مارچ ۱۹۳۶ء

ناظرین الفقیہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لیے دعاے مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (۱)

مولانا صوفی عبدالکریم نقشبندی۔ راولپنڈی

اعلیٰ حضرت، زبدۃ العارفین حاجی حضرت قبلہ مولانا صوفی مولوی حافظ عبدالکریم صاحب نقش بندی سجادہ نشین راولپنڈی شریف اس دارِ فانی سے دارالبقا کو انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مرحوم ایک خدایاد اور پارسا ہونے کے علاوہ نہایت خلیق اور ملنسار تھے۔ آپ کی ذات والا صفات خلق اللہ کے لیے آیت رحمت تھی۔ آپ کے عقیدت مندوں کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ آپ ہمیشہ عشق الٰہی اور اتباعِ سنت کی تلقین فرماتے رہتے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے، اور آپ کے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق۔ ناظرین الفقیہ سے درخواست ہے کہ حضرت قبلہ ممدوح کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔ (۲)

صاحبزادہ مولانا عبدالقدیر بدایونی۔ بدایوں

۲۱ر مئی۔ یہ خبر نہایت رنج وملال سے سنی جائے گی کہ حضرت مولانا شاہ عبدالقدیر صاحب بدایونی بدایوں کے صاحب زادہ بعمر چار سال آپ کو ہمیشہ کے لیے داغِ مفارقت دے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ہم اس صدمہ عظیمہ میں جناب مولانا صاحب اور آپ کی بیگم صاحب اور دیگر اعزا

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۴۔ کالم:۳۔ بابت ۲۸ر اپریل ۱۹۳۶ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص:۱۴۔ کالم:۱۔ بابت ۲۸ر مئی ۱۹۳۶ء

کے ساتھ دلی ہم دردی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو چشم رحم زمانہ سے ہمیشہ محفوظ و ماموں رکھے۔ آمین (۱)

میاں رحیم بخش راعی۔امرت سر

نہایت افسوس سے یہ خبر درج کی جاتی ہے کہ ہمارے شہر امرتسر کے راعین برادری کے معزز و باا‌ثر بزرگ میاں رحیم بخش صاحب راعی جو اپنے مربعوں پر جو فورٹ عباس ریاست بہاول پور میں اپنی زیرنگرانی زمیں داری کراتے تھے اچانک دو یوم کی قلیل علالت کے بعد بعمر ۹۰ سال مورخہ ۲۰ رمئی ۱۹۳۶ء بروز چہارشنبہ اس عالم فانی سے عالم بقا کی طرف رحلت گزیں ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت سادہ مزاج، خلیق اور ملنسار، پابند صوم وصلوٰۃ بزرگ تھے۔ مرحوم نے اپنی قوت بازو سے معمولی حالت سے اعلیٰ پیمانہ تک ترقی کی۔ خدا کے فضل سے آپ کی یادگار ے لڑکے اور ایک لڑکی جو سب کے سب زیورِ تعلیم سے آراستہ اور برسر ملازمت اچھے عہدوں پر فائز ہیں۔ مثلاً ماسٹر محمد صدیق صاحب بی،اے، بی ٹی جو اس وقت امرتسر کے مشہور ایم اے او کالجیٹ مڈل اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں جنھوں نے امرتسر میں خوب نام پیدا کیا ہے، جو انجمن خدام راعیان امرتسر کے تیسرے سالانہ جلسہ کے صدر تھے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی خوشی مہیا کر رکھی تھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو جن کے سر سے سایۂ پدری اُٹھ گیا ہے اور اس نعمت سے محروم ہو گئے ہیں صبر جمیل اور اتفاق واتحاد کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں مرحوم کے تمام خاندان کے افراد سے عموماً اور ماسٹر محمد صدیق صاحب سے خصوصاً اس صدمہ جانکاہ میں دلی ہم دردی ہے۔ (۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۴۔ کالم: ۱۔ بابت ۲۸ رمئی ۱۹۳۶ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۴۔ کالم: ۲۔ بابت ۲۸ رمئی ۱۹۳۶ء

نوجوان مجاہد حسن محمد۔ لاہور

حسن محمد کو پھانسی دے دی گئی: لاہور۲۰مئی۔آج صبح ۶ بجے سنٹرل جیل میں موچی دروازہ پتھرانوالی حویلی کے مسلم نوجوان محمد حسن کو جسے بشن سنگھ کے قتل کے الزام میں سزائے موت کا حکم دیا گیا تھا، پھانسی دے دی گئی اوراس امر کے پیش نظر کہ مسلمان شہید حسن محمد کا جلوس نہ نکالیں یا کسی قسم کا مظاہرہ نہ کریں پولیس کے زبردست (دستے) تعینات کر دیے گئے تھے۔

میانی صاحب جیل روڈ اورنواحی علاقہ کے علاوہ شہر میں بھی حسب ضرورت مسلح پولیس وسی آئی ڈی پولیس کے زبردست پہرے متعین تھے،اورشہید حسن محمد کے پھانسی دیے جانے کوحتی الامکان صیغہ راز میں رکھنے کی کوشش کی گئی تھی تاکہ عوام کا اجتماع نہ ہوسکے؛ تاہم آج صبح سے ہی مسلمانوں کی بیشتر تعداد جن میں مستورات بھی شامل تھیں جوق درجوق میانی صاحب میں جمع ہونی شروع ہوئیں جن کی تعداددوہزار سے زائد تھی۔

ٹھیک آٹھ بجے صبح پولیس کے زبردست پہرے کے درمیان حسن محمد کی نعش کوجیل لاری میں سنٹرل جیل سے میانی صاحب لاکران کے ورثا کے حوالے کیا گیا اورانھیں تاکید کی گئی کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہوسکے شہید کوفوراً دفن کر دیں اورکسی قسم کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔ چنانچہ شہید کی تجہیزوتکفین ونمازِ جنازہ کے بعد ٹھیک دس بجے سپردِ خاک کیا گیا۔

مرحوم کی قبر،علم الدین غازی کی قبر سے پندرہ بیس قدم کے فاصلے پر تیار کی گئی تھی۔ عوام کے علاوہ ذمہ داراورسرکردہ اشخاص بھی کافی تعداد میں پہنچے ہوئے تھے جومصروف انتظام تھے۔سردار عبدالصمد خان سٹی مجسٹریٹ اورمسٹر ٹیل مجسٹریٹ درجہ بھی موجود تھے۔ میانی صاحب کے گرد رائیفلوں اورلاٹھیوں سے مسلح پولیس کا پہرہ تھا۔ (۱)

(۱) الفقیہ امرتسر:ص:۱۴۔کالم:۳۔بابت ۲۸رمئی ۱۹۳۶ء

مولانا محمد ابراہیم حنفی قادری۔ احمد نگر

انتقال پر ملال: جناب ایڈیٹر صاحب الفقیہ امرتسر۔ السلام علیکم

میں ایک نہایت ہی دل خراش واقعہ حوالہ قلم کرتا ہوں جس کو لکھتے ہوئے کلیجہ پاش پاش ہو جاتا ہے یعنی میرے والد بزرگوار قبلہ وکعبہ جناب مولوی محمد ابراہیم خان خطیب سنی حنفی قادری احمد نگری بروز پیر قریب دس بجے دن کو مورخہ ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۳/ جولائی ۱۹۳۶ء کو چند ماہ بیمار رہ کر اس دنیائے ناپائیدار سے بر طرف جنت الفردوس کے سدھارے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ قریب تین بجے انندی بازار سے نکالا گیا اور لوگوں کے کثیر تعداد میں شہر کے مختلف راستوں سے گشت کرتا ہوا جامع مسجد میں لایا گیا جہاں پر جناب حافظ عبدالوہاب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور حیدری باغ میں جو شہر سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے لے جایا گیا اور بعد نماز مغرب مرحوم کو سپرد خاک کیا گیا۔

(راقم: ایم آدم خان احمد نگر، دکن)

الفقیہ: ہمیں یہ خبر پڑھ کر نہایت افسوس ہوا۔ مولانا موصوف اجرائے الفقیہ ۱۹۱۸ء سے الفقیہ کے برابر سرپرست تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قارئین الفقیہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔ (۱)

مولانا شاہ نور الہدیٰ، گیا، بہار

حادثہ عظیمہ، شہر گیا کے آفتابِ عالم تاب کا غروب: حامی سنت، ماحی بدعت، سرشکن نجدیت، ناصر دین وملت، عامل شریعت وطریقت، واقف اسرارِ حقیقت ومعرفت

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۸۔ کالم: ۱۔ بابت ۲۸/ جولائی ۱۹۳۶ء

حضرت مولانا شاہ نورالہدیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۷؍جمادی الاولی ۱۳۵۷ھ یوم پنج شنبہ بوقت ساڑھے پانچ بجے دن کے اس دنیاے فانی سے عالم جاودانی کوتشریف لے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی وفات حسرت آیات نہ صرف آپ کے اعزا واحباب ومریدان وارادت مندان کے لیے باعث رنج وملال ہے بلکہ ہر قلب مومن اس کے صدمے سے متاثر ہے، ہر ایمان دار کا دل آپ کی جدائی سے محزون ومغموم ہے اور کیوں نہ ہو موت العالم موت العالم ہے اور عالم بھی علومِ ظاہری وباطنی دونوں کا جامع ایسی باخدا ہستیاں فی زمانہ کمیاب ہیں۔

موصوف اسم بامسمی تھے۔اپنی حیات طیبات میں جو دینی خدمات انجام دیں اظہر من الشّمس ہیں۔ مذہب اسلام کی اشاعت اور حق کی حمایت میں ہمیشہ سرگرم رہے۔اپنی زبان وقلم سے رشدوہدایت کے دریا بہائے۔ اپنی تمام تصنیفات کو ہزاروں کی تعداد میں چھپوا چھپوا کر مفت تقسیم فرماتے رہے۔آپ کے سبب سے ہزاروں بندگانِ خدا نے ہدایت پائی۔حق کی حمایت میں اپنی جیب خاص سے ہزاروں روپیہ صرف کرتے رہے۔

شہر گیا اور اس کے اطراف بلکہ دوردراز کے لیے آپ ہدایت کے آفتاب تھے۔ اعلاے کلمۃ اللہ میں کسی مخالف کی مخالفت اور کسی شریر کی شرارت کی مطلق پرواہ نہ تھی بلکہ بلا کسی پس وپیش کے ہمیشہ حق کے واسطے حق کی آواز بلند کرتے اور خلق خدا کو ہدایت فرماتے رہے۔آپ کے سبب ہزاروں بندگانِ خدا نے ہدایت پائی اور قعر مذلت سے نکل کر دین حق پر قائم ہوئے۔ بے دینوں کے پنجے سے چھوٹ کر دین دار بنے۔

۱۳۵۳ھ کا وہ وقت یاد آیا ہے جب شہر گیا میں بے دینی کے سیلاب اُمڈے ہوئے تھے،اور کفر وضلالت کی کالی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں، بے دینی کا وہ جال پھیلایا گیا کہ عوم طائرانجان کی طرح اس کو باعث فلاح سمجھ کر ایسے پھنس گئے تھے کہ ہر شخص بے دینوں کی طرف داری میں سرگرم اور حق کا مخالف نظر آتا تھا،حق کی آواز سننا ناگوار تھی، اس وقت

مسلمانوں کی اصلاح اس قدر دشوار تھی کہ قریب قریب ناممکن معلوم ہوتی تھی، ایسے نازک وقت میں مسلمانوں کی بگڑی ہوئی حالت کو جس نے بنایا اور ان کے پھسلے ہوئے قدم کو صراطِ مستقیم پر جمایا وہ صرف شاہ نور الہدیٰ صاحب قدس سرہ کی ذات گرامی تھی۔

موصوف نے اسی وقت متعدد رسالے تصنیف فرمائے اور ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر مفت شائع کیے، جن میں بے دینوں کے جال کی پوری حقیقت اور ان کے مکر و کید کی پوری کیفیت تحریر فرمائی، ان کی مکاری کا ہر ہر پھندا مسلمانوں پر واضح کردیا، اسی موقع پر علمائے اہل سنت کثرہم اللہ تعالیٰ کا وہ شاندان اجتماع کیا جو شہر کی پہلی یادگار ہے، اور یہ عظیم الشان جلسہ اپنی کامیابی میں اپنا آپ ہی نظیر ہے۔

مسلمانوں میں جب حق واضح کیا تو ان کو قبول کرنے میں ذرا بھی تامل نہ ہوا۔ بلا کسی حیلہ وحوالہ کے مذہب اہل سنت قبول کر کے صراطِ مستقیم پر قائم ہوئے۔ یہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی باطنی طاقت اور آپ کی ظاہری کرامت تھی جو کام کرگئی اور فوراً ایسی زبردست کامیابی ہوئی؛ ورنہ یہ منزل بڑی دشوار گزار تھی۔جن آنکھوں نے وہ منظر دیکھا ہے ان پر روشن ہے۔

گیا کے در و دیوار پر آپ نے صداقت وحقانیت کے وہ نقوش ثبت فرمائے جو مرورِ زمانہ سے محو نہیں ہوسکتے۔ایسی باخدا ہستی کے پردہ فرنے سے ضرور مسلمانوں کو رنج وملال ہے اور ہونا ہی چاہیے۔

مولا تعالیٰ مرحوم کو ان کی دینی خدمات کا بہترین صلہ عطا فرمائے، ان کے درجات عالیہ میں ترقی فرما کر جنت الفردوس میں منازل رفیعہ خاصہ عطا فرمائے۔آپ کے فرزندان و وابستگان و جملہ اعزہ واحبا کو صبر جمیل واجر جزیل دے۔

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے فرزند ارجمند جناب مولانا مولوی فیض الہدیٰ صاحب و جناب مولانا مولوی سراج الہدیٰ صاحب و جناب حافظ شمس الہدیٰ صاحب کو آپ کا سچا جانشین بنائے اور دینی خدمات کی جو امیدیں حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ

کے دامن سے وابستہ تھیں صاحب زادگان سے پوری فرمائے۔آمین

آج ۲۳؍جمادی الاولیٰ (۱۳۵۷ھ) یوم جمعہ جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ سید المقررین صدر المدرسین مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم حضرت مولانا مولوی عبد العزیز صاحب دام اقبالہ نے ایک مبسوط تقریر فرمائی جو حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی وفات حسرت آیات پر مشتمل تھی۔نہایت درد بھرے الفاظ میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اسلامی جذبات اور دینی خدمات ظاہر فرماتے ہوئے آپ کی رحلت پر اظہار افسوس کیا۔ایک ہزار سے زائد کا مجمع تھا۔سامعین اپنے اس دینی پیشوا کے انتقال پر ملال پر افسوس وحسرت کرتے تھے۔سارے مجمع نے متفق ہوکر مرحوم ہوکر فاتحہ وایصال ثواب کیا اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔اللہ باقی وسواہ فانی۔

(عبد الغفور بھوج پوری، متعلّم مدرسہ اہل سنت مصباح العلوم، مبارکپور، اعظم گڑھ)(۱)

☆ مَوتُ العَالِمِ مَوتُ العَالَمِ .

مکرمی حکیم معراج الدین صاحب......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بتاریخ ۱۷؍جمادی الاولی (۱۳۵۷ھ) بروز پنج شنبہ ساڑھے پانچ بجے شام کو حضرت والد ماجد قبلہ انوارِ عالم مولانا مولوی حاجی شاہ نور الہدیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس دارِ فانی سے منہ موڑ کر عالم جاودانی کو تشریف لے گئے اور ہماری نظروں سے پوشیدہ ہوکر ہمیشہ کے لیے داغِ مفارقت دے گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللهم اجعل له في الجنة قرارا وفي القبور انوارا وارحم واعطنا صبرا جميلا وثبت اقدامنا على الصراط المستقيم آمين يارب العالمين، بجاه النبى الكريم .

الفقیر الراجی الی المولی القدیر، فیض الہدی، سراج الہدیٰ، شمس الہدیٰ۔کان اللہ لہم ابنائے حضرت مولانا المرحوم المغفور۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ۱۵ تا ۱۶۔ بابت ۲۸؍اگست ۱۹۳۶ء

الفقیہ: ہمیں مولانا موصوف کے وصال کی خبر پڑھتے ہی سخت صدمہ ہوا؛ کیوں کہ یہ ایک صوبہ بہار میں وہ برگزیدہ ہستی تھی جس کے دل میں اسلام اور حنفیت کا جوش ہر وقت موجزن رہتا تھا۔ آپ نے فرقہ ہائے جدیدہ وہابیہ و دیوبندیہ کے رد میں بے شمار ضخیم کتابیں تصنیف کر کے مفت لوگوں میں تقسیم فرمائیں، جن کی لکھائی چھپائی اور کاغذ پر سینکڑوں روپے بے دریغ خرچ کیے۔ آپ کا وجود علاقہ بہار کے لیے بے نظیر تھا۔ آپ کی ذات سے مسلمانانِ اہل سنت و جماعت کو بے شمار فوائد حاصل تھے۔

ہمیں مولانا موصوف کی اس بے وقت موت سے جو صدمہ ہوا ہے وہ قابل بیان نہیں۔ آپ الفقیہ کے سرپرست تھے اور الفقیہ کی امداد ہر ممکن طریق سے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور تمام ناظرین الفقیہ سے درخواست ہے کہ مولانا موصوف کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں ع:

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں (۱)

مولانا محمد نظام الدین ملتانی۔ وزیرآباد

حادثاتِ ارتحال: نہایت رنج و افسوس سے یہ خبر درج کی جاتی ہے کہ حضرت مولانا محمد نظام الدین صاحب ملتانی وزیرآبادی مناظر اسلام چند روز کی علالت سے اس دارِ فانی سے دار البقا کو تشریف لے گئے ہیں۔ مذاہب باطلہ کے لیے بالعموم شیعہ، مرزائی اور وہابیوں کے لیے بالخصوص آپ کی ذات شمشیر برہنہ تھی۔ ایسے مردِ میدان کی اس زمانہ قحط الرجال میں موت نہایت ہی پریشانی کا باعث ہے؛ مگر کیا کیا جائے مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ موت العالم موت العالم کا صحیح مصداق حضرت مولانا صاحب کی موت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ (۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر، سرورق۔ جلد ۱۹، نمبر ۳۰، بابت ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۴/ اگست ۱۹۳۶ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۸۔ کالم: ۳۔ بابت ۲۸/ ستمبر ۱۹۳۶ھ

اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی میاں۔ کچھوچھہ

آفتابِ عالم تاب کا غروب: شمع شبستانِ غوثیت، شہسوار میدانِ طریقت، واقف اسرار حقیقت ومعرفت اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین صاحب قبلہ اشرفی و جیلانی کچھوچھوی قدس سرہ العزیز ۱۱؍رجب المرجب ۱۳۵۵ھ بروز سہ شنبہ بوقت شب ایک بج کر بیس منٹ پر اس دنیاے فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے، اور ہماری ظاہری آنکھوں سے پردہ فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ العزیز کی وفات حسرت آیات نہ صرف آپ کے اعزہ واَحباب اور مریدین وارادت مندوں کے لیے باعث رنج وملال ہے بلکہ ہر ہر عاشق رسول اس کے صدمے سے متاثر ہے اور ہر ایمان دار کا قلب آپ کی جدائی سے محزون ومغموم ہے۔ اور کیوں نہ ہو: موت العالم موت العالم اور عالم کیسا کہ علوم ظاہری و باطنی میں کامل، اسرار خفی وجلی کا حامل جس کی قوت باطنی کا یہ عالم کہ جس کی طرف نظر کرم فرمائی خدا رسیدہ کر دیا۔ آپ کے واقعات وحالات اس پر روشن دلیل ہیں۔ ایسے باکمال محبوب بے مثال کے پردہ فرمانے سے آسمان وزمین بھی رنج وغم کریں اور آنسو بہائیں تو بجا ہے۔

مرحوم صورت وسیرت میں اپنے جد کریم سلطان بغداد رضی اللہ عنہ کے نمونہ تھے۔ آپ کی صورت زیبا جمالِ غوثیت کا آئینہ تھی جس نے ایک نظر دیکھا وارفتہ ہوگیا، جن لوگوں نے آپ کے جمالِ جہاں آرا کا نظارہ کیا وہ اس کی لذت وحلاوت کو خوب جانتے ہیں۔ اس نورانی شکل کے تصور سے ان کے قلوب منور ہیں۔ حیف صد حیف وہ باخدا ہستی، وہ جمال نورانی، ہم شکل محبوبِ سبحانی قیامت تک ہماری ظاہری آنکھوں سے پردہ فرما گئے۔

وہ سراجِ غوثیت جس طرف تشریف لے جاتا مخلوق پروانہ وار نثار ہوتی، بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ کثیر مجمع میں واعظ خوش بیان تقریر کرتے اور آپ وہاں جلوہ افروز ہوتے اور

سامعین کانوں سے مقرر کی تقریر سنتے تو آنکھوں سے اس فرزند غوث پاک کے چہرہ انور کو دیکھتے اور قلوب کو فرحت بخشتے اور ایمان کو ان کے دیدار سے تازہ کرتے۔

۱۳۵۱ھ کا وہ منظر میرے پیش نظر ہے جب آپ اجمیر شریف میں جلوہ فرما ہوئے اور جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھا کر آپ نے تقریر فرمائی، ہزاروں کا مجمع تھا جو اس شمع شبستانِ غوثیت پر پروانہ وار قربان ہوتا تھا۔ بعد تقریر سارے مجمع نے بیک وقت شرفِ غلامی حاصل کیا اور داخل سلسلہ بیعت ہوئے۔

سلسلہ اشرفیہ کو اس شہسوار میدانِ طریقت نے وہ وسعت دی کہ زمین کا گوشہ گوشہ اشرفی غلاموں سے آباد کر دیا۔ تا قیامِ قیامت یہ فیض جاری رہے گا۔ آپ نے رشد و ہدایت کے وہ نقوش ثبت فرمائے جو مرورِ زمانہ سے محو نہیں ہو سکتے۔

مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم انھیں کی یادگار ہے۔ اس مدرسہ سے آپ کو کمال ہمدردی تھی۔ مدرسہ کی جدید عمارت کی بنیاد خود اپنے دست اقدس سے رکھی۔ آپ کی دعاؤں کی برکت ہے کہ مدرسہ اس بامِ ترقی پر پہنچا کہ امسال ماہِ شعبان المعظم میں علماے فارغ التحصیل دستارِ فضیلت سے سرفراز ہوں گے۔ مدرسہ کے جمیع طلبہ و مدرسین و اراکین مدرسہ کے اس روحانی سرپرست اور حقیقی خیر خواہ کے وصال سے متاثر ہو کر اظہار افسوس کرتے ہیں۔ مولا تعالیٰ مرحوم بہترین صلہ عطا فرمائے، آپ کے مراتب علیا و مناصب کبریٰ میں ترقی فرمائے۔ آمین

کل بتاریخ ۱۴/رجب ۱۳۵۵ھ بعد نماز جمعہ فخر الواعظین، سید المقررین صدر المدرسین جناب مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب قبلہ نے ایک پُر جوش تقریر فرمائی جو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ العزیز کے مناقب و فضائل پر مشتمل تھی اور نہایت پُر درد الفاظ میں آپ کی خبر وصال سناتے ہوئے مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کیا۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار کا مجمع تھا۔ مجمع پر اندوہ و غم کی گھٹا چھائی ہوئی تھی، ایک رقت طاری تھی، سامعین چیخیں مار مار کر رو رہے تھے، اشرفی غلاموں کا گریہ ضبط سے باہر تھا، ہر غلام

اپنے روحانی آقا کی جدائی کے صدمے سے متاثر تھا۔ اُستاد محترم نے صبر کی تلقین فرماتے ہوئے دعا پر بیان ختم کیا اس کے بعد سارے مجمع نے مرحوم کے روح پر فتوح کو ایصال ثواب کیا اور اعلان کیا گیا کہ ہفتہ کے روز بعد نماز صبح مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کی طرف سے فاتحہ وقرآن خوانی ہوگی مسلمان اس کی شرکت سے شرف اندوز ہوں۔

آج ہفتہ کو بعد نماز فجر مدرسہ اشرفیہ کے جمیع طلبہ ومدرسین اور قصبہ کے مسلمان خصوصاً وابستگان سلسلہ اشرفیہ بڑے ذوق وشوق سے جامع مسجد میں حاضر ہوکر تلاوت قرآن مجید، ورد کلمہ شریف اور درودخوانی میں مصروف رہے۔ علاوہ کلمہ طیبہ ودرود شریف کے ختم قرآن مجید جن کی شمار کی جاسکی ان کی تعداد ستر (۷۰) پہنچی۔ قرآن مجید اور کثیر تعداد شیرینی کا ایصال ثواب کیا گیا، یہ مرحوم کا روحانی فیض ہے۔

مولیٰ تعالیٰ آپ کے فیوض وبرکات سے ہمیشہ مستفیض فرمائے، آپ کے مراتب علیا میں ترقی فرماکر اپنے قربِ خاص میں مراتب مخصوصہ سے سرفراز فرمائے، جملہ اَعزہ و احباب اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(احقر: محمد عثمان اشرفی، متعلّم مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم، مبارکپور، ضلع اعظم گڑھ)(۱)

حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کا سانحہ ارتحال یقیناً اسلامی دنیا کے لیے کسی کہرام سے کم نہ تھا۔ آپ کی وفات کے تعلق سے بہت سی شائع شدہ رپورٹوں میں ایک یہ بھی تھی:

اسلامی دنیا میں کہرام: قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، عارفِ معارفِ الٰہیہ، مصدرِ فیوض ربانیہ، اعلیٰ حضرت شیخ المشایخ مولانا الحاج سید شاہ ابواحمد محمد علی حسین صاحب اشرفی جیلانی زینت سجادہ کچھوچھہ مقدسہ قدس سرہ العزیز کے رحلت فرمانے سے اسلامی دنیا کو جو صدمہ عظیم پہنچا ہے وہ یارائے تحریر سے باہر ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ تمام متعلقین ومتوسلین مریدین ومعتقدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت کے فیوض وبرکات سے ہمیشہ مستفیض رکھے۔ آمین

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۰۔ کالم:۱-۳۔ بابت ۱۴/۱۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء

حضرت کی روحِ پرفتوح کو ایصال ثواب کے لیے اراکین مدرسہ مسکینیہ دھوراجی کاٹھیاواڑ نے جامع مسجد میں ایک عام جلسہ منعقد کیا جس میں صبح سے ساڑھے نو بجے تک قرآن خوانی ہوئی، پھر عالم اجل، فاضل اکمل، جامع معقول ومنقول، حاوی فروع واصول، صدر المدرسین، حضرت مولانا مولوی قاری مفتی عبدالرشید خاں صاحب فتح پوری دام ظلہ نے تقریر فرمائی، جس میں حضرت علیہ الرحمہ کی سوانح اقدس اور آپ کے فیوض وبرکات کا ذکر کرتے ہوئے وصال پر اظہار افسوس اور تمام متعلقین ومتوسلین سے اظہارِ ہم دردی کیا جس سے تمام حضار بہت متاثر ہوئے اور فاتحہ ودعا پر جلسہ ختم ہوا۔ بعد میں غربا وفقرا کو کھانا کھلایا گیا۔

نیز جام جودھپور میں حامی سنت ناصر ملت حضرت مولانا مولوی حاجی شاہ محمود جان خان صاحب دامت برکاتہم نے بھی اپنے اہتمام سے ایصال ثواب کا جلسہ کیا، جس میں قرآن خوانی کے بعد حضرت مولانا ممدوح نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے حالات وکمالات کا بیان فرمایا۔ فقط

(مولانا احمد میاں اشرفی، مدرس دوم مدرسہ مسکینیہ دھوراجی)

(الفقیہ امرتسر: ص ۸۔ کالم: ا۔ بابت ۲۱ر اکتوبر ۱۹۳۶ء)

مولانا سید محمود آفندی قادری۔ بغداد

نوحہ غم بر وصال پر ملال اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضور پرنور جناب مولانا سید محمود آفندی القادری البغدادی رحمۃ اللہ علیہ۔

(نتیجہ فکر: مولوی محمد رئیس الزماں صاحب متخلص برئیس، معلم تھرڈ ایر جی. بی کالج، مظفر پور)

کچھ دنوں تھا چین دل کو نصیب ☆ درد تھا سخت اور رنج مہیب
ہجر محبوب تھا نہ خوفِ رقیب ☆ تھا غرض ہر طرح سے فضل مجیب

یک بیک آسمان نے کی جفا
آہ! پھر غم کا ایک تیر لگا

کیا کہوں دل کا حال کیا ہے آج ☆ درد حد سے بڑھا ہوا ہے آج
دہر میں کیا ہوا چلی ہے آج ☆ ہر طرف غم کی ایک گھٹا ہے آج

اپنے مرشد کا راہ بر نہ رہا
تخت دیں کا وہ تاج ور نہ رہا

عرشِ بغداد کا وہ تارا تھا ☆ غوثِ اعظم کا وہ دلارا تھا
وہ غریبوں کے دل کا پیارا تھا ☆ بے کسوں کا وہی سہارا تھا

اس کے ٹکڑوں سے پل رہے تھے سبھی
ہاتھ خالی کبھی کوئی پھرا نہ کبھی

فیض اس کا تھا عام دنیا پر ☆ نذر کا چشمہ کرم دم بھر
ہائے اُس سے نہیں کوئی بہتر ☆ مذہب حق کا تھا وہی رہبر

سینہ پر نور تھا تجلی سے
پاک تھا زور اور تعلّی سے

اُس کا علم وکمال کیا کہنا! ☆ اُس کا حسن وجمال کیا کہنا!
تھا وہ عالی خصال کیا کہنا! ☆ ایک تھا حال وقال کیا کہنا!

صفحۂ دہر پر تھا لا ثانی
تھا شہنشاہِ بزم روحانی

وہی غواص تھا شریعت کا ☆ تھا شناور وہی طریقت کا
محرم راز تھا مشیت کا ☆ تھا تبحر اسے حقیقت کا

زہدوتقویٰ سے بس تھا کام اُس کو
فکر عقبیٰ تھی صبح وشام اُس کو

لاکھ بندوں میں ایک بندہ تھا ☆ برگزیدوں میں خاص رتبہ تھا
شکل انساں میں اِک فرشتہ تھا ☆ قلزمِ عشق کا سفینہ تھا
کس زباں سے کہوں یہ روئیداد
آہ! سنسان آج ہے بغداد
عمر طبعی تو ہوچکی تھی مگر ☆ تھی ضرورت ابھی تو آٹھ پہر
گمرہی چھا رہی ہے دنیا پر ☆ نظم دیں ہورہا ہے زیروزبر
کون تبلیغ حق کرے گا اب
فخر کس پر کرے گا ملک عرب!
جلد جانے کی کیا ضرورت تھی! ☆ ابھی رہنے میں کیا قباحت تھی!
موت کو کس لیے یہ عجلت تھی! ☆ اُن کے صدقے میں ہم پہ رحمت تھی
ہاے وہ لطف کی نظر نہ رہی!
اب ہماری انھیں خبر نہ رہی!
صبر سے کام لو رئیسؔ ذرا ☆ اشک باری سے کچھ نہیں ہوگا
خوش رہو مرضیِ خدا پہ سدا ☆ جانتا ہے وہی کہ راز ہے کیا!
مضطرب ہونے کی یہ بات نہیں
کسی شے کو یہاں ثبات نہیں
اُن کا مرنا ہے زندگی بخدا ☆ اولیاے خدا ہیں زندہ سدا
کشت دیں اُن کی ہے یہی دنیا ☆ اُن کی تربت بہشت ہے گویا
ابدی ہے سکون روح کو اب
ہوگا حاصل جناں میں اُن کو طرب
میں فدا تجھ پہ حضرت محمود ☆ ہے نچھاور کو مال وجاں موجود
تیری خدمت ہو تھا یہی مقصود ☆ دوجہاں کی اسی میں تھی بہبود

پَرتو مہر لا یزالی ہے
ہیں گدا تیرے ہم کمالی☆ ہیں
اپنا مرشد ترا بھی پیارا ہے ☆ ماہ تو ہے تو وہ ستارا ہے
تجھ سے پر نور دل ہمارا ہے ☆ ہم غریبوں کا تو سہارا ہے
ہے غلامی کا جب شرف ہم کو
کرتے ہیں تیر غم ہدف ہم کو
رکھ نگاہِ کرم قیامت تک ☆ ہم چلیں ساتھ تیرے جنت تک
لب پہ ہو تیرا نام رحلت تک ☆ تو بلا ہم کو اپنی تربت تک
تیری چوکھٹ پہ سر رہے اپنا
تیرے کوچے میں گھر رہے اپنا (۱)

مولانا محمد اشرف عرف احمد علی شاہ چشتی قادری۔احمد نگر

شہر احمد نگر کے آفتابِ عالم تاب کا غروب: نہایت قلق سے اس حادثہ روح فرسا کو حوالہ قلم کیا جاتا ہے کہ تاریخ ۶ر ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۰ر جنوری ۱۹۲۷ء بروز بدھ بوقت ۱۰ بج کر ۳۰ منٹ کو جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم خان خطیب رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار قدوۃ السالکین سخنور بے بدل حاجی الحرمین الشریفین مولانا مولوی محمد اشرف خان عرف احمد علی شاہ چشتی قادری ۱۰۳ سال کی عمر میں اس دارِ فانی سے راہی ملک بقا ہوئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

☆ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا ابونصر حمداللہ کمال الدین خلیفہ خاص بغداد اشرف البلاد کی طرف اشارہ ہے۔ چونکہ حضرت شاعر کو صاحب ممدوح سے شرفِ بیعت حاصل ہے۔

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ۱۵۔ کالم: ۱-۲۔ بابت ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۶ء

آہ صد آہ، وہ چشمہ فیض جس کا وجود اپنی یکتائی سے شہر احمد نگر میں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ دکن کے قرب وجوار کو سیراب فرمارہا تھا، ہمیشہ کے لیے ان کا سایہ شہر سے اُٹھ گیا۔ مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات نہ صرف آپ کے اعزہ واحباب ومریدان وارادت مندان کے لیے باعث رنج وملال ہے بلکہ ہر قلب مومن اس صدمہ سے متاثر ہے۔شہر میں تمام گورنمنٹ اسکولوں وغیرہ کو تعطیل دی گئی تھی۔

لوگوں کے کثیر تعداد کے ساتھ جنازہ محلّہ چنگیز خان عرف انندی بازار سے اُٹھایا گیا اور شہر کے مختلف راستوں سے گشت کرتا ہوا جامع مسجد میں پہنچا۔ بعد نماز مغرب مولانا مولوی فضیل احمد صاحب واعظ بریلوی نے جو چند یوم سے مقیم ہیں نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اسقاط کے بعد حیدری باغ میں مرحوم کو سپردِ آغوشِ زمین کیا گیا۔

(بندہ ناچیز آدم خان بن مولوی محمد ابراہیم خان عفی عنہ)

قطعہ تاریخ (کتبہ ناچیز خلیل احمد واعظ چشتی القادری موضع گردر، بلندشہر، یوپی)

ہوگئے واصل بحق قطب جنوبی ہند آج

غم سے نالاں اور گریاں ہر جوان وپیر ہے(۱)

اعلیٰ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ۔ گولڑہ

مَوتُ العَالِمِ مَوتُ العَالَمِ : یہ خبر نہایت اندوہ وغم اور افسوس سے ناظرین کے گوش گزار کی جاتی ہے کہ اعلیٰ حضرت، زبدۃ العارفین مولانا مولوی حاجی پیر مہر علی شاہ صاحب قبلہ سجادہ نشین گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی مورخہ ۱۲/مئی ۱۹۳۷ء کو طویل علالت کے بعد اس جہانِ فانی سے ملک جاودانی کی طرف رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۹۔ کالم:۳۔ بابت ۷/مارچ ۱۹۲۷ء۔

پیر صاحب مرحوم صوبہ پنجاب صوبہ سرحد کے علاوہ ہندوستان کے بہت بلند پایہ عالم اور فاضل اور خاندانی حیثیت سے بلندترین بزرگ وہادی اور رہنما تھے۔آپ کے عقیدت مندوں کی تعداد لاکھوں تک بیان کی جاتی ہے جن میں پنجاب کے فوجی علاقوں کی آبادیوں کی آبادیاں شامل ہیں۔

آپ کے انتقال سے مشائخ عظام میں ایک ایسی جگہ خالی ہوئی ہے جس کا پر ہونا محال ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے، اور متعلقین ومریدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ہمیں حضرت مرحوم کے صاحب زادہ مولانا غلام محی الدین صاحب قبلہ ودیگر افراد خاندان سے دلی ہم دردی ہے۔(ایڈیٹر) (۱)

مولانا مولوی محمد جمیل احمد۔بہار

ارتحالِ پرملال :

ہرآنکہ زاد بناچار بائدش نوشید
زجامِ دہر مئے کل من علیہا فان

نہایت قلق اور افسوس کے ساتھ یہ خبر حوالہ قلم کی جاتی ہے کہ بتاریخ ۷ر ربیع الآخر ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۷ر جون یوم پنجشنبہ ۱۹۳۷ء بوقت دو بجے دن مولانا مولوی محمد جمیل احمد صاحب سکریٹری انجمن دارالنعمانیہ مولانگر بہار شریف میں بھی تمام علوم وفنون عربیہ سے فارغ ہی ہوئے تھے اور فراغت کو فقط تین ہی ماہ کا عرصہ گزرا تھا کہ ڈھائی ماہ کی علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے جنت کی راہ لی، اور ہم لوگوں کو غمِ مفارقت دے گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۳۔کالم:۳۔بابت ۲۸ر مئی ۱۹۳۷ء

آٹھ بجے شب میں اس گراں مایہ ہستی کو حاضرین نے جو کثیر تعداد میں موجود تھے سپرد ِخاک کیا۔ یوں تو حسب فرمان اللہ عزوجل ’کل من علیہا فان‘ موت سے کسی کو چھٹکارا نہیں، مگر عین شباب کی موت نے پس ماندگان کے دلوں کو مشیب بنادی۔

مرحوم اعلیٰ قابلیت ودماغ کے مالک تھے۔ اور انجمن کے کاموں کو نہایت حسن وخوبی سے انجام دیا کرتے تھے۔ بلکہ مرحوم کو انجمن کی روحِ رواں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ ان کی جوانی موت نے ان کے اعزاوقربا کے دلوں کو جس طرح شکستہ کیا ہے اسی طرح اراکین وممبرانِ انجمن کے قلوب کو پاش پاش کردیا۔

دعا ہے کہ خداوند کریم مرحوم جمیل کے جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(خلیل الرحمٰن آسانگری، بہاری) (۱)

مولانا محمود علی خاں قادری

سانحہ ارتحال :۔

پھول کھل کھل کر بہارِ جاں فزا دکھلا گئے
حیرت ان غنچوں پہ ہے جو بے کھلے مرجھا گئے

دنیائے سنیت میں یہ غمناک خبر نہایت رنج وغم کے ساتھ سنی جائے گی کہ اسد الملت، وصاف الحبیب حضرت مولانا مولوی حافظ قاری ابوالظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خان صاحب قبلہ قادری رضوی مجددی لکھنوی حال خطیب جامع مسجد پٹیالہ کے فرزند ارجمند اور حضور پرنور شیر بیشہ سنت مناظر ملت مدظلہم کے بھتیجا محمد محمود علی خاں قادری اور لقب تاریخی مشہور رضا نے ۲۲؍ربیع الآخر روز جمعہ مبارک ۱۳۵۶ء کو تین بجے اس جہانِ فانی سے

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۰۔ کالم: ۲۔ بابت: ۷؍جولائی ۱۹۳۷ء

کوچ کیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون

مولیٰ تعالیٰ حضرت مولانا کو دیگر متعلقین الفقیہ کو صبر وشکر کی توفیق اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

برادران اہل سنت سے گزارش ہے کہ مرحوم بچہ کی والدہ اس جانکاہ صدمہ سے سخت لاغر ہوگئی ہیں۔لہٰذا پیارے سنی مسلمان بھائی دعا کریں کہ خداوند کریم ان کو جلد از جلد شفائے کامل وعاجل اور صحت تامہ عطا کرے۔اور بہترین بدل بخشے۔

خادمِ ملت محمد اشتیاق قادری رضوی حامدی لکھنوی،غفرلہ (۱)

مولانا حافظ سید آلِ حسین شاہ۔علی پور

تاریخ وفات حسرت آیات، حضرت صاحب زادہ حافظ مولوی سید آل حسین شاہ صاحب علی پوری۔

ساکن حضرت علی پور سیداں ... سید آلِ حسین عالی نشان
پسر حضرت سید صادق علی ... حافظ قرآن ومردِ نوجواں
گشت سیر از سیر وتفریح جہاں ... شد خراماں سوے گلزارِ جناں
حیف در عمر جوانی رفتنش ... صدمہ جاں کاہ بر پس ماندگاں
جامع اخلاق حسنہ خوب رو ... داغِ فرقت را فراموشد چساں
ہیچ کن ایمن نشد ار مرگِ خویش ... رفت ایں امروز فردا ما کساں
جز شکیبائی نہ باشد چارۂ ... یاد داری نامِ نیک رفتگاں
بادلِ پر درد طالبؔ گوئمت ... بہر تاریخ وصالش ایں بخواں

---

(۱) الفقیہ امرتسر:ص:۱۱۔کالم:۲-۳۔بابت:۱۴؍جولائی ۱۹۳۷ء

یک ہزار وسہ صد و پنجاہ و شش

مولانا آل حسین جنت نشاں

۱۰۸۱+۸۵۶=۱۹۳۷ء(۱)

فقیہ مولانا سید شاہ محمد اسماعیل بہاری۔انبیر شریف

وصال: نہایت غم والم اور قلق واضطراب کے ساتھ یہ خبر حوالہ قلم کی جاتی ہے کہ پٹنہ ضلع بلکہ بہار اڑیسہ کی ایک بڑی ہستی نے داعی حق کو لبیک کہا۔ انبیر شریف قصبہ بہار شریف کا ایک محلّہ ہے، اس محلّہ میں ایک بہت بڑے ولی اللہ سہرور دیہ سلسلہ کے شیخ المشائخ قدوۃ العارفین، زبدۃ الواصلین، برہان العاشقین حضرت مخدوم ومطاع سید شاہ احمد چرم پوش تیغ برہنہ رحمۃ اللہ علیہ ساتویں صدی سے آرام فرمارہے ہیں۔ آپ بڑے جلالی اور فیض بخش بزرگ ہیں اور حضرت مخدوم الملک سید شاہ شرف الدین احمد یحییٰ منیری ثم البہاری رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائی ہیں۔

اس وقت اس سلسلہ کے سجادہ استاذ ناومرشدنا جامع المعقول والمنقول فقیہ وقت ماہر نکات شریعت، واقف اسرار طریقت حضرت مولانا سید شاہ محمد اسماعیل صاحب انبیری بہار قدس سرہ العزیز تھے، آپ بہار اڑیسہ میں ایک زبردست مشہور ومعروف بےنظیر عالم باعمل اور فیض بخش شیخ تھے۔ آپ کے روحانی فیض سے بےشمار انسان برابر مستفید ہوتے رہے۔ اس بےنظیر اور گراں بہا ہستی نے ایک ہفتہ کی علالت کے بعد اس تیرہ وتاریک دنیا سے رخصت ہوکر پروردگار عالم سے وصال حاصل کیا۔ اور ہم پس ماندگان خصوصاً اعزا واقربا ومریدین کو داغِ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ ۲۵/ربیع الآخر بروز دوشنبہ بوقت ۴ بجے دن بمقام کلکتہ مداد علی لین متصل مدرسہ عالیہ علیل ہوئے اور دوسری جمادی الاوّلی بروز شنبہ ۳ بجے دن کو جنت الفردوس کی

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۵۔کالم:۲۔بابت:۲۱ تا ۲۸/جون ۱۹۳۷ء

راہ اختیار فرمائی۔ آٹھ بجے شب کوکلکتہ میں بجماعت کثیرہ جنازہ کی نماز ادا کی گئی۔اس کے بعد حضرت مولانا رحمہ اللہ کے احباب و مریدین کے درمیان یہ اختلاف پیدا ہوا کہ حضور کا مزار شریف کہاں بنایا جائے، بالآخر یہ بات طے پائی کہ حضور کو اپنے وطن پہنچایا جائے اور خاص آپ کی درگاہ شریف میں تربت شریف بنائی جائے جہاں قدوۃ العارفین شیخ المشائخ حضرت چرم پوش تیغ برہنہ رحمۃ اللہ علیہ آرام فرمارہے ہیں۔

چنانچہ حضور کے جسم مبارک کو تابوت میں رکھ کر بذریعہ موٹر بہار شریف لایا گیا، لانے میں آپ کے صاحب زادے اور ایک بھتیجے اور شاگرد ایک موٹر پر تھے۔اور دو موٹروں پر مریدان۔موٹریں ۴ بجے صبح کو کلکتہ سے روانہ ہوئیں، اور اسی دن ۳۳۸ میل کی مسافت کو طے کر کے ساڑھے دس بجے شب کو مولانا صاحب رحمہ اللہ کی موٹر بہار شریف آستانہ پر پہنچی۔قبر شریف قبل سے تیار تھی، اور عقیدت مند حضرات منتظر تھے،فوراً اس قابل قدر وگراں مایہ بے نظیر ہستی کو حاضرین نے قبر شریف لٹایا۔

اللہ عزوجل سے درخواست ہے کہ حضرت کے اہل بیت واعزا واقربا کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

(ملتجی: محمد عبد المتین بہاری، مدرس مدرسہ عزیزیہ) (۱)

مولانا خواجہ متاع الدین زیدی چشتی۔سورت

ایک مفید ہستی کا دنیاے فانی سے کوچ: نہایت رنج وقلق سے یہ خبر درج اخبار کی جاتی ہے کہ اخبار الفقیہ کے سرپرست عالی جناب تقدس مآب شیخ طریقت حضرت مولانا مولوی خواجہ متاع الدین عرف پیر موٹا میاں صاحب قبلہ زیدی چشتی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ چشتیہ مانگرول شریف ضلع سورت کا مورخہ ۲۹ / مارچ ۱۹۳۷ء کو اس دارِ فانی سے عالم

(۱) الفقیہ امرتسر: ص۱۶ تا ۱۷۔ کالم:۳۔ بابت ۲۸ / جولائی ۱۹۳۷ء

جاودانی کی طرف کوچ ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو حضرت بابا شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ گنج شکر کی اولاد ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ گجراتی، اردو، فارسی، عربی، انگریزی اور سنسکرت زبانوں میں کافی مہارت، مختلف مذاہب میں پوری معلومات اورفن تحریر وتقریر میں پورا عبور رکھتے تھے۔ آپ کی تقریر میں جادو کا اثر تھا۔ اس وجہ سے ہندو پارسی وغیرہ آپ کا مرتبہ کسی اوتار سے کم نہیں سمجھتے تھے۔ غرضیکہ ہر مرتبہ اور حیثیت اور ہر مذہب وملت کے لوگ آپ کی ذات والا صفات سے مستفیض ہوتے تھے اور آپ کو اپنا صحیح راہنما خیال کرتے تھے۔

آپ نے دس کتابیں حقانیت اسلام کے پاکیزہ موضوع پر تصنیف فرمائیں جو ملک میں بہت مقبول ہوئیں۔ آپ ہمیشہ بنی نوعِ انساں کی خدمت کے لیے کمر بستہ رہتے۔ غرضیکہ آپ میں وہ خوبیاں تھیں جو بہت کم انسانوں میں اکٹھی پائی جاتی ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کے زیب سجادہ صاحب کو مرحوم ومغفور کی طرح جملہ صفاتِ حسنہ سے مالا مال کرے۔ ہم قارئین الفقیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ مرحوم کے لیے دعاے مغفرت کریں۔ (ایڈیٹر) (۱)

مولانا سید سجاد حسین سجآد۔ شیش گڑھ

حادثۂ ارتحال: میرے والد ماجد حضرت مولانا قبلہ ثنا خوانِ رسول الثقلین ابوالارشاد سید محمد سجاد حسین قبلہ شیش گڑھی نے بعارضہ سل ودق تین ماہ تکالیف شاقہ برداشت کرکے شب چہارشنبہ ۱۵ر شوال ۱۳۵۴ھ مطابق ۳۰ر دسمبر (۱۹۳۶ء) بوقت دو بجے شب داعی اجل کو لبیک کہا اور اس عالم فانی کو ترک فرما کر عالم جاودانی کی راہ لی، اور خلد بریں میں داخل ہوئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۰۔ کالم: ۳۔ بابت ۲۱ر اگست ۱۹۳۷ء

مجھ کو اپنی حیاتِ مبارک میں وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد تمام دوستوں کو اطلاع دے دینا؛ لہٰذا بہ تعمیل والد ماجد خدمت اقدس میں یہ پُر درد خبر بالکتابت حاضر خدمت کرتا ہوں۔ امید ہے کہ مرحوم کے لیے دعاے مغفرت فرمائیں گے۔

مکرم آنکہ آپ بذاتہ نیز اپنے احبا علماے کرام وصوفیہ عظام وشعراے ذوی الاحترام سے میری طرف سے یہ استدعا فرمائیں کہ قطعات تاریخ وغیرہ لکھ کر میرے پاس روانہ کردیں یا اخبار میں شائع فرمائیں تاکہ ان کی مجھ تک رسائی ہوجائے۔ عزم بالجزم یہ ہے کہ ان قطعات تاریخ وغزلیات کو بصورتِ کتاب جمع کر کے اور طباعت کرا کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار بنا کر شائع کیا جائے۔ فقط والسلام

(مداحِ نبی الکونین سید محمد ارشاد حسین ارشؔاد ابن ثنا خوانِ رسول الثقلین سید شاہ محمد سجاد حسین صاحب سجؔاد رحمۃ اللہ علیہ متوطن قصبہ شیش گڑھ)

الفقیہ: ہمیں مولانا سجاد مرحوم ومغفور کے انتقال کا پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ مرحوم نہایت عمدہ اخلاق اور بے شمار خوبیوں کے بزرگ تھے۔ آپ مذہبی جلسوں میں دور دراز کا سفر برداشت کر کے شامل ہوا کرتے تھے۔ مرحوم کو الفقیہ سے خاص محبت تھی۔ ناظرین الفقیہ سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔ (۱)

حاجی محمد شفیع نظام آبادی، امیر حلقہ انجمن خدام الصوفیہ راولپنڈی

وفات حسرت آیات: حاجی محمد شفیع صاحب نظام آبادی امیر حلقہ انجمن خدام الصوفیہ راولپنڈی کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھ کر دل کو بہت صدمہ ہوا۔ مرحوم نہایت خلیق وملنسار اور خوش خلق تھے۔ پشاور، کوہاٹ، کشمیر کے مرکز میں بیٹھے تھے اور ہر طرف سے اطلاع حاصل کرنا اور پہنچانا اپنا نصب العین بنا رکھا تھا۔ حضور قبلہ عالم مدظلہ العالی

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر۔ ص ۱۱۔ کالم: ۲۔ بابت: ۱۴؍جنوری ۱۹۳۸ء۔

کے قیام سنی بنک کے دوران میں آپ کا مکان یارانِ طریقت کے لیے وقف ہوتا تھا۔ آنے جانے والے تمام اصحاب وہاں ٹھہرتے۔ حضور قبلہ عالم مدظلہ العالی کی تمام ضروریات کا مہیا کرنا آپ اپنے ذمہ رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور کے منظورِ نظر تھے۔ ان کی میٹھی میٹھی باتیں یاد آتی ہیں تو دل کو صدمہ ہوتا ہے۔

افسوس کہ مرکز ٹوٹ گیا۔ مرحوم کا کام تھا کہ جب کوئی یارِ طریقت آجاتا تو اپنا کام چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاتے، اور ہمیشہ کہا کرتے کہ خدایا! دکان اور مکان وسیع عطا کر کہ مہمانوں کو تکلیف نہ ہو۔ ہر جمعرات کو حلقہ ذکر اپنے مکان پر کراتے، اور تمام یاران کو تبرک اپنی جانب سے دیتے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خدا سے دعا ہے کہ انھیں جنت الفردوس عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بچوں کو مرحوم باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ ع: ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

(یارانِ کوہاٹ، بقلم ابوالنور محمد فاضل سکریٹری انجمن خدام الصوفیہ، کوہاٹ) (۱)

مولانا مفتی محمد نظام الدین قادری۔راولپنڈی

پرحسرت خبر: جناب مولانا مولوی محمد نظام الدین صاحب سکند گوڑہ علاقہ روات تحصیل راولپنڈی جو کہ ایک نہایت درجہ کے شریف اور مجسم خلیق اور جامع عالم تھے، قادری سلسلہ میں منسلک اور معتقد تھے اور نہایت دیانت داری اور مطابق مذہب حنفی کے مفتی تھے، اولیاے عظام کے مدح خواں اور باعمل تھے۔

تھوڑے دن بیمار رہ کر مورخہ ۱۰رفروری ۱۹۳۸ء بروز جمعۃ المبارکہ پچھلے پہر رحلت فرما گئے، اور خاص جمعہ کے دن شان وشوکت اسلامی سے خاص عید کے دن ہزاروں اہل اسلام نے جنازہ پڑھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خداوند تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۹۔ کالم: ۱-۲۔ بابت ۲۱رفروری ۱۹۳۸ء

اور پس ماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین

(قاضی محمد اکبر) (۱)

ڈاکٹر سر محمد اقبال۔سیالکوٹ

آہ! ڈاکٹر سر محمد اقبال بھی چل بسے: لاہور،۲۱ر اپریل۔ ہندوستان کے مشہور نامور شاعر آنریبل ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب مورخہ ۲۱ر اپریل ۱۹۳۸ء کو اس جہانِ فانی سے ملک جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔(باقی آئندہ) (۲)

مولانا حکیم غلام رسول صدیقی۔امرتسر

موت العالم موت العالم: امرتسر کے مشہور طبیب فاضل و ماہر علوم جدیدہ وقدیمہ ارسطو زماں حضرت مولانا حکیم ڈاکٹر غلام رسول صاحب صدیقی امرت سری چند ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۹ر مئی ۱۹۳۸ء بروز شنبہ اس عالم فانی سے یک صد پندرہ سال گزار کر راہی ملک جاودانی ہوئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ایک صاحب علم وفضل بزرگ تھے۔علوم طبیہ مروجہ میں آپ کو بہت بڑا ملکہ حاصل تھا۔اس کے علاوہ آپ کو علومِ مذہبی سے کافی واقفیت تھی،اور آپ عقیدہ میں پکے سنی حنفی تھے۔منطق وفلسفہ میں آپ اتنے ماہر تھے کہ بڑے بڑے گریجویٹ آپ کے سامنے زانوے اَدب طے کرتے تھے۔آپ نے منطق وفلسفہ اور مذہب پر کئی ٹریکٹ لکھے جن کو معمولی علم والا سمجھ ہی نہیں سکتا۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر:ص۱۰۔کالم:۲۔بابت ۲۸ر فروری ۱۹۳۸ء

(۲) الفقیہ امرتسر،سرورق۔جلد۲۱۔بابت ۱۹ر صفر المظفر ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۱ر اپریل ۱۹۳۸ء

امرتسر میں آپ کے بے شمار شاگرد ہیں مگر شاگردِ رشید ہونے کا فخر میرے والد ماجد جناب محمد ابراہیم صاحب قبلہ مرحوم ومغفور کو ہی حاصل تھا۔ آپ والد مرحوم کی شاگردی پر فخر کیا کرتے تھے۔ افسوس کہ وہ آپ کی زندگی ہی میں اکتوبر ۱۹۲۴ء کو فوت ہوگئے، اور نیازمند ایڈیٹر کو بھی انھیں سے تلمذ حاصل تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور آپ کے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (۱)

مولانا مفتی محمد امین۔ مولمین

مولمین کے مفتی اعظم کا انتقال: نہایت افسوس کے ساتھ ہم مولانا مفتی حاجی محمد امین صاحب کے انتقال پر ملال کا ذکر کرتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب بتاریخ ۱۱/ مارچ بروز جمعہ دن کے ساڑھے بارہ بجے اس دنیاے فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گیے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۸۳ سال کی تھی۔

آپ کے جنازہ کو سورتی اسلامیہ کمیٹی نے سورتی مسجد میں پہنچایا جہاں آپ کو نہایت اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا۔ مفتی صاحب موصوف کی وفات کی خبر تمام شہر میں یک دم پھیل گئی اور مسلمان ہزاروں کی تعداد میں سورتی مسجد کو روانہ ہوئے، تاکہ اپنی عقیدت کے آخری پھول اس شخصیت کے قدموں پر نچھاور کریں، جو اپنی انکساری اور خوش اخلاقی کی وجہ سے تمام عقائد کے مسلمانوں میں ہردلعزیز ہو چکے تھے۔ مرحوم مفتی صاحب فراخ حوصلہ انسان تھے، اور غریبوں سے خاص لطف وکرم سے پیش آتے تھے۔

آپ اپنی عمر کے آخری سالوں میں مولمین شریف تشریف لائے اور اس عرصہ میں انھوں نے نہ صرف عامۃ الناس میں مذہبی خدمات کو فروغ دیا بلکہ مختلف مجالس اور سوسائٹیوں کی تشکیل کرنے اور متعدد مساجد کی تعمیر میں بھی خاص دلچسپی لیتے رہے۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر، سرورق، جلد ۲۱۔ کالم: ۱-۲۔ بابت ۱۴/ مئی ۱۹۳۸ء۔ مطابق ۱۳/ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

ان کی موت نے ایک بہت بڑی شخصیت کو مولمین کے مسلمانوں سے چھین کر انھیں رنج ومحن کے اتھاہ سمندر میں ڈبو دیا۔نماز جنازہ میں ہزار ہا آدمی شامل ہوئے۔آپ اپنے پیچھے ایک بیوی، دولڑکیاں اور دولڑکے چھوڑ گئے ہیں۔

الفقیہ: مولمین کے مفتی صاحب موصوف کی بے وقت وفات کا ہمیں از حد افسوس ہے۔ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین (۱)

مولانا قاضی محمد زماں مجددی۔بنگلور

سانحہ ارتحال: جمیع برادرانِ اسلام کونہایت رنج وافسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ میرے والد بزرگوار حضرت قبلہ عالم باعمل، محقق اوقات الصلوٰۃ، موجد مقیاس الطلوع والغروب حاجی قاضی محمد زماں صاحب قبلہ نقش بندی مجددی، میر حلقہ نقش بندیہ وسابق امام مسجد شوکہ آج صبح کے چار بجے بروز پیر مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۳۸ء اس دنیاے فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم شاہ صاحب قبلہ کے خاص غلاموں میں سے تھے، اور بہت ذاکر تھے۔وقت انتقال ذکر میں ہی رحلت کر گئے۔آپ بہت سے اوصاف کے مالک تھے۔خدا بخشے۔آمین۔

الفقیہ: مرحوم پیش اماموں کی اصلاح کا زیادہ خیال رکھتے تھے۔داڑھی کے متعلق فاسد اماموں کی اصلاح کے لیے کئی اشتہارات اور رسالے اپنی جیب سے طبع کرا کر شائع کیے اور اپنے متعلقین واقربا کے ہم درد و مددگار رتھے۔بہت سے غریب مسلمانوں کو تجارت وضرورت پر قرضِ حسنہ دیا کرتے تھے۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر:ص:۸۔کالم:۱۔بابت ۱۴ر جون ۱۹۳۸ء

آپ کے جنازہ میں کثیر التعداد برادران طریقت واہل بنگلور میں علما ومشائخین شامل تھے۔آپ کی تعزیتی فاتحہ شہر کی دس مساجد میں اَدا ہوئی۔قارئین الفقیہ سے عموماً اور برادرانِ طریقت سے خصوصاً درخواست ہے کہ مرحوم کے لیے دعاے مغفرت فرمادیں اور آپ کے صاحب زادہ حاجی قاضی محمد علی اوران کی والدہ ماجدہ ودیگر متعلقین کواللہ تعالیٰ صبر جمیل عطافرمائے۔ (۱)

مولانا شاہ احمد مختار صدیقی۔میرٹھ

ایک عالم دین کی رحلت: مخلصم السلام علیکم

اطلاعاً عرض ہے کہ امام الدین حضرت قبلہ مولانا مولانا قاری شاہ احمد مختار صاحب صدیقی میرٹھی قدس سرہ القوی نے شب دوشنبہ یازدہم جمادی الاول ۱۳۵۷ھ ۔۱۰ر جولائی ۱۹۳۸ء بین مغرب وعشا داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے جانِ شیریں جہان آفریں کے سپرد فرمائی۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور ۱۱ر تاریخ کی دوپہر کو بڑی دمن علاقہ پرتگیز محلّہ ڈھولر کی جماعت کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔والسلام۔

میں ہوں آپ کا مخلص: نذیر احمد خجندی

الفقیہ: ہمیں مولانا صاحب کی اچانک موت کا سخت افسوس ہے۔آپ بیرونِ ہند میں تبلیغ اسلام کا کام کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطافرمائے۔آمین (۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر:ص ۱۵۔کالم:۱-۲۔بابت ۲۸رجولائی ۱۹۳۸ء۔

(۲) الفقیہ امرتسر:ص ۱۵۔کالم:۱-۲۔بابت ۲۸رجولائی ۱۹۳۸ء۔

مولانا مفتی رحمت اللہ واعظ۔ بھیادر

آہ! شہر بیادر کے آفتابِ عالم تاب کا غروب: کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ۔

حضرت قبلہ حامی سنت ماحی بدعت قاطع قلعہ وہابیت، ناصر دین وملت، حامل شریعت وطریقت، عالم باعمل، علامہ وقت، وحید العصر فقیہ ومحدث ومفتی مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب واعظ بن مولوی نور محمد صاحب سنی حنفی چشتی ناگوری ثم بھیادری (مدرسہ نور الاسلام عربیہ حنفیہ) نے ۲۲/ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۷ھ یوم جمعرات شب جمعہ قبل نماز عشا قریب پونے نو بجے اس دارِ فانی سے دارِ بقا کو ہمیشہ کے لیے تشریف لے گئے، اور پس ماندگان ووابستگان وعزیزان کو ہمیشہ کے لیے داغِ مفارقت دے کر جنت الفردوس میں جاگزیں ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آہ! آپ کی وفات حسرت آیات نہ صرف آپ کے اعزا واحباب ومعتقدان وارادت مندان کے لیے باعث رنج وملال بلکہ ہر عاشق رسول اس صدمے سے متاثر ہے اور ہر صاحب ایمان کا قلب آپ کی جدائی سے محزون ومغموم اور یہ رنج وغم کیوں نہ ہو' موت العالم موت العالم'۔

عالم بھی کیسے! باعمل خاص سنی وحنفی، نمازِ جنازہ حضرت قبلہ عابد وزاہد ملا عبدالغنی صاحب پیش امام مسجد حنفیہ نے پڑھائی۔ قبر شریف میں رکھنے سے پیشتر شرعی اسقاط کیا گیا۔ بعد ازاں آپ کو آپ کے والد حضرت قبلہ مولانا نور محمد صاحب سنی حنفی چشتی خلیفہ حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبدالسلام صاحب ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے قریب سپرد خاک کیا گیا۔

قارئین وناظرین سے عرض ہے کہ وہ گیارہ گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ شریف پڑھ کر ثواب بخشیں۔ نیز علمائے دین وشاعران سے عرض ہے کہ حضرت مولوی رحمت اللہ مرحوم کے لیے قطعہ تاریخ رحلت فارسی یا اُردو میں لکھ کر بہ سبیل ڈاک مدرسہ نور الاسلام عربیہ

حنفیہ کے نام پتا پر روانہ فرمائیں۔

(حاجی حافظ عبدالحمید حاجی حافظ محمد ابراہیم ڈونگری والے)

قطعہ تاریخ۔از: حافظ محمد ابراہیم صاحب بیادری

عالم و فاضل محقق رحمت اللہ مولوی	ذاکر نام خدا بدر روز و شب آں محترم
بست وسہ اولی جمادی آہ بد وصل الجمعہ	بر پیام حق رواں شد سوے جنت محتشم
چشمہ فیض اتم گو وازسر الحمد غوان	سال رحلت یافت از نیکو عمل قصر ارم
۱۳۵۷ھ	۱۳۵۷ھ (۱)

کپتان الحاج محمد علیم اللہ خان نقش بندی۔میسور

وفات حسرت آیات: نہایت رنج والم سے یہ خبر دی جاتی ہے کہ اعلیٰ حضرت امیر ملت محدث علی پوری روحنا فداہ کے مقبول مرید بااخلاص کپتان الحاج محمد علیم اللہ خاں صاحب نقش بندی جماعتی میسوری نے بمقام بنگلور بروز جمعرات ۱۷؍رمضان المبارک بعد افطار سجدۂ نمازِ مغرب میں دائمی اجل کو لبیک کہا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

پیش از نمازِ جمعہ ۱۸؍رمضان المبارک کی صبح بنگلور کے لال باغ کے متصل بڑے مکان والے گورستان میں آپ کے جسد خاکی کو سپردِ خاک کیا گیا۔آپ کے تابوت کے ساتھ اور نماز جنازہ میں کثیر التعداد معززین ورؤسا وتجار وجج ہائیکورٹ کے علاوہ علما وصلحا وصوفیہ بھی شریک تھے۔ باوجودیکہ روز وساعت دفن یعنی ۱۱ بجے ۹ نومبر (۱۸رمضان) جنگ عظیم کے صلح کی یادگار کی فوجی پریڈ کی یوم وساعت تھیں۔

ایک اعزازی فوجی دستہ میسور الفنٹری سے آپ کے جنازہ کے ساتھ رہا اور نعش کے دفن کے وقت فوجی سلامی اُتاری؛ کیوں کہ مرحوم مہاراجہ میسور کی فوج کے ایک پیشنر کمان

(۱) الفقیہ امرتسر:ص ۸۔کالم:۲۔بابت ۱۴؍اگست ۱۹۳۸ء۔

افسر تھے۔آپ نے ۱۳۵۲ھ میں حضور پرنور قبلہ عالم امیر ملت ارواحنا فداہ کے ہم رکاب حج بیت اللہ شریف وزیارت حرم نبوی (علیہ وعلیٰ آلہ التحیۃ والسلام) کیے تھے۔ بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ مرحوم کو اعلیٰ علیین مقام عطا ہو۔اور یہ کہ وہ دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوں اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا ہو۔ یوں تو ؎

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

مگر ماہِ مبارک صیام میں اور وہ بھی بوقت مغرب بہ یوم جمعرات نیز بہ حاضری نماز بحالت سجدۂ فرض اپنے مولیٰ کے ممنون ومشکور بغیر کسی علالت یا تکلیف کے اس سرائے فانی سے عالم جاودانی کو سفر ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

کون صاحب ایمان ہوگا جو ایسی مبارک موت کا متمنی نہ ہو۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ وہ قل شریف پڑھ کر اس نیک بندۂ مولا کے حق میں دعائے مغفرت اور پس ماندگان کے لیے دعائے توفیق صبر مانگیں۔

(رقیمہ: خان بہادر بخشی مصطفیٰ علی خان نقش بندی جماعتی۔
پنشنر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس) (۱)

مولانا قاضی عبدالکریم۔سندھ

حادثۂ جانکاہ: قارئین الفقیہ یہ رنجیدہ خبر نہایت افسوس سے پڑھیں گے کہ ہمارے نہایت ہی کرم فرما اور اعلیٰ حضرت فیاض عالم حکیم الامت محی سنت ماحی بدعت مولانا مولوی

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۰۔ کالم: ۲-۳۔ بابت: ۷/ دسمبر ۱۹۳۸ء

حاجی حافظ خواجہ محمد حسن جان صاحب قبلہ مدظلہ العالی مجددی نقش بندی سجادہ نشین ٹنڈہ سائیداد حیدرآباد سندھ کے مخلص کارکن اور اسلام کے ایک سچے خیر خواہ، خادم اہل اسلام عالم شریعت عامل طریقت شیدائی ملت جناب حضرت حاجی قاضی عبدالکریم صاحب مرحوم رحمۃ اللہ علیہ ساکن کوٹ قاضی محمد عارف تعلقہ میٹھر سندھ، ۱۴ر ذی الحجہ شب جمعہ ۱۳۶۰ھ کو نمازِ تہجد پڑھتے ہوئے اس دارالفنا سے دارالبقا کی طرف سفر اختیار فرما کر رحمت حق سے پیوست ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مہربانی کرکے ان کی روح پرفتوح کو فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں قاضی صاحب مرحوم کے خاندان سے اس حادثۂ جانکاہ میں دلی ہم دردی ہے۔ (ایڈیٹر) (۱)

چوہدری افضل حق (قائد احرار)

احرار لیڈر چوہدری افضل حق کی وفات: ۸ر جنوری کو رات ۹ بج کر ۴۰ منٹ پر چوہدری افضل حق احرار لیڈر دفتر مجلس احرار بیرون دہلی دروازہ میں وفات پاگئے۔ مرحوم کو چند یوم سے نمونیا ہوگیا تھا، آپ کی نماز جنازہ ہزاروں کے مجمع میں بیرون دہلی دروازہ میں اَدا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ (۲)

والدہ مولانا پیر امیر احمد چشتی جودھپوری۔ کراچی

مسلمانانِ احناب کراچی کو صدمہ عظیم: مسلمانانِ احناف کراچی کو یہ خبر پر از رنج و

---

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر۔ ص ۱۱۔ کالم: ۳۔ بابت: ۱۴ر جنوری ۱۹۳۹ء۔

(۲) اخبار الفقیہ امرتسر۔ ص ۱۱۔ کالم: ۳۔ بابت: ۱۴ر جنوری ۱۹۳۹ء۔

ملال سن کرنہایت ہی غمگین کیے بغیر نہ صرف احناف کراچی بلکہ بیرون ممالک کے اہل احناف کوبھی نہ رہے گی جس کو ہر فردِ حنفی سن کر پڑھ کر تڑپ جائیں گے کہ حضرت فخر الواعظین مولانا مولوی پیر امیر احمد واعظؔ انصاری چشتی رحمانی امیر شریعت وامیر ملت کراچی جودھ پوری مدظلہ العالی کی والدہ ماجدہ محترم کا سایۂ عاطفت قبلہ ممدوح سے اُٹھ گیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

قبلہ موصوف کراچی میں ورودفرماتھےاوراہل حدیث کے ناپاک شجرکفریہ عقائد کی بیخ کنی اوراحناف کےعقائد کا اعلیٰ پیمانہ پرتحفظ فرمارہے تھےاورابھی آپ اپنی اعلیٰ خدمات مذہبیت بطریق مواعظ حسنہ پرامن وسکون وفرض منصبی کی تکمیل بھی نہ کرنے پائے تھے کہ رب واحد جل مجدہ کی بارگاہِ ایزدمتعال سے اندوہ ناک وفات حسرت آیات کی پررنج والم کی خبر پہنچی۔

اس خبر سے جو صدمہ وافسوس مولانا موصوف کو یا احناف کراچی کو ہوااس کا اندازہ خداوند حقیقی خوب ہی اچھی طرح جانتا ہے۔اسی وقت مولانا صاحب نے ارادہ وطن کا ظاہرکیا یہاں ایک دوسری مصیبت کا پہاڑ مسلمانانِ کراچی پر مفارقت کا ٹوٹا۔

لہٰذا ہم ساکنانِ کراچی حضرت فخر الواعظین مولانا مولوی پیر امیر احمد واعظؔ انصاری چشتی رحمانی جودھپوری کےاس صدمہ جانکاہ میں اپنےقلبی رنج والم کا اظہار کرتے ہیں،اور بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے ہیں کہ اے قادر ذوالجلال! مرحومہ مغفورہ کواپنی قربت عطا فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ دے کران کےمزار پرانوار پراپنی رحمت لامتناہیہ کا نزول فرمااورپس ماندگان اہل بیت کوصبرجمیل کی توفیق عنایت فرما۔آمین ثم آمین

اخیر میں ہم تمام علماے احناف وپیش امام صاحبان مساجد سے پرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے مواعظ حسنہ میں اور بعدازنماز جمعہ دعاے مغفرت کے لیے دست سوال دراز کرتے ہوئے حضرت قبلہ ممدوح وموصوف سے اپنی ہم دردی وایمانی کا بین ثبوت دیتے ہوئے ثواب دنیا وآخرت سے مستفید ومستفیض ہوں گے،اورحضرت مولانا

سے درخواست کرتے ہیں کہ براے ترحم نوازی جہاں تک ہو سکے بعد از فرائض متعلقہ ایصال ثواب واپس عازم کراچی ہوکر مسلمانان احناف کے ایمان وایقان میں استقامت بخشتے ہوئے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(نیازکیش: ماسٹر پیر بخش ناظم قریشی سنی حنفی جھونا کبھارواڑہ، کراچی) (۱)

منشی امام الدین نقشبندی راقبؔ قصوری۔قصور

حادثۂ ارتحال:

ہے چرخِ بریں لرزاں دنیا کے مکیں نالاں
نرگس ہے تو خوں رویاں بلبل ہے تو نوحہ خواں

احباب کے لیے یہ صبر شکن اور ہوش ربا سانحہ باعث صد ملال ہوگا کہ منشی امام الدین صاحب راقب قصوری نقش بندی مجددی جماعتی مورخہ ۱۸، ۱۹ جون مطابق ۲۷، ۲۸ ربیع الاول کی درمیانی شب بوقت ۹ بجے بحکم کل من علیہا فان اس سرائے فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرما گئے ہیں۔

آپ نہ صرف مصور جذبات انسانی یعنی شاعر باکمال بزبان پنجابی تھے بلکہ ایک متقی پرہیزگار، پابند صوم وصلاۃ اور مجسمہ اخوت اسلام ہونے کے باوجود اپنے پہلو میں مصیبت زدگان کے لیے درد دل رکھتے تھے۔ دعا ہے کہ رب العالمین مرحوم کو جنت الفردوس میں بہ سایۂ عاطفت سرکار دوجہاں ﷺ جگہ عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے آپ کے نقش قدم پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(بابو غلام زین العابدین، ہیڈ ڈلیوری کلرک)

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۸۔ کالم: ۱-۲۔ بابت ۲۸/ جون ۱۹۳۹ء

الفقیہ: ہمیں راقبؔ صاحب کے انتقال کی خبر پڑھ کر افسوس ہوا۔ راقب صاحب کا کلام نعتیہ پنجابی جو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں لکھا کرتے تھے وہ صرف آپ ہی کا حصہ تھا۔ آپ کے کلام میں اس قدر تاثیر تھی کہ مخالف سے مخالف بھی وجد میں آجاتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بطفیل اپنے حبیب کے واصل جنت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل۔ قارئین الفقیہ مرحوم کے لیے دعاے مغفرت فرمائیں۔ (۱)

سید بلا شاہ سہروردی۔ سندھ

افسوس ناک موت: نہایت رنج وافسوس سے یہ خبر درجِ اخبار کی جاتی ہے کہ اخبار الفقیہ کے معاون حضرت سید بلا شاہ صاحب سہروردی شہر داڑ، ڈاکخانہ غوث پور ضلع جیکب آباد، سندھ جو اپنے علاقے میں فرقہاے جدیدہ کی بیخ کنی کے لیے تیغ براں تھے اور لوگوں میں آپ کی بہت عزت وتوقیر تھی، صرف چار یوم کی معمولی سی علالت سے مورخہ ۲۹/مارچ ۳۹ مطابق ۷ صفر ۵۸ھ بروز چہار شنبہ بوقت دوپہر اس عالم فانی سے ملک جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وفات کی خبر گرد ونواح کے علاقوں میں بجلی کی طرح پھیل گئی، جس سے ہزار ہا لوگوں کا مجمع ہو گیا۔ جنازہ میں خلقت بے انداز تھی۔ نماز جنازہ آپ کے والد ماجد نے پڑھائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے، اور آپ کے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ قارئین الفقیہ سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر) (۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۸۔ کالم: ۲۔ بابت ۲۸/جون ۱۹۳۹ء

(۲) الفقیہ امرتسر، سرورق۔ جلد ۲۲۔ بابت ۵ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۱/اگست ۱۹۳۹ء

امیر ملت مولانا سید پیر جماعت علی شاہ۔علی پور سیداں

موت العالم موت العالم: خبر وفات حسرت آیات قبلہ دوراں جامع کمالاتِ صوری ومعنوی حضرت لاثانی جناب حضرت حاج الحرمین الشریفین سید پیر جماعت علی شاہ صاحب ثانی قادری نقش بندی مجددی محلّہ مغربی علی پور شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

نہایت قلق واضطراب کے ساتھ یہ خبر درج کی جاتی ہے کہ بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۷رشعبان المعظم ۱۳۵۸ھ اتواراور پیر کی درمیانی شب بوقت ۹ بجے رات وہ شمس تابندہ وقمر درخشندہ اس دارِ فانی سے رحلت فرما کر مواصل مجیب الٰہی ایزد علی اللہ کو ملاقی ہوئے اور ہم وابستگانِ سلسلہ عالیہ نقش بندیہ کو ہمیشہ کے لیے داغِ مفارقت دے گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضور پُرنور کو دو تین یوم قبل از مفارقت خفیف بخار ہوا مگر والا دوام جو غذاے روحانی حضور کی تھی اس کا ایسا غلبہ ہوا کہ سکراتِ موت وغیرہ کی کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی، اور خطاب **یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِی عِبَادِیْ وَادْخُلِی جَنَّتِیْ** پا کر ملأ اعلیٰ کی طرف تشریف لے گئے۔

تاریخ ختم شریف: تمام زائرین ومتوسلین ومحبین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۱۴رشوال ۵۸ھ مطابق ۱۶رنومبر ۳۹ء بروز جمعرات مقرر کی گئی ہے۔لہٰذا تمام وابستگان تاریخ مقررہ پر ہمراہ بسترہ وغیرہ تشریف لائیں۔

(ملتمسان صاحب زادگان حضرت قبلہ عالم مرحوم علی پور شریف) (۱)

(۱) الفقیہ امرتسر:ص:۸۔کالم:۳۔بابت ۷راکتوبر ۱۹۳۹ء

مولانا ابوالمحامد احمد علی حنفی اعظمی ۔ مئوناتھ بھنجن

کل من علیھا فـــان ، موت العالِم من العالَم

حضرت علامہ مولانا مولوی ابوالمحامد احمد علی صاحب سنی حنفی مئوی اعظمی کی وفاتِ حسرت آیات : یہ خبر نہایت رنج واندوہ اورحزن وملال سے سنی جائے گی کہ جماعت احناف کے ہم دردِ اعظم، اخبار الفقیہ کے قدیمی سرپرست حضرت مولانا مولوی ابوالمحامد احمد علی مئوی صاحب مورخہ ۲۲/اکتوبر ۳۹ء بروز یک شنبہ مطابق ۸/رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ بوقت صبح اس دارِفانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرماگئے۔

ہر کہ زاد بناچار بایدش نوشید
زجامِ دہر مئے کل من علیہا فان

ممدوح کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر عالم احناف کو سخت صدمہ ہوگا؛ لیکن جو صدمہ نیاز مند مدیر الفقیہ کو ممدوح کی جدائی سے ہوا، اس کے بیان سے زبانِ قلم قاصر وعاجز ہے۔ موصوف گو مجھ سے ایک ہزار میل کے فاصلے پر تھے لیکن اس طرح تھے جیسے ہر وقت میرے پاس ہی ہیں، ان کو میرے خانگی معاملات میں ذرا ذرا بات میں دخل تھا اور ایسا ہی مجھے ممدوح کے خانگی معاملات میں تھا۔

غرضیکہ میرے نزدیکی رشتہ داروں کو بھی میرے وہ معاملات معلوم نہ تھے جو موصوف کو معلوم تھے۔ میرا کوئی کام مولانا ممدوح کی رائے کے بغیر نہ ہوتا تھا؛ لہٰذا میرے لیے سخت مشکل ہوا جو میرا ایک رفیق صادق مجھ سے جدا ہوگیا۔

مرحوم ایک قابل مصنف تھے۔ آپ نے فرقہ حقہ حنفیہ کی اشاعت میں ہزار ہا روپیہ پانی کی طرح صرف کیا۔ اورمرتے دم تک خرچ کرتے رہے۔ آپ کی بے شمار تصنیفات ہیں جو کئی کئی بار چھپ چکی ہیں۔

چند ایک کی فہرست درج ذیل ہے: اباطیل وہابیہ، ارتداد الوہابیین، الفوز الکبیر

ترجمہ نحومیر، فتوحاتِ مقلدین، غیر مقلدین کی خاصیتیں، حقیقۃ رواۃ الحدیث، نظری دھوکا مع عقلی دھوکا، غیر مقلدین کے مکر، بعض الصوارم الہندیہ، اصدق الحدیث، نغمہ توحید وغیرہ وغیرہ۔

آپ کو اخبار الفقیہ سے دلی انس تھا، آپ نے اس کی توسیع اشاعت کے لیے بہت مالی اور قلمی اِمداد فرمائی۔ غرضیکہ آپ خلق نبوی کا بہترین نمونہ تھے۔ آپ کے اخلاق حسنہ کے دوست دشمن سب قائل تھے اور اس میں کچھ کلام نہیں کہ آپ کی وفات حنفی دنیا کے لیے خصوصاً اور مئو ناتھ بھنجن ضلع اعظم گڑھ کے لیے عموماً ایک نا قابل تلافی صدمہ ہے۔ ایک آفتاب تھا جو غروب ہوگیا۔ ایک نور تھا جو چھپ گیا۔ ایک گل جاں فزا تھا جو مرجھا گیا۔ ایک ہمدردِ اسلام تھا جو افسوس! نہ رہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

لہٰذا درخواست ہے کہ جملہ قارئین الفقیہ حضرت موصوف مرحوم کے لیے ہر نماز کے بعد نہایت خشوع خضوع سے چند روز دعاے مغفرت فرمائیں۔ ہمیں مرحوم کے پس ماندگان خصوصا میاں عبدالغفار وعبدالستار وعبدالولی صاحبان سے اس صدمہ جاں کاہ میں دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

غم زدہ: ابوالرّیاض۔ مدیرالفقیہ، امرت سر (۱)

مدیر اخبار کے علاوہ کچھ دیگر احبابِ اہل سنت کے تعزیتی خطوط بھی شامل شمارہ ہوئے تھے جن میں سے ایک یہ بھی ہے :

آہ! مولانا احمد علی۔ مولانا مولوی احمد علی صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات نے واقعی ہمارے دلوں کو زخمی کر دیا ہے خصوصاً الفقیہ کے وہ حقیقی معاون تھے۔ ان کی شہرۂ آفاق تصنیفات نے مخالفین میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

---

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر، بابت، ۲۸/اکتوبر ۱۹۳۹ء ص: ۱۵۔

اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو جنت الفردوس نصیب کرے، اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خاکسار نے عہد کرلیا ہے کہ تلاوتِ قرآن یا جس قدر وظائف تلاوت کیا کروں گا مولانا کے روح پُرفتوح کو ثواب پہنچاتا رہوں گا۔

(غلام احمد جلد ساز، میر پور، جہلم ریاست جموں)

پھر کوئی ایک مہینے کے بعد مولانا مرحوم کے سانحہ اِرتحال پر آپ کے پوتے جناب فیض الرحمٰن فیضؔ کی طرف سے ایک تفصیلی تعزیت نامہ شائع ہوا جس کا یہاں نقل کر دینا خالی از اِفادیت نہ ہوگا:

جدامجد حضرت مولانا مولوی ابوالمحامد احمد علی صاحب مرحوم

کی وفات حسرت آیات پر چار آنسو

إنمـــا الدنيـــا فنـــاء ليس للدنيا بقاء

إنما الدنيا وما فيها كنسج العنكوت

ممکنات پر انقلاب کا آنا ایک امر یقینی اور قطعی ہے، لیکن دنیا کا یہ کوئی جدید سانحہ نہیں اور نہ خالق کائنات کا یہ کوئی تعجب آمیز فعل ہے بلکہ لیل و نہار کے آنے وجانے اور شمس و قمر کے طلوع و غروب سے ہمیں یہ حتمی طور پر معلوم ہے کہ دنیا کو ابدی زندگی حاصل نہیں۔ ہمارے سامنے انجم افلاک ضیا پاشی کرتے ہیں؛ مگر چند گھنٹے نیر اعظم بھی جلوہ فگن ہوتا ہے؛ مگر صرف پورے دن، اور ہاں لیلی شب کائناتِ دہر پر سیاہ چادر بھی تانتی ہے؛ مگر تا طلوعِ صبح، گرمی و سردی کا بھی یہی سلسلہ رہتا ہے اور خزاں و بہار کی بھی یوں ہی آمد و رفت۔

الغرض! دنیا کی ہر شے پر ایک دور آتا ہے اور گزر جاتا ہے۔ دنیا کی ہر شے فانی اور آنی جانی ہے ۔

مسافر خانۂ دنیا سے بے شک ہے سفر سب کو
قیام اس میں کہاں بستی یہ مہمانوں سے بستی ہے

بے شک اجل کے پنجۂ استبداد سے نہ کوئی جاں بر ہوا اور نہ ہوسکتا ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت کا نہ مٹنے والا قانون ہمارے پاس موجود ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ایک ذی شان وذی ثروت انسان موت کے آگے ویسے ہی مجبور محض ہے جیسے ایک دردر کا بھکاری اور ہمیں بھی اس کے سامنے ویسے ہی سر تسلیم خم کرنا ہے جیسے ہم سے قبل جانے والوں نے اس کے بلاوے پر لبیک کہا۔

یہ سب کچھ سہی، مگر آہ! آج ہم جس المناک خبر کو سنانا چاہتے ہیں وہ ان تمام انقلابات سے نرالی وجداگانہ ہے جسے ہم نے اوپر بیان کیا۔

آہ! ہمارے لیے دوشنبہ مورخہ ۸؍رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ کی صبح بھی کس قدر حسرت آمیز و بے رونق و بے نور تھی۔ خصوصاً اس وقت جب ہمارے جدامجد حضرت مولانا ابوالمحامد مولوی احمد علی صاحب کا سایہ ہمارے سر سے اُٹھ رہا تھا، ستارے فرطِ غم سے ڈوب گئے تھے، جب چمنستانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مالی اس دنیاے فانی کو خیرآباد کررہا تھا۔ دنیا تھوڑی دیر کے لیے ہمارے سامنے تاریک ہوگئی تھی جب ہمارے ہادی ہمیں اس کس مپرسی کے عالم میں تنہا چھوڑ کے دار بقا کی طرف رحلت کررہے تھے، اور جن وبشر میں بھی ایک سناٹا اور ہو کا عالم تھا جب وہ ماہِ کامل ان سے روپوش ہورہا تھا۔

الحاصل! قدرت کو وہی منظور تھا جو ہوا۔ یعنی اسی صبح کو ہمارے مربی ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہوگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون. سچ ہے: اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لاَ يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلاَ يَسْتَقْدِمُوْنَ. احناف اور خصوصاً مسلمانانِ مئو کو حضرت والد کی جدائی سے ناقابل تلافی صدمہ پہنچا؛ مگر آپ نے سنا ہوگا ؎

اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے
لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے

بہرحال! اب ہماری دعا ہے کہ اے اللہ! اس ملت بیضا کے سچے جاں نثار کو غریق رحمت کر۔ اے خالق الارض والسماوات! تو اس آفتابِ ہدایت کی مزار مبارک کو انوار

سے بھر دے۔اے مولیٰ! تو ان کی خطاؤں کو معاف اور ان کی لغزشوں سے درگزر کر۔اے پروردگار! ہم غم خوردگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما۔اے رب العزت! تو اس جیسا پھر ہمدرد اسلام پیدا کر جو اسلام پر تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہو۔آمین ثم آمین۔

(غم خوردہ: فیض الرحمٰن فیضؔ نبیرۂ حضرت مولانا مولوی ابوالمحامد احمد علی صاحب مرحوم۔ ۱۳۵۸/۹/۱۷ھ) (۱)

ایڈیٹر الفقیہ کی درخواست پر کچھ احباب نے اعلیٰ حضرت عالی جناب مولانا ابوالمحامد احمد علی صاحب سنی حنفی مئوی اعظمی نوراللہ مرقدہ کے لیے بہترین قطعہ ہائے تاریخ وفات رقم کیے۔اختصار کے پیش نظر ان میں سے دو یہاں پیش کیے جاتے ہیں۔ان میں سے پہلا قطعہ مولوی محمد یوسف رساؔ صاحب مئوی کا نتیجہ فکر ہے اور دوسرا معین الدین صاحب حنیف اعظم گڑھ کا تراشیدۂ طبع۔

[۱]

آہ موصوفِ مکرم قدردانِ اہل دیں — مہربانِ بے کساں پابندِ قرآنِ مبیں
ناصر ملت، ادیب دہر و مولائے سخن — عالم علم حقیقت ، عامل شرعِ متیں
ہشت تاریخ آمدہ یکشنبہ از ماہِ صیام — مولوی احمد علی شد عازمِ خلد بریں
زانکہ مقبولِ جہاں آں عالم بیمثل بود — از وفاتش آہ! یک عالم شدہ اندوہ گیں
غور کردم چوں رساؔ از بہر سالِ ہجرتش — گفت ہاتف حامی اسلام شد جنت نشیں

۱۳ ھ ۵۸

[۲]

مولوی احمد علی سرچشمہ فضل و کمال
رہبر اربابِ تقویٰ ہادیِ اہل یقیں

---

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر، بابت، ۷/نومبر ۱۹۳۹ء ص: ۵، ٦۔

صاحب علم و ہنر، فخر مئو، جانِ ادب
پاک باطن نیک طینت، واقف اسرارِ دیں

جب نظر آیا افق پر جلوۂ ماہِ صیام
اور عالم میں ہوئی تاریخ ظاہر آٹھویں

ہوگئی تاریک صد افسوس دنیا علم کی
چھپ گیا زیر زمیں وہ آفتابِ علم دیں

دی یہ ہاتف نے ندا بہر سن رحلت حنیفؔ
مولوی احمد علی قطب الزماں جنت نشیں

۴۱۰ ۴۵۳ ۲۴۰ ۱۱۰ ۵۳ ۹۲

۱۳۵۸ھ (۱)

اس کے بعد الفقیہ نے ان قطعات کے نیچے مولانا کے لیے ایک نوٹ یوں لگایا ہے :

مولانا مرحوم مغفور نے اپنی زندگی میں فرقہ حقہ حنفیہ کی جو خدمات دامے، درمے، سخنے، قدمے کی وہ محتاجِ بیان نہیں۔ اسی سے قارئین الفقیہ واقف ہیں کہ مولانا موصوف رات دن وہابیوں، غیر مقلدوں کی سرکوبی میں منہمک رہتے تھے۔ آپ نے اپنا پیدا کردہ مال کا بیشتر حصہ اپنے تصنیف کردہ رسالوں کے شائع کرانے پر خرچ کیا ہے۔ قارئین الفقیہ سے درخواست ہے کہ مولانا کی خوشنودیِ روح کے لیے بطورِ ایصالِ ثواب ایک دفعہ الحمد شریف اور تین دفعہ قل شریف پڑھ کر ان کی روح کو ثواب پہنچادیں۔ (الفقیہ) (۲)

---

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر، بابت، ۷تا۱۴/اگست ۱۹۳۹ء۔

(۲) اخبار الفقیہ امرتسر، بابت، ۷تا۱۴/اگست ۱۹۳۹ء۔

مولانا محمد رضا بریلوی (برادر گرامی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

[خانوادۂ امام احمد رضا محدث بریلوی کئی صدیوں سے علم وکمال کی حقیقی خدمات انجام دیتا چلا آرہا ہے۔ اس گھرانے کی علمی وفکری فتوحات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ آباو اَجداد سے لے کر اولاد واَحفاد تک مسلسل علم وفکر کی آبیاری ہوتی دکھائی دیتی ہے، اور معتقدات ونظریاتِ اہل سنت کو مہر نیم روز کی طرح واضح وشفاف کر دکھانے میں اس خاندان کے نوابغ رجال نے جو سعی مسلسل اور جہادِ پیہم کیے ہیں وہ بلاشبہہ آب زرّیں سے رقم کرنے کے لائق ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے جدامجد، والد ماجد، اور عظیم بیٹوں کے ساتھ آپ کے گمنام بھائی مولانا محمد رضا فاضل بریلوی بھی کشت علم وکمال کی آبیاری میں اپنا قائدانہ کردار اَدا کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس طرح اس خانوادے کی ساری شاخیں ہمیں پھل داراور رشک باغ وبہار دکھائی دیتی ہیں۔ آپ کے سانحہ ارتحال کی روداد اخبار الفقیہ نے بہت تفصیل سے درج کی ہے۔ جسے من وعن ہم یہاں نقل کررہے ہیں] :

موتُ العالِم موتُ العالَم

از جناب مولانا شاہ امجد رضا صاحب قادری نوری بریلوی

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لیے

برادرِعزیز! سلام مسنون۔ نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دیتا ہوں کہ میرے برادر معظم حضرت جناب مولانا مولوی شاہ محمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری برادر خورد اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا مولوی مفتی حاجی حافظ قاری شاہ احمد رضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور چھوٹے حقیقی چچا اور خسر حضرت جناب مولانا مولوی شاہ محمد مصطفےٰ رضا خان صاحب قادری فرزند دوم اعلیٰ قبلہ رضی اللہ عنہ نے تقریباً ایک سال علیل رہ کر ۲۱ر شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ یوم پنج شنبہ کو رات کے دس بجے بعد نماز عشا نماز اَدا

کر کے اِنتقال کیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

رات ہی رات میں حضرت مرحوم کے حادثہ الیمہ کی خبر سارے شہر میں پھیل گئی۔ صبح سے جوق در جوق مسلمانوں کی آمد شروع ہوگئی۔ تین بجے حضرت مرحوم کے مستقر سے جنازہ کمالِ احترام سے اٹھایا گیا، مسلمانوں کا اس قدر ازدحام تھا کہ کاندھا دینے والوں کو پلنگ تک پہنچنا دشوار تھا۔ جنازہ کے آگے آگے مشہور نعت خواں حضرات' اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کی مشہور نعت' کروروں درود' اور مقبول غزل' وہ سوے لالہ زار پھرتے ہیں' اپنے موثر و دلکش لحن سے پڑھتے ہوئے چلتے تھے۔ حضرت مرحوم کے خاندانی قبرستان تک جہاں اپنے والدین کریمین کے پاس آپ کا دفینہ عمل میں آیا۔

نماز جنازہ حضرت مولانا مولوی محمد عبدالعزیز خاں صاحب محدث نے پڑھائی۔ حضرت صدرالافاضل جناب مولانا الحاج حکیم سید شاہ محمد نعیم الدین صاحب قادری مراد آبادی، حضرت جناب مولانا امجدعلی صاحب قادری رضوی، حضرت جناب مولانا عبدالعزیز خان صاحب محدث، حضرت جناب مولانا محمد احسان الحق صاحب نعیمی بہرایچی، حضرت جناب مولانا سردار احمد صاحب قادری، حضرت جناب مولانا احمد یار خاں صاحب ایسے فضلاے عظام وعلماے کرام نے اذانیں پڑھیں۔ مجمع میں ہر درجہ کے مسلمان موجود تھے۔ حضرت جناب مولانا ابرار حسن صاحب اور حضرت جناب مولانا مولوی مفتی نواب مرزا صاحب قادری رضوی غرضیکہ حضرات علماے اَعلام کا بڑا شاندار مجمع تھا۔

حضرت موصوف کے تقدس وفضائل کے اندازہ کے لیے غالبًا اتنا لکھنا کافی ہوگا کہ سن شعور سے عمر بھر نماز جماعت سے اَدا فرمائی، اور اس دنیا کو خیرآباد کہتے وقت آپ پر کوئی نماز روزہ قضا نہیں۔

حضرت مولانا مرحوم کے انتقال کا جو صدمہ سارے خاندان کو ہوا ہے وہ لا بیان ہے۔ اب بزرگوں میں کوئی باقی نہیں رہا۔ مولاعزوجل حضرت مرحوم کے ورثا اور تمام اعزاے عظام کو صبر جمیل عطا فرمائے، جن سے مجھے پوری دلی ہمدردی ہے۔

الفقیہ: ہمیں جناب قبلہ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات سے جو رنج والم ہوا ہے وہ تحریر سے باہر ہے۔ افسوس ہے کہ دنیا ذواتِ قدسیہ سے خالی ہو رہی ہے۔ میں حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فاضل و یکتائے روزگار عالم باعمل داماد و بھتیجے حضرت مولانا مولوی شاہ محمد مصطفٰے رضا خان قبلہ قادری مدظلہ سے اس ناقابل تلافی صدمہ عظیم میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعاے مغفرت پڑھتا ہوں اور اپنے غفور و رحیم خدا سے ملتجی ہوں کہ وہ آپ کو حادثہ الیمہ میں صبر وشکر کی توفیق عطا فرمائے، اور حضرت مرحوم کو جنات عالیات کرامت فرمائے۔ (۱)

مولانا تاج الدین احمد جوہر۔ پنجاب

مولانا حاجی تاج الدین احمد جوہر سابق وکیل چیف کورٹ پنجاب، بانی انجمن نعمانیہ ہند ایک سو سال سے زیادہ عمر پاکر ۲۴ رشعبان ۱۳۵۸ھ کو بعد نمازِ مغرب وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ مغفرت فرمائے۔ آپ بڑے صالح بزرگ تھے۔ (۲)

مولانا محمد علی واعظ۔ منٹگمری

افسوس ناک موت: نہایت افسوس سے یہ خبر درج اخبار کی جاتی ہے کہ مولانا محمد علی صاحب واعظ وخطیب جامع درگاہ معلیٰ شیخ فاضل ضلع منٹگمری مورخہ ۱۲راپریل ۱۹۳۹ء کو چند یوم بیمار رہ کر اس دنیاے فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت خلیق وملنسار بزرگ تھے۔ آپ اپنی برادری میں ایک فرد واحد تھے۔

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۴۔ کالم:۱-۳۔ بابت ۱۴را کتوبر ۱۹۳۹ء
(۲) الفقیہ امرتسر: ص:۴۔ کالم:۳۔ بابت ۱۴را کتوبر ۱۹۳۹ء

آپ کی قوم کلھم جاہل اور جرائم پیشہ سرکاری کاغذات میں درج تھی ان میں سے آپ اچھے خاصے عالم بن گئے۔ اپنی مستورات کو باپردہ رکھتے تھے اور باہر نکلنے نہ دیتے تھے، جو ان کی برادری میں ایک عیب شمار ہوتا تھا۔

اس علاقے میں مرحوم کے بے شمار شاگرد بن گئے ع:

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور پس ماندگان خصوصاً صاحب زادگان کو صبر جمیل اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

(ابوالریاض معراج الدین احمد) (۱)

شیخ الاسلام مولانا حمد اللہ قادری محمودی۔ پشاور

موت العالم موت العالم، خبر وفات حسرت آیات اعلیٰ حضرت، ناصر دین وملت، حضرت مولانا حمد اللہ صاحب قادری محمودی حنفی سنی خادم الحرمین الشریفین شیخ الاسلام چترال وخلیفہ خاص بغداد الاشرف دار السلام رحمۃ اللہ علیہ مقام پبی شریف ضلع پشاور۔

نہایت قلق واضطراب کے ساتھ یہ خبر بذریعہ اخبار الفقیہ دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۱۴ر ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ یوم پنجشنبہ بحکم اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ —و— کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ —و— اِذَا جَاءَ اَجَلُھُمْ لاَ یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلاَ یَسْتَقْدِمُوْنَ اس دارِ فانی سے رحلت فرما کر ملاقی مع اللہ ہوئے۔ اور ہمہ وابستگانِ سلسلہ قادریہ کمالیہ کو داغِ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جمیع پیرانِ طریقت قادریہ کمالیہ وجمیع حضرات مخلصین جناب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دعاے خیر کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کو جنت الفردوس عطا فرمائے

---

(۱) الفقیہ امرتسر، سرورق: جلد ۲۲، نمبر ۴۷۔ کالم: ۲۔ بابت ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ۔ ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۹ء

اور جناب اعلیٰ حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادگان صاحبان وجمیع اہل بیت کواُن کے وجمیع مریدان ومخلصان کوان کے صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

(نوٹ) مورخہ ۲۴ رذی الحجہ یوم یک شنبہ کو جمیع مریدانِ موضع نرکٹیا نے بڑے اہتمام کے ساتھ فاتحہ وقرآن خوانی ومجلس محفل میلاد شریف منعقد کر کے ایصالِ ثواب پہنچایا ہے؛ لہٰذا جمیع پیرانِ طریقت قادریہ کمالیہ کو ہدایت ہے کہ جنابِ اعلیٰ حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے فاتحہ وقرآن خوانی ومحفل میلاد شریف منعقد کر کے ایصالِ ثواب کریں۔

فقط راقم الآثم فقیر ابوالکمال محمد عبدالمجید قادری کمالی، یکے از مریدانِ اعلیٰ حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ۔مقام نرکٹیا، مدرسہ قادریہ کمالیہ، ضلع مظفر پور (۲۵ ذی الحجہ) (۱)

مولانا پیر سعید شاہ ہمدانی قادری چشتی۔کشمیر

حضرت مولانا پیر سعید شاہ صاحب ہمدانی قادری چشتی کا انتقال پرملال: آپ مشہور قومی رہنما مولانا پیر عبدالسلام صاحب ہمدانی کے والد ماجد تھے۔آپ ریاست کشمیر میں سکونت پذیر تھے۔آپ نے تمام زندگی تبلیغ اسلام، تعمیر مساجد، امداد غربا ویتامیٰ میں گزاری۔متعدد مقامات پر از سرنو آپ نے مسجدوں کو تعمیر کیا اور کئی جگہ پر مسجدوں اور خانقاہوں کی مرمت اور تعمیر کی۔

آپ عالم ہونے کے علاوہ صوفی کامل بھی تھے۔ہر وقت یادِ الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔آپ ہزار ہا بندگانِ خدا کے رہبر ورہنما تھے۔کچھ عرصہ سے بیمار تھے، مشیت الٰہی سے بروز پیروار ۱۰ ر شوال مطابق ۱۱ رنومبر ۱۹۴۰ھ بوقت صبح صادق راہی ملک بقا ہوئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (۲)

---

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر۔ص ۹۔کالم: ۳۔بابت: ۱۴ رفروری ۱۹۴۰ء۔

(۲) الفقیہ امرتسر: ص ۱۱۔کالم: ۲۔بابت ۲۱ رنومبر ۱۹۴۰ء

مولانا فضل کریم درگاہی۔ گجرات

آہ! انجمن ارشاد الاسلام کے خصوصی رکن اور مربی جناب حضرت مولانا فضل کریم صاحب درگاہی ساکن ڈھل ارائیاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کی مفارقت کا خاندان درگاہی اور انجمن کو ایک ایسا صدمہ عظیم پہنچا ہے جس کی تلافی دشوار ترین امر ہے۔

انجمن کے قدیم معاون ہونے کے علاوہ آپ نہایت متقی، صحیح العقیدہ حنفی سنی عالم باعمل تھے۔ انجمن و دیگر احباب کی بہت سی امیدیں آپ کی ذات بابرکات سے وابستہ تھیں۔ آپ نے چند یوم بیمار رہ کر بروز جمعہ ۱۵ر رمضان ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۸ر اکتوبر ۱۹۴۰ء داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہمیں مولانا احمد الدین صاحب درگاہی صدر انجمن اور مولوی غلام رسول درگاہی سکریٹری انجمن سے خصوصاً اور تمام خاندانِ درگاہی سے عموماً اس الم انگیز صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(غمزدگان: اراکین انجمن ارشاد الاسلام، بٹی دلھاڑی بیگہ ہروچپور
تحصیل کھاریاں ضلع گجرات) (۱)

مولوی محمد جوناگڑھی۔ جوناگڑھ

افسوسناک انتقال: نہایت افسوس سے یہ خبر درج اخبار کی جاتی ہے کہ وہابیانِ ہند کے مایۂ ناز مولوی اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سخت ترین دشمن اور فرقہ احناف کو اُٹھتے بیٹھے صلواتیں سنانے والے مولوی محمد جوناگڑھی ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی، مورخہ یکم صفر

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ۱۱۔ کالم: ۲۔ بابت ۲۱ر نومبر ۱۹۴۰ء۔

۱۳۶۰ھ کو کچھ عرصہ کی علالت کے بعد اپنے وطن جونا گڑھ میں اس دنیا سے کوچ کر گئے۔
اناللہ وانا الیہ راجعون

ہمیں ان کی موت کا پڑھ کر بہت افسوس ہوا کہ اور نا قابل تحریر رنج ہوا، اس سے زیادہ ہم ان کے متعلق کچھ نہیں لکھتے۔ اب ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

مگر ہمارا اسلامی اور اخلاقی فرض ہے کہ ہم اس حادثے میں مولوی صاحب کے پس ماندگان کے رنج میں شریک ہوں اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو موجب بنائے اور نیک ہدایت نصیب کرے، اور صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ (ابوالریاض) (۱)

مولانا مفتی حاجی عبدالکریم چتوڑی۔ گوالیار

نہایت افسوس ناک انتقال: نہایت افسوس اور رنج سے یہ خبر درج اخبار کی جاتی ہے کہ حضرت مولانا مولوی حاجی مفتی عبدالکریم صاحب چتوڑی بھیروں گڑھ ریاست گوالیار مورخہ ۱۵؍صفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۴؍مارچ ۱۹۴۱ء بروز جمعۃ المبارک معمولی علالت کی وجہ سے آناً فاناً اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم جن اوصافِ حمیدہ وخصائل پسندیدہ کے بزرگ تھے، وہ اس زمانے میں بالکل نایاب ہیں بلکہ دور قحط الرجال میں بالکل مفقود ہیں۔ مرحوم یوم اجرائے الفقیہ سے اس کے سرپرست تھے اور الفقیہ کو ہر وقت زیر مطالعہ رکھتے تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی میں الفقیہ کو اپنے سے جدا نہیں کیا۔ افسوس ہے کہ الفقیہ کے ایسے بہت سے سرپرست اس دنیا سے اُٹھ گئے اور باقی اُٹھتے جاتے ہیں۔ قارئین الفقیہ سے استدعا ہے کہ وہ حضرت مولانا مرحوم ومغفور کے لیے دعائے مغفرت فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ایڈیٹر) (۲)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص۹۔ کالم: ۳۔ بابت ۷؍مارچ ۱۹۴۱ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص۱۰۔ کالم: ۲۔ بابت ۲۱-۲۸؍مارچ ۱۹۴۱ء

مولانا حافظ قادر بخش۔کراچی

موت العالم موت العالم: یہ خبر نہایت رنج وافسوس سے درج ذیل کی جاتی ہے کہ ہمارے محترم بزرگوار استاد عالم فاضل محقق مدقق حافظ حاجی قادر بخش صاحب خطیب وامام مسجد بادام والی رنچھوڑ لین کراچی بعارضہ بخار چند یوم کے بعد بروزِ جمعہ عین نماز کے وقت اس دارِفنا سے دارِ بقا کی جانب الوداع ہوکر ہم سب چاہنے والوں اور اپنے عزیز واقارب کو ہمیشہ کے لیے داغِ مفارقت دے گئے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی ہستی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔آپ بہت بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔آپ علم الحدیث اور فقہ میں اس قدر مہارت رکھتے تھے کہ کتاب سے پڑھ کر مسئلہ بتانے کی بمشکل نوبت آتی تھی اور ہمیشہ غیر مذاہب خصوصاً دیوبندی مقلدوں اور غیر مقلدوں سے آپ کا مقابلہ رہتا تھا۔آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذرا بھی بے ادبی وگستاخی گوارا نہ تھی۔

آپ بہت بڑے عاشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے۔مخالفین نے اپنے حربے استعمال کرنے میں کمی نہ رکھی؛ لیکن آپ نے کبھی پرواہ نہ کرتے ہوئے کلمۃ الحق فرمادیا کرتے تھے،اور فرمایا کرتے تھے کہ ہم کو حجت قائم کرنی ہے تاکہ قیامت کو یہ نہ کہو کہ ہم کو کسی نے مسئلہ بتایا نہیں،عمل کرنا یا نہ کرنا تمھارا کام ہے۔

آپ کی وفات کا صدمہ عموماً تمام شہر کے لوگوں اور خصوصاً ہماری جماعت اس قدر ہوا ہے کہ حالات غم والم تحریر کرنے سے میرا قلم بھی قاصر ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنۃ الفردوس نصیب کرے اور پس ماندگان اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔قارئین الفقیہ بھی دعاے مغفرت کریں۔

(دردمند: محمد عبدالعزیز از کراچی، جنرل پوسٹ آفس) (۱)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۴۔کالم:۱۔بابت ۷؍جون ۱۹۴۲ء

مولانا عبدالغفور حنفی قادری۔ پشاور

انتہائی حزن وملال سے لکھا جاتا ہے کہ آج پشاور سے فخر الواعظین، افصح المتکلمین حضرت مولانا مولوی عبدالغفور صاحب حنفی قادری واعظ اسلام کا انتقال ہوگیا۔ نمازِ جنازہ ایک جم غفیر کے ساتھ بیرون دروازہ گنج بہ امامت جناب قبلہ صوفی حاجی صاحب ساکن اکوڑہ شریف قبل از نماز جمعہ ادا کی گئی۔

قبر مبارک پر ایک جماعت عامہ کے سامنے حضرت علامہ شیخ الدرس صاحب زادہ حافظ علی احمد جان صاحب نے ایک دردناک اور پر اثر وعظ فرماتے ہوئے حاضرین کو ارشاد فرمایا کہ اس مایۂ نازہستی کے اُٹھ جانے سے مسلمانوں کو ناقابل تلافی صدمہ پہنچا ہے۔ یہ فرما کر مولانا کی آنکھوں سے آنسوڈھلکنے لگے کہ آہ مسلمانوں کی ایک فقید المثال ہستی اور رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کے ستونِ دین کے اُٹھ جانے پر اس غفلت شعار اور خوابیدہ قوم کے اراکین کی یہ حالت زار ہے کہ عالی قدر حضرت مولانا سیٹھی عبدالغفور صاحب دام ظلہ کی بازاروں میں جنازہ کے ساتھ شمولیت کے لیے دعوتِ مخلصانہ پر بھی بے حس قوم کوٹس سے مس نہیں ہوتی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فاضل مقرر نے حضرت مولانا مرحوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس مستند اور صحیح حدیث مبارک پر ایمان رکھتے ہوئے کہ وانہ یسمع قرع نعالھم (یعنی مردہ پاؤں کی آہٹ تک کی بھی آواز سنتا ہے) اے قبر میں سونے والے مولانا! آپ کو مخاطب کرتے ہوئے سناتا ہوں کہ میں نے آپ کی قبر مبارک پر حق رفاقت اَدا کر دیا، اگر وقت کی گنجائش ہوتی تو میں شام تک حاضر رہ کر آپ کے حالات زندگی بیان کر کے آپ کی خوش نودیِ روح مابعد ایصالِ ثواب کرتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ پر اپنی ہزار ہار حمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ مجھ عاجز اور اس سوئی ہوئی مسلمان قوم کے لیے جناب رب عزت سے دعا فرمایئے گا۔ آپ

نے قوم کی بہبودی اور پند ونصائح میں بہت اچھا وقت گزارا۔ خداوند پاک آپ سے راضی ہو۔ (بہت اونچی آواز ہائے آمین آمین) اس کے بعد عربی کے ایک نہایت لطیف شعر پر دعا کی گئی جس کا مطلب یہ تھا کہ ’عورتیں ایسی صورتیں پیدا کرنے سے بانجھ ہوگئی ہیں۔ درحقیقت ایسے افراد ہمیشہ پیدا نہیں ہوسکتے‘۔

سنا ہے کہ حضرت قبلہ حافظ صاحب موصوف نے آج کے خطبہ جمعہ میں بھی مغفرت مولانا ے مرحوم کے متعلق نہایت دلچسپ وعظ فرمایا، اور تمام حاضرین سے حکمی ختم قرآن شریف پڑھواکر ایصالِ ثواب فرمایا۔ خداوند تعالیٰ آپ کو جزاے خیر دے اور دیر تک ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔

راقم از حاضرین مجلس: مفتی محمد یوسف پشاوری (۱)

مولانا مولوی محمد داؤد حنفی۔ امرتسر

مولانا مولوی محمد داؤد صاحب ابن حضرت مولانا مولوی حاجی نور احمد صاحب پسروری حنفی امرتسری، خطیب جامع شیخ بڑھا مرحوم وخطیب عیدگاہ امرتسر چند یوم بیمار رہ کر عین عالم شباب میں مورخہ یکم جون ۱۹۴۲ء کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت خوش بیان واعظ تھے۔ امرتسر کی بے شمار خلقت نماز جنازہ میں شریک ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ ہمیں ان کے خاندان سے عموماً اور ان کے بڑے بھائی مولوی محمد سلیمان صاحب بی، اے سے خصوصاً دلی ہم دردی ہے۔ (ایڈیٹر) (۲)

مولانا صوفی پیر حیات محمد۔ سیالکوٹ

ارتحالاتِ پرملال: نہایت افسوس اور رنج سے لکھا جاتا ہے کہ عالی جناب جامع

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۴۔ کالم:۲۔ بابت ۷؍جون ۱۹۴۲ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص:۱۴۔ کالم:۳۔ بابت ۷؍جون ۱۹۴۲ء

اخلاق حمیدہ حضرت مولانا الحاج صوفی پیر حیات محمد صاحب خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت امیر ملت قبلہ عالم محدث علی پوری مدظلہ العالی طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۲/جمادی الآخرہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۶/جون ۱۹۴۲ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب اس دارِ فانی سے دارِ باقی کی طرف رحلت فرما گئے ہیں۔

مرحوم نہایت خوبیوں کے مالک اور اوصافِ حمیدہ سے مزین تھے۔ مرحوم نے اپنی عمر کا کثیر حصہ مخلوقِ خدا کی خدمت اور دین حق کی رہنمائی میں بسر فرمایا۔ حضرت پیر حیات صاحب مرحوم کے اراتمندوں علاقہ پنجاب کے علاوہ ملک کشمیر علاقہ پہاڑ میں وسیع حلقہ میں ہیں۔ پیر صاحب مرحوم حضور امیر ملت قبلہ عالم مدظلہ کے نہایت مخلص محبّ خادم اور خلفاے مجاز میں سے السابقون کا درجہ رکھتے تھے۔

انجمن خدام الصوفیہ کے سالانہ اجلاسوں میں حضور قبلہ عالم مدظلہ کے ہر وقت خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ پیر صاحب کی وفات کی خبر بجلی کی طرح آناً فاناً شہر میں پھیل گئی اور یارانِ طریقت سیالکوٹ اور ارادت مندان پیر صاحب مرحوم کے مشورہ سے عالی جناب حضرت صاحب زادہ مولانا پیر محمد جمیل کے ارشاد پر برادرانِ طریقت جناب مستری عبدالعزیز میانہ پورہ و جناب مستری عبدالکریم صاحب برادرزادہ مستری نظام الدین صاحبان محلّہ اٹاری کو بہ سواری موٹر سائیکل بحضور امیر ملت مدظلہ دربار عالیہ علی پور شریف میں روانہ کرنے کی تجویز ہوئی۔

چنانچہ مستری صاحبان ایک بجے رات کے سیالکوٹ سے روانہ ہوئے۔ ان کے چند منٹ بعد بارش اور آندھی شروع ہوگئی، جس کی وجہ سے ساڑھے چھ بجے مستری صاحبان علی پور شریف پہنچے۔ چونکہ حضور امیر ملت مدظلہ حسب معمول بعد نماز صبح مراقبہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ حضور مراقبہ میں مشغول تھے۔ بعد مراقبہ حضور کی خدمت عالیہ میں پیر حیات مرحوم کی وفات کے متعلق عرض کی اور نمازِ جنازہ کے لیے درخواست پیش کی۔

چونکہ پہلی گاڑی کا وقت نکل چکا تھا؛ اس لیے حضور قبلہ عالم ۱۰ بجے صبح اپنے محبوب

غلام کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے گاڑی پر سوار ہوکر ساڑھے بارہ بجے دوپہر سیالکوٹ رونق افروز ہوئے، اور حضور قبلہ عالم مذکور اپنی حویلی موسومہ جماعت منزل میں تشریف لے گئے۔ چونکہ حضور کے انتظار میں نماز جنازہ کا اعلان ۴ بجے بعد نماز ظہر ہو چکا ہوا تھا اس لیے حضور نے جماعت منزل میں آرام فرمایا۔

حضرت پیر صاحب مرحوم کا جنازہ ۴ بجے محلّہ کچی مسجد سے اُٹھایا گیا اور حضور قبلہ عالم عین وقت پر واقع دائرہ ککے زمان بٹھہ سیالکوٹ میں تشریف فرما ہوئے، اور پیر صاحب کے چہرۂ مبارک کو دیکھا جو نہایت نورانی تھا۔

ہزارہا مسلمانوں کے مجمع کے علاوہ عالی جناب حضرت مولانا الحاج فقیہ اعظم مفتی محمد شریف صاحب محدث کوٹلوی مدظلہ، عالی جناب حضرت مولانا الحاج مفتی نور الحسن صاحب خطیب جامع مسجد کلاں میانہ پورہ، عالی جناب حضرت مولانا مولوی حاجی امام الدین صاحب اڈیٹر رسالہ انوار الصوفیہ، عالی جناب حضرت مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب خطیب جامع دو دروازہ، عالی جناب حضرت مولانا استاذ الکل حاجی ابوالبرکات سید احمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن حزب الاحناف لاہور، حضرت صاحب زادہ مولانا حافظ حاجی سید خادم حسین شاہ صاحب، عالی جناب حضرت صاحب زادہ مولانا حاجی احمد حسین شاہ صاحب مدظلہم خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

حضور نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضور امیر ملت قبلہ عالم مدظلہ بنفس نفیس پیر صاحب کے جنازے کو اپنا کاندھا مبارک دیتے ہوئے قبر مبارک تک پہنچے اور اپنے روبرو اپنے پیارے محبوب کو سپرد خاک فرمایا۔ یہ نظارہ قابل دید تھا۔ شاید ہی ایسا مبارک موقع کسی یارِ طریقت کو نصیب ہو۔ یہ پیر صاحب مرحوم کے کامل ولی بزرگ ہونے کا پورا ثبوت تھا۔

حضور قبلہ عالم مدظلہ نے حضرت پیر صاحب مرحوم کے صاحب زادہ حضرت مولانا صاحب زادہ پیر محمد خلیل، پیر محمد جمیل، محمد بشیر، محمد شریف صاحبان کو صبر کی تلقین فرمائی۔ ناظرین اخبار کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ پیر صاحب مرحوم کو

جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عنایت فرما کر پس ماندگان کو عموماً اور حضرات صاحبزادگان کو خصوصاً صبر جمیل عنایت فرمائے۔ آمین یا مولیٰ کریم

(غمزدہ ملک عبدالعزیز عفااللہ عنہ، شہر سیالکوٹ، محلّہ تبہ ککے زیاں، بقلم خود)

الفقیہ: جس وقت ہمیں ملک صاحب قبلہ کا یہ رنجیدہ خط ملا، پڑھتے ہی ہوش بجا نہ رہے۔ طبیعت پر سخت صدمہ ہوا اور پیر صاحب موصوف کے اخلاقِ حسنہ اور ان کے محبت آمیز کلمات یاد آ گئے جو وہ اس نیازمند ایڈیٹر کو محبت کے لہجے میں فرمایا کرتے تھے، اور ان کو نیاز مند سے بڑی محبت تھی۔ میرے پاس الفاظ نہیں جو میں ان کی محبت کا اظہار کرسکوں۔ ہمیں ان کی بے وقت موت کا نہایت رنج ہے؛ مگر سوائے صبر کے کوئی چارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے صاحبزادگان کو صبر اور اتفاق کی توفیق عطا فرمائے۔ (ایڈیٹر) (۱)

پھر چالیسویں کے موقع پر آپ کے صاحبزادے کی طرف سے ایک خبر یوں شائع ہوئی:

ختم شریف، کل نفس ذائقۃ الموت:

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

برادرانِ طریقت، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ مورخہ ۱۲/ جمادی الآخرہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۶ جون ۱۹۴۲ء کو فقیر کے والد ماجد عالی جناب حضرت مولانا الحاج صوفی پیر حیات محمد صاحب قبلہ اس جہانِ فانی سے عالم بقا کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضور قبلہ مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے بحکم شرع ختم شریف (چالیسواں) مورخہ ۲۲/ رجب ۱۳۶۱ھ مطابق ۶/ اگست ۱۹۴۲ء جمعرات کا دن مقرر کیا گیا ہے؛ لہٰذا فقیر بصد

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ۱۳۔ کالم: ۱-۳۔ بابت ۱/ جولائی ۱۹۴۲ء

اَدب برادرانِ طریقت کی خدمت بابرکت میں عرض گزار ہے کہ تاریخ مقررہ پر تشریف لاکر مجلس مبارک کی شمولیت اپنے لیے سعادت دارین خیال فرمائیں اور اپنے خلوص قلب سے فاتحہ خوانی ودعا برائے ایصال ثواب کریں؛ کیوں کہ حدیث شریف میں مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے لیے بعد وفات چالیس آدمی اکٹھے ہوکر دعاے مغفرت کریں اس دعا کو اللہ تعالیٰ قبول فرما کر اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔

(فقیر محمد جلیل مخدومی خلف الصدق حضرت مولانا الحاج پیر حیات محمد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ، شہر سیالکوٹ، محلّہ کچی مسجد) (۱)

مولانا سید احمد بن مولانا محمد اسحٰق۔ گجرات

موت العالم موت العالم: حضرت قبلہ مولانا واستاذنا جناب مولوی سید احمد صاحب مرحوم خلف مولوی محمد اسحٰق صاحب مرحوم جو کالیان ضلع گجرات کا انتقال مورخہ ۱۵؍شوال المعظم ۱۳۶۱ھ بوقت سحری شب اتوار ہوا۔ آپ کی عمر تخمیناً ۷۴ سال تھی۔ آپ ایک بڑے بزرگ خاندان اہل علم سے تھے جس میں بڑے پائے کے بزرگ ہوئے اور آپ حقیقتاً حضور اقدس کے جانشین تھے۔

بڑے امین تھے۔ آپ کی تحویل میں عام علاقہ کی ہزاروں روپیہ کی تعداد میں امانت رہتی تھی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مذہب اہل اسلام اور اہل سنت وجماعت کے دلی خادم تھے۔ آپ کا شغل درود شریف کی کثرت تھی۔ آپ قدرتاً سوا سال سے بیمار تھے اور بیماری کی حالت میں بہت روتے۔ اکثر اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت خوانی فرماتے تھے۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۴۔ کالم:۱۔ بابت ۲۸؍جون ۱۹۴۲ء

آپ کی وفات کی خبر بطور منادی تمام علاقہ میں کردی گئی، جوق در جوق عوام کا آنا شروع ہوا۔ آپ کا جنازہ نمازِ ظہر کے بعد اُٹھایا گیا۔ آپ کے محبّ وشیدائی جو بیرونی علاقہ سے شمولیت جنازہ کے لیے آئے تھے تعداد تخمیناً چھ سو تک تھی۔

صلوٰۃ جنازہ آپ کے برادرزادہ مولوی فیض احمد صاحب نے جو آپ کے جانشین ہیں پڑھائی۔ تکفین وتدفین کے بعد علاقہ کے علما وصلحا اور غربا ویتامی پر خیرات کی گئی۔ آپ کی تربت مبارک پر غلام اور چار حفاظ تلاوتِ قرآن مجید کے لیے مقرر کیے گئے جو جمعرات تک تلاوت کریں گے۔

ابومحمد خورشید عتیق بریلوی، چک مٹھڈا کخانہ جوکالیاں، گجرات، پنجاب (۱)

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی۔ بریلی

موت العالم موت العالم: حضرت اقدس حجۃ الاسلام جناب مولانا مولوی حاجی مفتی قاری شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قبلہ سجادہ نشیں کی علالت ربیع الاول شریف ۱۳۶۲ھ کی تاریخوں سے شروع ہوئی اور اس کے باوجود علاج کی ہر ممکن صورت اختیار کی گئی مگر مرض شدت کے ساتھ بڑھتا رہا اور علالت ترقی کی صورت اختیار کرتی گئی۔

بالآخر ۱۷ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۳ مئی ۱۹۴۳ء بروز یکشنبہ شب کے گیارہ بجے وہ وقت آ گیا جب کہ عشاقِ الٰہی ہجر وفراق کی کشمکش سے نجات حاصل کر کے محبوب حقیقی کے بادۂ وصل سے سرشار ہو کر ابدی حیات اور دائمی زندگی حاصل کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نے عین اس حالت میں جب کہ نماز کے لیے ہاتھ باندھے ہوئے تھے وصال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۸۔ کالم:۳۔ بابت ۲۰ر شوال ۱۳۶۱ھ

حضرت اقدس قدس سرہ العزیز کے وصال کی خبر ایک ساعت میں تمام شہر میں پھیل گئی اور دوشنبہ کی صبح کو جب کہ آفتاب اپنی نورانی کرنیں کائنات ارضی پر ڈال رہا تھا، بریلی کی فضاؤں پرغم والم کی بھیانک رات چھائی ہوئی تھی اور بریلی کا گوشہ گوشہ اس عالم ربانی کے فراق میں خون کے آنسو بہا رہا تھا۔

چونکہ سوداگری محلّہ میں کوئی جگہ ایسی نہ تھی کہ اس قدر کثیر مجمع کے ساتھ نماز جنازہ ہوسکتی ، اس لیے وہاں کی سب سے بڑی مسجد 'مسجد نومحلّہ' کے قریب اسلامیہ ہائی اسکول کے عریض میدان میں لے جایا گیا۔ مسجد نومحلّہ میں مغرب کی نماز ادا کی گئی اور نماز مغرب کے بعد اسلامیہ ہائی اسکول کے میدان میں نماز جنازہ پڑھی گئی، جس میں تقریباً پچیس ہزار مسلمان شریک تھے۔ جنازہ ایک بہت بڑے جلوس کے ساتھ کتب خانہ کے نیچے کے بازار سے گزرتا ہوا شب کو دس بجے محلّہ سوداگران خانقاہ عالیہ رضویہ میں پہنچا۔

مقامی وبیرونی مسلمان اس شمع رضوی پر پروانوں کی طرح ٹوٹ رہے تھے اور زیارت کے لیے مچل رہے تھے؛ اس لیے مزارِ اطہر میں اُتارنے کے بعد زیارت کا موقع دیا گیا اور زیارت کا سلسلہ تقریباً ڈھائی گھنٹہ رہا، اور شب کو ساڑھے بارہ بجے جسم اطہر کو مواجہہ اعلیٰ حضرت میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

تیسرے دن چہارشنبہ کو فاتحہ سوم ہوئی جس میں بکثرت کام پاک کا ختم ہوا۔ زائرین ومتوسلین کا اس درجہ ہجوم تھا کہ آستانہ عالیہ رضویہ مسجد وخانقاہ شریف اور جماعت رضائے مصطفیٰ کا دفتر ناکافی ثابت ہورہا تھا، اسی تاریخ اور اسی وقت شہر کے دوسرے محلوں میں بھی فاتحہ سوم ہوئی اور بکثرت کلام پاک کے ختم ہونے کی اطلاعات موصول ہورہی ہیں کہ اس وقوت تک ایک ہزار تک ختم قرآن پاک کا اندازہ کیا جاتا ہے۔

اس میں شبہہ نہیں کہ اس امام اہل سنت کے سایہ ہمارے سروں سے اُٹھ جانا یقیناً ایک زبردست روحانی تکلیف کا باعث ہے لیکن ہم سب کو دعا کرنا چاہیے کہ مولیٰ تعالیٰ ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت اقدس کے سلسلے کو تا قیامت جاری رکھے۔ آمین۔

حضرت اقدس کے عرسِ چہلم کی تیاریاں ابھی سے ہورہی ہیں۔اس مبارک عرس میں متوسلین اور ملک کے علما ومشائخ کا زبردست اجتماع ہوگا جس میں حضرت اقدس سے بیعت وارادت کا تعلق رکھنے والے اصحاب خصوصاً حضرت اقدس کے خلفا کی شرکت لازمی ہے۔عرسِ چہلم کی تاریخ سے ان شاءاللہ تعالیٰ مطلع کیا جائے گا۔

خادمان: ابراہیم رضا جیلانی،حماد رضا نعمانی آستانہ عالیہ رضویہ،محلّہ سوداگران بریلی۔

الفقیہ: ہم نے مندرجہ بالا خط کو جس رنج سے درج اخبار کیا ہے اور اس سے جس قدر صدمہ ہمارے دل کو ملا ہے اس کا اظہار بذریعہ تحریر ناممکن ہے۔موت العالم موت العالم ایک سچا مقولہ ہے،ایسے علما کا دنیا سے اُٹھ جانا درحقیقت دنیا کی موت ہے۔

اس پرفتن زمانے میں جب کہ فرقہ ہاے ضالہ دین اسلام کو خراب کرنے کے لیے بڑی جدوجہد سے کام لے رہے ہیں،ایسے لوگوں کا ہم میں سے اُٹھ جانا ایک ناقابل تلافی نقصان پہچانے والا ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے فرزندوں کو ان کا صحیح جانشین بنائے اور ان کو توفیق دے کہ وہ ان کے نقش قدم پر چل کر حمایت دین متین میں سرگرم ثابت ہوں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم ومغفور کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے، اور پسماندگان ومتعلقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین۔ (۱)

جلسہ تعزیت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی۔بریلی

جلسہ ایصالِ ثواب: زیب مسند رضویہ سید العلماء، قدوۃ الفضلاء حضرت حجۃ الاسلام مولانا مولوی حامد رضا خان صاحب کی خبر ارتحال پر ملال سن کر دھوراجی میں زیر صدارت حضرت مولانا مفتی مولوی عبدالعزیز خاں صاحب جلسہ ایصال ثواب من جانب اراکین مدرسہ مسکینیہ منعقد کیا گیا۔جلسہ مدرسہ مسکینیہ میں منعقد ہوا جس میں تمام طلبہ واراکین ومدرسین مدرسہ مسکینیہ واحباب اہل سنت نے شرکت کی۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۲-۳-جلد ۲۶_نمبر ۲۱-۲۲_۷/جون ۱۹۴۳ء

صبح ساڑھے دس بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک قرآن خوانی ہوئی، پھر راقم الحروف نے آں مرحوم کے فضائل بطور اختصار بیان کیے۔ پھر حضرت مولانا مولوی مفتی عبدالعزیز خان صاحب نے فاتحہ ودعاے خیر فرمائی۔ تمام احباب اہل سنت کے دلوں پر اس خبر وحشت اثر نے نہایت رنج پیدا کیا۔

خداوند کریم آں مرحوم کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کے قدم بقدم چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

کمترین جہاں احمد میاں مدرس مدرسہ مسکینیہ، دھوراجی

☆ ۲۹ جون ۱۹۴۳ء کو بوقت شب ساڑھے دس بجے سے ۲ بجے تک زیر صدارت حضرت قبلہ ڈاکٹر حاجی غلام رسول صاحب سول سرجن فیروز پور شہر ناظم انجمن ہذا جلسہ فاتحہ خوانی منعقد رہا جس میں تقریباً ۳۰/ اراکین وممبرانِ انجمن حاضر تھے، اور چند اشخاص غیر ممبران بھی شامل تھے۔

حضرت قبلہ حجۃ الاسلام مولانا مولوی محمد حامد رضا خان کے انتقال پر ملال کا اظہارِ افسوس کیا گیا، اور ایک قرآن پاک اور ۳ پارے زائد خواندہ کی طرف سے اور بارہ ہزار کلمہ شریف کا ناخواندہ کی جانب سے مولانا مرحوم کی روح پر فتوح کو ایصال ثواب کیا گیا اور دعا کی گئی کہ خداوند کریم مولانا مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور جملہ مسلمانانِ اہل سنت و جماعت کو ان کا نعم البدل بخشے۔

محمد عبداللہ خان جنرل سیکریٹری انجمن خدام المسلمین فیروز پور شہر۔ (۱)

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی کا چہلم

خانقاہ رضویہ بریلی میں عرسِ چہلم: ۴/ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۲۹ جمادی الآخرہ ۱۳۶۲ھ یوم یکشنبہ کو آفتاب شریعت وطریقت حجۃ الاسلام حضرت مولانا الحاج مولوی مفتی

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۰۔ کالم: ۲۔ بابت ۷/ جون ۱۹۴۳ء

قاری شاہ حامد رضا خان صاحب قادری رضوی علامۂ بریلوی قدس سرہ کا عرسِ چہلم شریف خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی محلّہ سوداگران میں نہایت اکرام واحترام سے عمل میں آیا۔ نامور علماے کرام ومشائخ عظام نے شرکت فرمائی۔

عرس چہلم کے اس شاندار اور مبارک اجتماع اور اپنی نمایاں خصوصیات اس جلسہ میں قرآن خوانی ومنقبت خوانی کے ساتھ اعلیٰ حضرت قبلہ امام اہلسنّت رضی اللہ عنہ کا سجادہ نشین حضرت مفتی اعظم جناب مولانا مولوی شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب قادری مدظلہم کو قرار دیا گیا۔ اور حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہ کا سجادہ نشین آپ کے فرزند اکبر حضرت جناب مولانا ابراہیم رضا خان صاحب قادری عرف جیلانی میاں صاحب کو بنایا گیا اور طے پایا کہ مدرسہ منظر الاسلام (جامعہ رضویہ) حضرت مفتی اعظم صاحب قبلہ کی سرپرستی میں رہے گا۔ مجھے ان مستحسن تجویزوں سے نہایت مسرت ہوئی، جن سے امید کی جاتی ہے کہ مستقبل تابناک وشاندار ثابت ہوگا۔

میں نہایت ادب سے دونوں اکابر کرام کو مبارک باد دیتا ہوں اور خادمانِ عرس چہلم کو بھی مبارک باد دیتا ہوں کہ انھوں نے اپنی خدمات قابل تحسین طریقے سے انجام دیں۔ آخر میں میری دعا ہے کہ اہل سنت وجماعت کا یہ واحد مرکز دینی برکات گوناگوں میں ترقیات متکاثرہ حاصل کرکے متوقع طور پر فیض بار ثابت ہو اور چمنستانِ فضل وکمالِ رضویہ ہمیشہ نازِ بہار رہے۔ آمین (۱)

مولانا صوفی محمد عبد الغنی۔ سیالکوٹ

موت العالم موت العالم: نہایت رنج والم سے یہ خبر حوالہ قلم کی جاتی ہے کہ عالی جناب معلّٰی القاب حامی شریعت قاطعِ بدعت وضلالت حضرت مولانا مولوی صوفی محمد

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۸۔ کالم: ۳۔ بابت ۱۴ راگست ۱۹۴۳ء

عبدالغنی صاحب خطیب جامع مسجد دودروازہ و مہتمم مدرسہ حنفیہ غنیّۃ کالج روڈ شہر سیالکوٹ بعارضہ کالرہ ہیضہ بروز بدھ وار مورخہ ۷رمضان المبارک دو بجے دن کے بیمار ہوکر بروز جمعہ ۱۲ بجے رات اس دارِ ناپائیدار سے عالم بقا کو رحلت فرما گئے ہیں۔

مولوی صاحب کی موت کی خبر بجلی کی طرح شہر میں پھیل گئی اور ہزار ہا مخلوق خدا جوق در جوق صبح ہی چوہدری عبداللہ وعبدالغنی اجری کے مکان پر جہاں مولوی صاحب کو ایک روز وفات سے پہلے لایا گیا تھا پہنچ گئی اور غسل کے بعد ڈیڑھ بجے دن بروز ہفتہ جنازہ مبارک اُٹھایا گیا۔

جنازہ کے آگے کلمہ شریف اور سائیں غلام محمد وحافظ عبداللطیف صاحب ومحمد بشیر ودیگر دوستوں نے پردرد آواز میں کیا، جنازہ بشکل جلوس قریباً ۲ ہزار کے مجمع میں مرے کالج کے گراؤنڈ میں پہنچا۔ آج تک ایسا عجیب وغریب نظارہ پہلے دیکھنے میں نہیں آیا۔ جملہ علمائے کرام سیالکوٹ جنازہ کے ہمراہ شامل تھے۔

ساڑھے نو بجے دن کے عالی جناب مولانا الحاج مفتی محمد امام الدین صاحب قبلہ رائے پوری نے پندرہ ہزار مردمان کے ہمراہ نماز جنازہ اَدا فرمائی۔ نماز جنازہ کے بعد جنازہ مولوی صاحب کی اپنی مسجد میں لایا گیا اور مسجد کی زمین میں ہی مولوی صاحب کا مرقد بنایا گیا اور چھ بجے شام نہایت حسرت وافسوس کے ساتھ مولوی صاحب کو سپردِ خاک کیا گیا۔

انجمن اشاعت القرآن کے ممبران کے علاوہ چوہدری عبداللہ وعبدالغنی نے مولوی صاحب کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مولوی صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرما کر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ملک عبدالعزیز عفا اللہ عنہ (۱)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۴۔ کالم: ۱۔ بابت ۲۸ رجون ۱۹۴۳ء

حاجی شیخ علی گوہر۔کوہاٹی

نہایت افسوس سے یہ خبر درجِ اخبار کی جاتی ہے کہ ہمارے مکرم محترم مقبول یار طریقت علی جناب حاجی شیخ علی گوہر صاحب کوہاٹی چند یوم بیمار رہ کر بماہِ جون ۱۹۴۳ء سے دارالبقا کو رحلت فرما گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم باوجود انگریزی تعلیم ہونے کے صوم وصلوٰۃ کے پورے پابند اور صحیح العقیدہ زاہد شب زندہ دار ذاکر تھے۔ بارگاہ ربی میں دعا ہے کہ مولا کریم مرحوم کو خلد بریں میں اعلیٰ درجہ عطا فرمائے،اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ (۱)

شریف مکہ شاہ حسین

شاہ حسین شریف مکہ کا انتقال ہوگیا: بیت المقدس ۴؍جون۔آج صبح شاہ فیصل اور امیر الدولہ کے باپ سابق شریف مکہ شاہ حسین کا عمان میں انتقال ہوگیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ بیت المقدس لے جایا جائے گا اور بیت المقدس میں لاش دفن کی جائے گی۔ (۲)

مولانا شاہ محمد نورالحسین فاروقی مجددی۔رام پور

بدرِطریقت،مہرشریعت،حامی سنت،ماحی بدعت شیخ الحدیث حضرت مولانا مولوی حاجی شاہ محمد نورالحسین صاحب فاروقی،مجددی،رامپوری خلف اکبر حضرت شمس العلماء مولانا مولوی شاہ محمد ظہورالحسین صاحب فاروقی مجددی رام پوری نے ۹؍جولائی ۱۹۴۳ء

(۱) الفقیہ امرتسر:ص:۱۴۔کالم:۲-۳۔بابت ۲۸؍جون ۱۹۴۳ء

(۲) الفقیہ امرتسر:ص:۱۴۔کالم:۲-۳۔بابت ۲۸؍جون ۱۹۴۳ء

یوم جمعہ تقریباً ساڑھے دس بجے دن میں اس عالم فانی سے عالم بقا کی طرف رحلت فرمایا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

تقریباً ساڑھے چار بجے دن میں محلّہ مسجد کے زیر سایہ مدفون ہوئے۔ نماز جنازہ میں مسلمانوں کا کثیر اجتماع تھا۔ ہماری دعا ہے کہ مولیٰ عزوجل مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پاک رحمت اور سبز وشاداب پھولوں سے بھر دے، اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فقیر ابوسہیل انیس عالم بہاری سنی حنفی، محلّہ گڑھیا، بریلی شریف (۱)

مولوی اشرفعلی تھانوی۔ تھانہ بھون

مولوی اشرفعلی صاحب دیوبندی تھانوی کا ۲۰؍ جولائی (۱۹۴۳ء) یوم سہ شنبہ کو انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مولوی صاحب کی شخصیت ہندوستان میں مشہور تھی۔ کثرت سے آپ کے معتقد لوگ اطراف وجوانب سے آپ کے جنازے میں شرکت کے لیے تھانہ بھون پہنچے۔ وہیں آپ کا دفینہ ہوا۔ (۲)

میجر سر محمد ناصر الملک بہادر۔ والی چترال

والیِ چترال کا انتقال: ہمیں دفعۃً یہ معلوم کر کے بے انتہا صدمہ ہوا کہ ۲۹؍ جولائی کو اعلیٰ حضرت میجر سر محمد ناصر الملک بہادر کے سی ایس آئی مہتر چترال بعارضہ فالج رہ گزارِ عالم جاودانی ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۹۔ کالم: ۱۔ بابت ۷؍ اگست ۱۹۴۳ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص: ۹۔ کالم: ۲۔ بابت ۷؍ اگست ۱۹۴۳ء

مہتر صاحب مرحوم ومغفور کی عمر ابھی پینتالیس برس ہی کی تھی۔ ۱۸۹۸ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۳۶ء میں اپنے جلیل القدر باپ سر شجاع الملک مرحوم کے جانشین قرار پائے۔مرحوم نے نظم ونسق حکومت میں ہمیشہ دانش مندی اور بیدار مغزی کا ثبوت دیا۔اس کے علاوہ آپ کو مطالعہ اور تصنیف کا شوق بھی تھا۔اہل علم کی صحبت اور بہترین کتابوں کی فراہمی آپ کا مشغلہ تھا۔

فلسفیانہ نظم کی ایک کتاب آپ کے ذوقِ علمی کی یادگار موجود ہے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے،اور خاندان شاہی کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ہمیں مرحوم کے تمام متعلقین ومتوسلین سے اس حادثۂ جواں مرگی میں دلی ہمدردی ہے۔ (۱)

مولانا مولوی نورحسین۔گجرات

افسوسناک انتقال: والدی ومولائی جناب حضرت اہل الصدق والصفا، صاحب الجود والعطا،منبع الکرم والسناء،معدن الحلم والحیاء، عالم باعمل، فاضل بے بدل مولانا مولوی نورحسین صاحب (ابن عامل باکمال فاضل بے مثال حضرت مولانا مولوی حاجی احمد ابن الفقیہ الاعظم صاحب اللسان قاری القرآن حضرت مولانا حافظ رحیم بخش صاحب خلدہم اللہ تعالیٰ دارالجنان بفضلہٖ الملک المنان وبحرمۃ النبی حبیب الرحمٰن علیہ وآلہ واصحابہ الصلوٰۃ والسلام) کا وصال شریف سوموار اور منگلوار کی درمیانی شب بتاریخ ۷؍محرم الحرام ۱۳۶۳ھ مطابق ۴؍جنوری ۱۹۴۴ء (۲۰؍پوہ ۲۰۰۰) کو ہوا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے۔آمین

جملہ حضرات سے دعا کی التجا ہے اور کوئی صاحب فن تاریخ وفات آنجناب سے بمطابق تاریخ مذکور سے مطلع وممنون فرمائیں۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر:ص:۹۔کالم:۱-۲۔بابت ۷؍اگست ۱۹۴۳ء

آپ موضع کنگ سہالی ڈاکخانہ مگھو وال تحصیل وضلع گجرات پنجاب کے رہنے والے تھے۔ آپ حضرات مولانا مولوی فیض رسول صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین چکوڑی بھیلووال کے خالہ زاد بھائی اور حضرت صاحب زادہ خواجہ محمد امین صاحب مرحوم ومغفور چکوڑوی کے قریبی رشتہ داروں اور خاص الخاص مریدین ومخلصین میں سے تھے یعنی حضرت مولانا مولوی محمد سلام اللہ صاحب سلمہ الواہب سکنہ چک عمر کے پیر بھائی بھی تھے؛ اس لیے اگر آپ (مولوی صاحب مذکور) بھی اس مجموعہ محاسن ومحامدِ (مرحوم) کے اوصافِ حمیدہ کو منظّم فرمائیں تو عین نوازش اور شفقت بر عیالِ مرحوم ہوگی۔ جزاک اللہ تعالیٰ خیرالجزاء۔

خدا آباد دارد ہر معیں را
کہ شفقت کرداوایں غم نشیں را

(محمد عارف خریدار الفقیہ نمبر۵۰۱۴، ڈھکی دروازہ محلّہ پنڈ تاں، گجرات) (۱)

شیخ محمد عبداللہ نقش بندی مجددی۔ شیخوپورہ

نہایت افسوس سے یہ خبر درج اخبار کی جاتی ہے کہ ہمارے یارِ طریقت جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب نقش بندی مجددی جماعتی رئیس اعظم سانگلہ ضلع شیخوپورہ بعارضہ نمونیہ سات یوم بیمار رہ کر مورخہ ۱۷فروری ۱۹۴۴ء بروز جمعرات اس عالم فانی سے ملک جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم اپنے اندر ایک ہمدرد دل رکھتے تھے اور غریبوں کی خاموش امداد کرنے کے عادی اور ان کے ہر کام میں حامی تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

---

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر۔ ص۸۔ کالم:۲۔ بابت: ۷تا۱۴فروری ۱۹۴۴ء۔

ناظرین اخبار الفقیہ سے درخواست ہے کہ ان کے لیے دعاے مغفرت فرمائیں۔

(ایڈیٹر) (۱)

حاجی عیسیٰ خان محمد نقش بندی۔ دھوراجی

سانحہ ارتحال پر ملال: گزشتہ ماہ مئی میں حامی سنت ماحی بدعت ہمدرد اہل سنت جناب سیٹھ حاجی عیسیٰ خان محمد کا دھوراجی میں بعارضہ دمہ انتقال ہوگیا جس کی وجہ سے دھوراجی کے اہل سنت حضرات کو سخت صدمہ ہوا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ جملہ اہل سنن کے قلوب کو بھی بے قلق ہوا ہے۔ مرحوم ومغفور کی ذات بہت سی خوبیوں کی حامل تھی۔ جب سے حضور پرنور مجدد اعظم اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے تھے اسی روز سے دین مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی خدمت کے لیے کمربستہ ہوگئے۔ حضور پرنور اعلیٰ حضرت قبلہ کا ہی فیض صحبت تھا کہ سیٹھ صاحب کو مسائل فقہیہ پر ایسا عبور حاصل تھا کہ جو بڑے بڑے جید علما کو ہوتا ہے۔

حضور اعلیٰ حضرت کی تصنیفاتِ جلیلہ کی ترویج واشاعت اور مذہب اہل سنت کی دامے درمے قلمے سخنے ہر طرح اعانت وحمایت فرماتے اور علما ومشائخ اہل سنت کی خدمت نہایت خلوص ومحبت سے فرماتے تھے۔ ساتھ ساتھ بددین وگمراہ کن مولویوں کی پوری گوش مالی بھی کردیتے تھے۔

رب اکبر نے خطابت ووعظ کا وہ جوہر عطا فرمایا تھا کہ مخاطب آپ کی نکتہ آفرینی پر آفریں کہے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ طالب علموں کی امداد اور خاطر داری نہایت خلوص کے ساتھ فرماتے خصوصاً مدرسہ مسکینیہ کے طلبہ آپ کی طلبہ نوازی وغریب پروری کو بہت یاد کرتے ہیں۔

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر۔ ص ۹۔ کالم: ۱۔ بابت: ۲۱ تا ۲۸ / اپریل ۱۹۴۴ء۔

مدرسہ مسکینیہ کے لیے تو آپ کی ذات ایک ستون تھی، گویا اراکین مدرسہ سے ایک زبردست رکن اُٹھ گیا۔ اس راقم الحروف کے ساتھ تو دیرینہ تعلق تھا اور اس تعلق کو مرحوم نے تادم آخر نہایت اخلاص سے نبھایا ع:

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں جانے والے میں

خدائے تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، اور مرحوم کے پس ماندگان کو صبر جمیل اور جزائے جزیل عطا فرمائے۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

(فقیر مولانا مولوی محمود خان غفرلہ سنی حنفی قادری رضوی جودھ پوری) (۱)

مولانا مولوی محمد عالم آسیؔ۔ امرتسر

امرتسر میں آفتابِ علم غروب ہوگیا، موت العالم موت العالم: جامع معقول ومنقول حضرت مولانا مولوی محمد عالم صاحب آسیؔ تقریباً تین ماہ بعارضہ اسہال بیمار رہ کر واصل حق ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے اخبار الفقیہ کی مقامی طور پر سولہ سال تک خالصۃً للہ خدمات کیں۔ آپ کا علم وادب میں پایہ پنجاب بھر میں مسلم ہے۔ تدین اور پابند سنت ہونا قابل مثال ہے۔ ۲۸ رشعبان ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۸ راگست ۱۳۴۴ھ عین وقت نماز جمعہ تین بجے جان جان آفریں کے سپرد کی۔ جنازہ ۱۹ راگست ۱۹۴۴ء صبح نو بجے اٹھایا گیا۔

جنازہ کے ہمراہ خلقت کا کافی ہجوم تھا۔ گیارہ بجے کے قریب مرحوم ہمیشہ کے لیے سپردِ خاک کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کی مانند جلد سے جلد امرتسر میں ان کا جانشین قائم کردے؛ کیوں کہ یہ اس وقت امرتسر میں سنیت کی آخری ہستی تھی جو

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۱۔ کالم:۳۔ بابت: ۱۴ رجولائی ۱۹۴۴ء

ختم ہوگئی، خدا اس کو جلد پوری کرے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔ مولانا مرحوم کے پیچھے کوئی اولاد نہیں ہے۔ شعرا حضرات ان کا قطعہ تاریخ لکھ کر دفتر الفقیہ میں جلد سے جلد بھیج دیں۔ (ایڈیٹر) (۱)

میاں ملا قمر الدین۔ جھنڈا مری

جملہ صاحبان ناظرین و ناظرانِ اخبار ہذا الفقیہ امرتسر جو واحد آرگن اہل سنت و جماعت کا ہے ان صاحبان کی خدمت بابرکت میں عرضِ مودبانہ ہے کہ تاریخ ۲۱/ ماہِ رواں شعبان شریف بہ شب اربع بوقت ۵ بجے سحر گاہ فرزندم میاں ملاں قمر الدین عمر ۲۹ سال رسیدہ از ایں جہانِ فانی' راہی دار بقاے جاودانی شد۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

داغِ فرقت وحسرت دائم وخدام من والد خودہ جملہ عزیزاں دادہ رفت۔ ناظرین صاحبان بزرگان باتمکین خواہ درویشاں وصالحاں عرض مودبانہ ہے کہ ان کے حق میں دعاے خیر فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے اور بہشت عدن میں جگہ عطا فرمائے۔

خاکسار حاجی نظام الدین چشتی اجمیری، از جھنڈا مری

الفقیہ: ہمیں اس صدمہ جانکاہ میں حاجی صاحب سے دلی ہم دردی ہے؛ مگر خدائی کام میں کوئی چارۂ کار نہیں۔ تمام حضرات دعاے مغفرت فرمائیں۔ (۲)

پیر خواجہ گل محمد صابری چشتی۔ بئین دور

موت العالم موت العالم: ۲ نومبر مطابق ۱۵/ ذی قعدہ ۱۳۶۳ھ۔ شیخ المشائخ حضرت قبلہ پیر روشن ضمیر خواجہ گل محمد شاہ صاحب صابری چشتی قدس اللہ سرہم نے مورخہ

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۰۔ کالم: ۲۔ بابت ۲۱/ اگست ۱۹۴۴ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص: ۱۰۔ کالم: ۲۔ بابت ۲۱/ اگست ۱۹۴۴ء

۲۶؍شوال المکرّم مطابق ۱۵؍اکتوبر بروز یکشنبہ بوقت بارہ بجے دن کو چند یوم بیمار رہ کر بٹیند ور میں رحلت فرمائی۔قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ پڑنے سے بسلسلہ علاج بٹیند ورتشریف لائے تھے۔آپ کی عمر تخمیناً ایک سو چالیس سال کی تھی۔آپ شیخ المشائخ کمبل پوش قبلہ حضرت جہانگیر شاہ ڈیگی بازار اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے خلفا میں سے تھے۔آپ کی رحلت سے معتقدین ومحبین ومریدین مذہبی حلقوں میں بالعموم اور ملیبار، کالیکٹ ،کوئیمبتور، بنگلور، منگلور، ویراجپیٹ ،اوڑپی، کنداپور، بٹیند ور، بھٹکل، مورڈیشور، ولکی وغیرہ کے حلقے میں بالخصوص نا قابل تلافی کمی ہوگئی۔حق تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

پس ماندگان میں سے ان کے صاحب زادگان سے ہمیں گہری دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(خادم المسلمین ،خلیفہ زین العابدین صاحب مورڈیشور نارتھ کنارا) (۱)

پیر سید حسین شاہ۔گجرات

سانحہ اِرتحال: نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ عالی جناب حضرت سید پیر حسین شاہ صاحب سکنہ کھیوہ ضلع گجرات خلیفہ مجاز عالی جناب حضرت مولانا پیر حاجی حیات محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۴۴ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۶۳ھ بروز سہ شنبہ بوقت نماز عصر اس جہانِ فانی سے دارِ بقا کو رحلت فرما گئے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت خوبیوں کے مالک تھے۔دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرما کر پس ماندگان کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔

(عبدالعزیز عفی اللہ عنہ شہر سیالکوٹ جھونلہ ککے زیاں) (۲)

---

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر۔ص ۹۔کالم:۲۔بابت:۲۱ تا ۲۸؍نومبر ۱۹۴۴ء۔

(۲) اخبار الفقیہ امرتسر۔ص ۹۔کالم:۲۔بابت:۲۱ تا ۲۸؍نومبر ۱۹۴۴ء۔

مولانا صوفی غلام محمد قرشی ہاشمی۔ڈیرہ غازی خان

موت العالم موت العالم: امام المتقین ،قدوۂ ارباب اہل یقین حضرت مولانا غلام محمد صاحب قریشی ہاشمی صوفی سنی حنفی چشتی متوطن ضلع ڈیرہ غازی خان مقام ریخ ۱۷رذی قعدہ ۱۳۶۳ھ کو اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت کر گئے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم اہل سنت کو جو صدمہ ہوا ہے اس کی تلافی ناممکن ہے۔مولانا مرحوم نے کلمہ توحید کے بعد بھی کچھ فرمایا ہے: فخرم ہمیں بس است کہ غلامِ محمدم ،اور آپ کا انتقال ہوا۔ہم کو مولانا مرحوم کے صاحب زادوں اور اہل خانہ سے دلی ہم دردی ہے۔خداوند عز وجل مرحوم کو قرب وجوارِ نبوی عطا کرے۔آمین اور پس ماندگان کو صبر کی توفیق دے۔

(محبوب احمد قرشی چشتی ریخوی) (۱)

مولانا مولوی اللہ دتا حنفی قادری۔

افسوس ناک ارتحالات: ۱۰رمضان المبارک بروز یکشنبہ بقضاے الٰہی یہاں کے مایۂ ناز خطیب جامعہ مسجد اہل سنت وجماعت جناب مولانا مولوی اللہ دتا صاحب حنفی المذہب قادری المشرب راہی ملک عدم ہو گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ دسویں رمضان المبارک کی شب کو نوافل تراویح بارہ پڑھا چکے تو اچانک نماز میں ہی بیمار ہو گئے۔۱۰رمضان اتوار کو ان کا آپریشن ہوا جس کے بعد انھیں ہوش نہیں آیا، اور اسی وقت مسکراتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے۔

مرحوم نجدیوں اور وہابیوں کے سخت مخالف تھے۔قدرت خدا ان کی نماز جنازہ کے لیے

---

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر۔ص ۹۔کالم:۳۔بابت:۷تا۱۴رد سمبر ۱۹۴۴ء۔

حضرت قبلہ عالم ثانی علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے حضرت جناب سید محمد اسلم شاہ صاحب تشریف لے آئے اور نماز جنازہ پڑھائی، اور مرحوم کو سپردِ خاک کیا گیا۔

ناظرین اخبار ہذا سے استدعا ہے کہ مولانا مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لیے اپنے مقام پر فاتحہ خوانی فرمائیں۔ الٰہ العالمین مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ بخشے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (فقیر عبد العزیز چشتی صابری) (۱)

پیر شاہ محمد احسان الحق۔ نگ پور

یہ خبر نہایت رنج واندوہ کے ساتھ دی جاتی ہے کہ حضرت پیر شاہ محمد احسان الحق صاحب نقش بندی مجددی نگ پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ماہ کی علالت کے بعد ۱۲؍ستمبر ۱۹۴۵ھ بمطابق ۴ شوال ۱۳۶۴ھ چہارشنبہ کا دن گزار کر پنج شنبہ گیارہ بجے وصال فرمایا۔

قارئین اخبار الفقیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو کچھ ثواب پہنچائیں۔ اگر چہ ایک سورت اور ایک آیت ہی کیوں نہ ہو سکے۔ مولیٰ تعالیٰ مرحوم ومغفور کو بخشے اور اہل سلسلہ کو صبر جمیل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

احقر الزمن فقیر عبد الغفار صدیقی۔ (۲)

مولانا صوفی محمد عبد العزیز۔ سیالکوٹ

انتقال: نہایت افسوس سے یہ خبر درجِ اخبار کی جاتی ہے کہ حضرت مولانا مولوی صوفی واعظ محمد عبد العزیز صاحب خطیب جامع مسجد مبارک پورہ، سیالکوٹ عرصہ ڈیڑھ سال سے بعارضہ ذیابیطس بیمار تھے۔

---

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر۔ ص ۹۔ کالم: ۲-۳۔ بابت: ۲۱؍اپریل ۱۹۴۵ء۔

(۲) اخبار الفقیہ امرتسر۔ ص ۹۔ کالم: ۲-۳۔ بابت: ۲۱؍اپریل ۱۹۴۵ء۔

اپنی عمر میں دین حق اہل سنت و جماعت کی تبلیغ فرماتے رہے۔ نہایت ہی خوش بیان واعظ تھے، اور سلسلہ صدیقیہ نقش بندیہ میں اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ قبلہ سید شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ چوراہی کے خلفا سے تھے۔ بتاریخ ۲/ا کتوبر ۱۹۴۵ء بوقت ایک بجے رات کے اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کوتشریف لے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس اور پس ماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (۱)

مولانا حکیم سلطان احمد۔ لائل پور

انتقال پر ملال: قارئین الفقیہ یہ خبر نہایت افسوس سے پڑھیں گے کہ ہمارے یارِ طریقت عالی جناب حکیم مولوی سلطان احمد صاحب امام مسجد گوجرہ ضلع لائل پور مورخہ ۲۳/ اگست ۱۹۴۵ء مطابق ۱۴/ رمضان المبارک بروز جمعرات اس دنیاے فانی سے عالم جاودانی کو رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے ۳۰ سال گوجرہ میں بڑی عزت سے طبابت اور امامت کی۔ آپ نے الفقیہ کے بڑے دلدادہ پکے حنفی عقیدے کے بزرگ تھے۔ مرحوم کے احترام میں اس دن شہر میں ہندو مسلمانوں نے دوکانیں بند کر کے مکمل ہڑتال کر دی اور جنازہ کے ہمراہ تمام لوگ جلوس کی شکل میں جا رہے تھے۔ آج تک اس شان کا جنازہ گوجرہ میں نہیں اُٹھایا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قارئین الفقیہ مرحوم کے حق میں دعاے مغفرت فرمائیں۔ (ایڈیٹر) (۲)

سید عنایت شاہ۔ لاہور

آہ سید عنایت شاہ! یہ خبر قارئین الفقیہ کو نہایت افسوس ناک سنائی جائے گی کہ سید

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر۔ ص ۱۱۔ کالم: ۳۔ بابت: ۲۱ تا ۲۸/ اپریل ۱۹۴۵ء۔

(۲) الفقیہ امرتسر: ص ۹۔ کالم: ۳۔ بابت ۷ تا ۱۴/ ستمبر ۱۹۴۵ء

عنایت شاہ صاحب برادر مولانا سید حبیب شاہ صاحب ایڈیٹر سیاست لاہور، ۵ دسمبر کو اس دنیاے فانی سے ملک جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک قلمی اخبار 'اوکار' لاہور اور بمبئی کے مالک تھے۔

آپ ۳۰ر نومبر کے روز گھر سے دفتر آ رہے تھے کہ پل ریلوے مصری شاہ کے نیچے ایک گہری کھائی میں ایک چھکڑے سے ٹکرا کر گر پڑے، جو کارپوریشن نے کھود رکھی تھی، اس حادثہ سے سخت چوٹیں آئیں اور مرحوم کو میو ہسپتال میں پہنچایا گیا، وہاں پر آپ کا آپریشن کرنل فرائی نے کیا؛ مگر آپ کی حالت وہاں بہتر نہ ہوسکی، مایوس ہوکر مرحوم کو ان کے مکان واقع دس پورہ میں واپس لے جایا گیا جہاں وہ زیادہ دیر تک جاں بر نہ رہ سکے، آپ کا جنازہ عصر سے ذرا پہلے اُٹھایا گیا اور آپ کو میانی صاحب کے قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

مرحوم اعلیٰ پایہ کے مدبر اور نیک سیرت تھے۔ انھوں نے 'اوکار لاہور بمبئی' میں فلموں کی حالت سدھارنے کے لیے اپنی ساری عمر وقف کر دی تھی۔ اس کے علاوہ انھوں نے اپنی قوم کی خوب خدمت کی۔ آپ ایڈیٹر صاحب الفقیہ کے پرانے اور سچے دوست تھے۔

الفقیہ: ہمیں آپ کی وفات کا سن کر بے حد صدمہ ہوا۔ ہم چچی صاحبہ اور تمام خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی رکھتے ہیں۔ خدا آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللھم اغفرہ وارحمہ

فیاض الدین احمد خالدؔ منیجر اخبار الفقیہ امرتسر۔ (۱)

مولانا مفتی سید محمود الحسن زیدی۔ الور

آہ مولانا زیدی!: دنیاے اسلام میں یہ جاں کاہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی

(۱) اخبار الفقیہ امرتسر۔ ص ۱۱۔ کالم: ۳۔ بابت: ۷ تا ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۵ء۔

جائے گی کہ حضرت الحاج مولانا مولوی مفتی سید محمود الحسن صاحب زیدی نقش بندی قادری الوری، صدر انجمن خادم الاسلام الور نے دو سال کی طویل علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا اور اپنے پروردگار کے جوارِ رحمت میں جگہ پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (۱۸؍ اپریل ۱۹۴۶ء کو بروز پنج شنبہ بوقت ۵ بجے شام)۔ ۱۹؍اپریل ۱۹۴۶ء کو بروز جمعہ ۹ بجے صبح بیرون لادید دروازہ متصل مسجد آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔

مسلم لیگ کے سبز علم کے زیر سایہ آپ کا مقدس جنازہ چل رہا تھا، شہر کے جملہ مشائخین وعمائدین وعامۃ المسلمین جلوس جنازہ کے ہم راہ تھے۔ مسلمان دوکان داروں نے مکمل ہڑتال کی ہوئی تھی، ریاست کے سول اور ملٹری ملازمین کو شرکت جنازہ کی اجازت سرکاری طور پر مل چکی تھی، میونسپل بورڈ کی لاریاں اور شہر کے سقے جنازہ کی گزرگاہوں پر چھڑکاؤ کر رہے تھے، عورتیں اور بچے چھتوں پر جلوسِ جنازہ دیکھنے کے لیے چڑھے ہوئے تھے، حدنگاہ تک مسلمان ہی مسلمان نظر آ رہے تھے، لوگوں کو کندھا دینے میں سہولیت ہو مسجد توپ خانہ کے متصل نماز جنازہ ہوئی اور آپ کو دفن گاہ تک پہنچایا گیا۔

سید مبشر حسین اختر، الوری (۱)

مولانا فقیہ اعظم محمد یوسف اشرفی۔ بھیمڑی

موت العالم موت العالم: دنیاے سنیت کے لیے عموماً اور عالم اشرفی کے لیے خصوصاً یہ وحشت اثر خبر نہایت رنجیدہ ثابت ہوگی کہ صوبہ بمبئی کے مقام بھیمڑی کے رئیس وفقیہ اعظم شیخ الوقت حضرت علامہ مولانا مولوی محمد یوسف صاحب فقیہ اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر کے ترسٹھویں سال میں پہنچ کر اس دنیاے فانی سے رحلت فرما کر فردوسِ بریں میں تشریف لے گئے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۶۔ کالم:۱۔ بابت ۲۱؍اپریل ۱۹۴۶ء

حضرت مرحوم قبلہ انام شاہ علی حسین صاحب قبلہ اشرفی جیلانی قدس سرہ النورانی کے ممتاز باوقار خلفا میں سے تھے۔ عالم باعمل اور نہایت متقی و پرہیز گار۔

عالم شباب میں آپ نے نفس کو مطمئنہ بنانے کے لیے بڑے بڑے جہاد فرمائے ہیں۔ آپ مذہب میں نہایت پختہ متصلّب سنی اور بد مذہبوں کو ساکت و عاجز کر کے سنیت کی تبلیغ میں ہمہ تن مصروف رہتے۔ آخری نماز عشا جو آپ پر فرض ہو چکی تھی ابتداے وقت میں اَدا فرما چکے تھے کہ یکا یک طبیعت نے رنگ بدلا اور چند گھنٹوں کے بعد بتاریخ ۷/صفر دن گزر کر شب میں داعی اجل کو لبیک کہا اور ۸/صفر ۱۳۶۵ھ بروز یک شنبہ بعد عصر آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

مقامی علما کے علاوہ بمبئی شہر کے علماے اعلام میں سے معتمد ملت طبیب حاذق حضرت مولانا مولوی حکیم سید فضل رحیم صاحب نائب صدر جمعیۃ علماے صوبہ بمبئی قدیم، مفتی اعظم مولانا شیخ سعد اللہ صاحب مکی، مولانا مولوی قاری اسدالحق خان صاحب، نیز دیگر علماے کرام نے جنازہ میں شرکت فرمائی۔

نماز جنازہ حضرت کے چھوٹے صاحب زادے مولانا محمد حامد صاحب فقیہ نے پڑھائی۔ مولیٰ تعالیٰ مرحوم کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور روحانی فیوض سے متمتع فرماتا رہے۔ آمین

قارئین الفقیہ علماے کرام وصوفیہ عظام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ مولا تعالیٰ حضرت مرحوم کو آغوشِ رحمت میں درجاتِ عالیہ عطا فرمائے اور مرحوم کے ہر دو صاحب زادے مولانا محمد بخش صاحب فقیہ اور مولانا محمد حامد صاحب فقیہ کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فخرِ آفاق چل بسا اَفسوس

۱۳ ھ ۶۵

(شریک غم خادم العلماء محمد عبدالواحد خاں خطیب مسجد گجری بازار، بائیکلہ، بمبئی) (۱)

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ۱۱۔ کالم: ۱-۲۔ بابت ۱۴/صفر ۱۳۶۵ھ

مولانا خواجہ نواب الدین۔ امرتسر

حضرت مولانا خواجہ صوفی نواب الدین صاحب ستکوہی کا وصال: یہ خبر سلسلہ عالیہ چشتیہ صابر یہ نوابیہ میں نہایت حزن وملال کے ساتھ سنی جائے گی کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نواب الدین صاحب علیہ الرحمہ ۲۵ مئی کو واصل حق ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۹/ جون، ۲۸/ رجب ہفتہ کا دن قبلہ عالم کے خلفا نے چہلم شریف کی رسوم ادا کرنے کے لیے تجویز کیا ہے، جس میں حضرت اقدس علیہ الرحمہ کے ہزاروں ارادت مند جمع ہو کر حضور انور کی روح پرفتوح کو ایصال ثواب کریں گے۔ حضرت اقدس کا وصال عین عالم وجد میں سورۂ والضحیٰ پڑھتے ہوئے ہوا ہے۔

حضرت خواجہ صاحب نے زندگی کے آخری لمحات میں اپنے لواحقین اور لاکھوں عقیدت مندوں کو پیغام دینے لیے سورۂ والضحیٰ کو منتخب فرمایا اور رقت کے عالم میں ذیل کے شعر پڑھنے شروع فرمادیے۔

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے کھلے آنکھ صل علی کہتے کہتے
میں واللیل پڑھنے لگا بیخودی میں تری زلف کا ماجرا کہتے کہتے

آپ نے تبسم کناں داعی اجل کو لبیک فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سوگوار مظہر الدین، رمداس ضلع امرتسر

الفقیہ: مرحوم ومغفور عالم، مناظر، صوفی اور متقی بزرگ تھے۔ آپ خوش اخلاق، خوش طبع اور خوش بیان اس قسم کے تھے کہ میں نے آج تک اتنا مجمع کسی دوسرے واعظ کے بیان میں نہیں دیکھا، جتنا ان کے وعظوں میں دیکھا ہے۔ ہجرت کے زمانے میں لوگ ان کے وعظ میں ہزاروں کی تعداد میں دیکھے گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو دامن مغفرت کے سائے میں جگہ دے اور متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ جملہ قارئین الفقیہ دعائے مغفرت فرمائیں۔ (ایڈیٹر) (۱)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ۱۱۔ کالم: ۳۔ بابت ۷ تا ۱۴/ جون ۱۹۴۶ء

مولانا صاحبزادہ محمد عبید اللہ۔ حصار

وفات حسرت آیات: یہ خبر نہایت افسوس سے شائع کی جاتی ہے کہ منبع مکارم اخلاق، کانِ حلم وسخا، حامل دین مصطفیٰ، فخر دودمانِ شہید کا، صاحب زادہ حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم رحمانیہ رانیہ ضلع حصار بقضاے الٰہی اپنے محبوں کو داغِ مفارقت دے کر عالم جاودانی کی طرف سفر فرما کر جوارِ رحمت ایزدی میں پہنچ چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی ذات والا صفات اس علاقے کے لیے باعث رشد وہدایت تھی۔ ان کی سعی سے رانیہ میں دارالعلوم رحمانیہ جاری ہوا۔ جملہ قارئین الفقیہ دعا فرمائیں کہ خدا مولانا مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور ہمارے علاقے میں کسی کو ان کا نعم البدل بنا کر اس کمی کو پورا فرمائے۔ آمین ثم آمین

المرسل: حافظ محمد شفیع شہید کا، از رانیہ ڈاکخانہ ایضاً، تحصیل سرسہ ضلع حصار (۱)

مولانا مفتی محمد محمد عارف نقش بندی۔ پشاور

بتاریخ ۲۳/دسمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۸/محرم ۱۳۶۶ھ بروز دوشنبہ بوقت گیارہ بجے دن ہمارے محترم میر حلقہ حاجی مفتی محمد عارف صاحب جماعتی نقشبندی اس دنیاے فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ بڑے متقی پرہیز گار، تہجد خواں، پابند صوم وصلوٰۃ اور عاشق قرآن تھے۔ چونکہ ان پر حضور انور قبلہ عالم علی پوری کی خاص نظر شفقت تھی، کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ بارگاہِ ایزدی میں دعا ہے کہ مولا کریم ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص ۱۱۔ کالم: ۳۔ بابت ۲۱ تا ۲۸/ جولائی ۱۹۴۶ء

نماز جنازہ جناب حافظ قاری خلیفہ مولانا مولوی صاحب زادہ علی احمد جان صاحب نے اَدا فرمائی اور بہت دیر تک وعظ مبارک بھی فرمایا۔تمام ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لیے دعاے مغفرت فرمائیں۔

(حافظ سلطان احمد نقش بندی جماعتی،از پشاور) (۱)

سید السالکین سید سرفراز الدین شاہ۔کشمیر

انتقال پر ملال: مورخہ۲؍صفر المظفر ۱۳۶۶ھ،۲۷؍دسمبر ۱۹۴۶ء یوم یعنی بشب جمعۃ المبارکہ بوقت گیارہ بجے رات جناب قبلہ ام حضرت سید السالکین سید سرفراز الدین (سید سرفراز الدین) شاہ صاحب اندرابی قادری سہروردی سجادہ نشین موضع کاپرن،کشمیر۔نور اللہ مرقدہ وجعل الجنۃ مثواہ از دارِ فانی بدار جاودانی رحلت فرماہوکر پس ماندگان کو داغِ مفارقت دے گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔(راقم: غمزدہ وحزین سید غلام محی الدین اندرابی قادری،کاپرن،کشمیر سٹیٹ۔ (۲)

مولانا حافظ فقیر سید لال شاہ۔جہلم

انتقال پر ملال: یہ خبر نہایت غم والم سے سپردِ قرطاس کی جاتی ہے کہ حضرت الحاج حافظ فقیر سید لال شاہ صاحب ساکن دوالمیاں ضلع جہلم خلیفہ مجاز میرا شریف ضلع کمیل پور قریباً دواڑھائی ماہ بیمار رہ کر بروز جمعرات مورخہ۱۳فروری ۱۹۴۷ء مطابق ۲۱؍ربیع الاول ۱۳۶۶ھ راہی دارالبقا ہوگئے ہیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم زبردست فاضل اور مناظر اور کامل پیر طریقت تھے۔آپ کی عمر قریباً

(۱) الفقیہ امرتسر:ص۱۲۔کالم:۳۔بابت ۲۸؍دسمبر ۱۹۴۶ء

(۲) الفقیہ امرتسر:ص:۱۱۔کالم:۳۔بابت۲۱؍جنوری ۱۹۴۷ء

ایک سو سال تک پہنچی۔ تمام زندگی ذکر الٰہی اور فیض علمی پھیلانے میں گزاری۔ مرتدین کے رد میں کافی قلم چلائی۔ آپ کی کئی ایک تصانیف مطبوعہ ہیں اور بہت کچھ غیر مطبوعہ کلام پڑے ہیں جو طبع کرا کے ان شاء اللہ شائع عام کیے جائیں گے۔ آپ کے وصال سے جماعت احناف کو بے حد نقصان پہنچا ہے۔

مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۴۷ء کو بوقت دو بجے قریباً آپ کو غسل اور کفن دلا کے جلوس کی شکل میں گاؤں میں پھرایا گیا۔ زائرین مرد و عورت آپ پر پروانہ وار گرتے رہے۔ کثرتِ ہجوم سے چارپائی اُٹھانی مشکل تھی، بڑی مشکل سے صرف لوگ ہاتھ لگا سکتے تھے۔ جماعت نماز جنازہ میں ڈیڑھ دو ہزار کے قریب تھی۔ نماز جنازہ آپ کے صاحب زادے مولوی سید کرم حسین شاہ نے پڑھائی۔ اور نماز جمعہ مع خطبہ بھی۔

بعد ازاں علمائے کرام جو علاقہ کے تھے اپنی اپنی تقاریر سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔ ساڑھے تین بجے آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔

سید کرم حسین شاہ۔ از دو المیان، جہلم (۱)

مولانا شیخ عبدالرزاق حقی۔ اٹک

المناک اطلاع: حضرات اہل سنت و جماعت کو یہ خبر سن کر انتہائی قلق و رنج ہوگا کہ جناب شیخ عبدالرزاق صاحب حقی بی، اے علیگ عرف مولانا صاحب ۲۸ رفروری ۱۹۴۷ء مطابق ۶ ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ بروز جمعۃ المبارکہ کو اپنے وطن مالوف کانو کلاں ضلع اٹک میں صرف ۳۰ سالہ جواں عمری میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے ابتدائی تعلیم زکر مسجد ممبئی میں حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب قادری بدایونی

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۱۔ کالم:۳۔ بابت ۲۱ رجنوری ۱۹۴۷ء

سے حاصل کی، یہاں سے اینگلو اردو ہائی اسکول پونہ میں گئے جس کے بعد متعدد سال علی گڑھ یونیورسٹی میں گزار کر بی اے کی ڈگری حاصل کی۔

علی گڑھ میں آپ پر حضرت مولانا مولوی سید سلیمان اشرف صاحب بہاری صدر دینیات کی صحبت و تعلیم نیز پیر صاحب گولڑہ شریف جن کے ہاتھ پر آپ بیعت تھے کی نظر کرم نے آپ میں خاص دینی رجحان پیدا کیا تھا۔ چنانچہ آپ نہ صرف نمازِ پنج وقتہ و دیگر فرائض دینی کے خاص طور پر پابند تھے بلکہ اپنے تمام اوقات فرصت تفسیر وحدیث و دیگر کتب دینی کے مطالعے میں خرچ کرتے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خاں صاحب کی کتابوں اور اخبار الفقیہ کا دن رات مطالعہ کرتے جس کی وجہ سے ہر خاص و عام آپ کو مولانا سے یاد کرتا۔

دریہ شریف کے پیر صاحب جو تقریباً ۱۲ سال سے گوشہ نشین ہیں اور اجل خلفا میں سے ہیں آپ کے انتقال کی خبر سن کر بذاتِ خود تشریف لائے اور نماز اَدا کی۔ حضرات اہل سنت و جماعت سے التجا ہے کہ وہ مرحوم کے لیے دست بدعا ہوں۔

(غمزدہ حافظ عبدالواحد، مسجد نیا بنگلہ، بمبئی ۲۷) (۱)

قائداعظم محمد علی جناح۔ پاکستان

قائداعظم محمد علی جناح رحلت فرما گئے: کراچی ۱۲/ستمبر آج گورنمنٹ ہاؤس سے رات کے دو بجے ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا، جس میں بتایا گیا کہ پاکستان کے معمارِ اعظم ملت اسلامیہ کے بہی خواہ حضرت قائداعظم محمد علی جناح ۱۱/ستمبر ۱۹۴۸ء رات ساڑھے دس بجے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص۱۲۔ کالم: ۱۔ بابت ۷/مارچ ۱۹۴۷ء۔

قائداعظم کے آخری دیدار کے لیے لاکھوں مضطرب انسانوں کا ہجوم: پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح کو ۱۲ر ستمبر ۱۹۴۸ء چھ بج کر چوبیس منٹ سپرِدِ خاک کر دیا گیا۔ جنازہ گورنر جنرل ہاؤس سے پورے تین بجے اُٹھایا گیا اور جلوس الفٹیکس اسٹریٹ، اسٹریٹ گارڈن اور محمد علی جناح روڈ سے ہوتا ہوا نمائش گراؤنڈ میں پہنچا، جہاں نماز جنازہ ادا کی گئی۔

ہجوم نہایت محتاط اندازے کے مطابق قائداعظم کی نماز جنازہ میں چھ لاکھ لوگ شریک ہوئے جس میں مرد، عورت، بچے، بوڑھے، جوان سبھی شامل تھے۔ قائداعظم کو فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا۔ جب آخری مرتبہ ان کی لاش کو محل سے باہر نکالا گیا تو فوجوں نے سلامی دی اور آغوشِ لحد میں سپرد ہونے سے پہلے ہوائی جہازوں نے ان پر پھول برسائے۔

پاکستان میں سرکاری سوگ کی میعاد: کراچی ۱۲ر ستمبر سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ سرکاری سوگ کی میعاد چالیس روز ہوگی جو ۱۱ر ستمبر سے شروع ہو کر ۲۱ر اکتوبر کو ختم ہوگی، تمام جھنڈے دوبارہ ہدایات جاری ہونے تک سرنگوں رہیں گے۔ (ا.پ)

رسم قل: ۱۲ر ستمبر کو مغربی پنجاب میں قائداعظم کے سوگ میں مکمل ہڑتال منائی گئی۔ حکومت مغربی پنجاب میں تمام صوبے میں پیر کے دن چھٹی منانے کا اعلان کیا ہے۔

صوبے کے تمام ضلعوں میں آج سہ پہر کو اللہ تعالیٰ سے قائداعظم کے حق میں مغفرت کی دعا کی جائے گی، اس موقع پر قائداعظم پاک پنجاب افتخار حسین خان کا ایک پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔

کل صبح پاک پنجاب میں ہر جگہ حضرت قائداعظم کے قل کی رسم ادا کی جائے گی۔ اس رسم میں قرآن حکیم کی تلاوت کی جائے گی اور حضور ایزدی میں ان کے لیے مغفرت کی دعا کی جائے گی۔ کل شام کو جلسے کیے جائیں گے۔

نئی دہلی میں جھنڈے سرنگوں: نئی دہلی، ۱۲ر ستمبر۔ نئی دہلی میں قائداعظم محمد علی جناح

کی خبر انتہائی رنج سے سنی گئی۔ یہ المناک خبر یہاں صبح دو بجے کے بعد پہنچی۔ مقامی اخباروں نے اسے سیاہ حاشیوں کے اندر پہلے صفحوں پر چھاپا ہے۔

گورنمنٹ ہاؤس سرکاری عمارتوں اور فوجی دفتروں پر جھنڈے سرنگوں کر دیے گئے اور گورنر جنرل نے آج شام غیر ملکی سفیروں کے اعزاز میں جو دعوت دی تھی وہ منسوخ کر دی گئی ہے۔ ہندوستان کے گورنر جنرل مسٹر راج گوپال اچاری اور وزیر اعظم پنڈت نہرو نے پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان کو تعزیت کے پیغام بھیجے ہیں۔

مسٹر راج گوپال اچاری نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ عزیز دوست! اس المناک حادثہ میں مجھے آپ کے ساتھ دلی ہم دردی ہے۔ خدا ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ہر مصیبت اور رنج کا شایانِ شان طریقے سے مقابلہ کر سکیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ قائد اعظم محمد علی جناح کی وفات سے پاکستان کو جو زبردست نقصان پہنچا ہے اس پر آپ سے دلی ہم دردی ہے۔(ا.پ) (۱)

صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی۔گھوسی

انتقال صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی رضوی: یوں تو زمانۂ حاضرہ میں ماہرین علوم دینیہ وفضلاے علومِ شرعیہ کا جو قحط الرجال ہے وہ قدر دانِ علم وفضل پر روشن ہے؛ لیکن باقیاتِ صالحات میں جو اہل فضل وکمال ہیں وہ انگلیوں پر نہیں بلکہ پوروں پر گنے جانے کے لائق ہیں، ان میں حضرت مولانا امجد علی رضوی اعظمی کی ذات بڑی غنیمت اور قابل مباہات تھی۔

علما کی صف میں ممتاز، فقاہت وفتویٰ نویسی کے میدان کے شہسوار، اور مجلس تدریس وتعلیم کی نشست اول کے کرسی نشیں تے۔ مکہ مکرمہ، روضہ مقدسہ پر نثار ہونے کے لیے گھر

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص:۱۴۔ کالم:۱-۲۔ بابت ۷رستمبر ۱۹۴۸ء

سے نکلے تھے کہ ہندوستان کے بڑے شہر جہاں سے مسافر حجاز جہاز پر سوار ہوتے ہیں یعنی بمبئی پہنچ کر روح قدسیوں کو دے دی کہ وہ کعبہ کے مالک اور مدینہ کے آقا کی حضور میں نذر کر کے علیین میں رکھ دیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۳؍ذی قعدہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۳؍ستمبر (۱۹۴۸ء) منگل کی رات عمر ۶۵ سال تھی۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو غریق رحمت کرے، اور پس ماندگان کو صبر جمیل۔

(از: مولانا مفتی ابراہیم صاحب فریدی، شمس پوری) (۱)

(۲) صدر الشریعہ حضرت مولانا مفتی امجد علی صاحب مصنف بہار شریف کا چہلم شریف ۱۳؍ذی الحجہ بروز اتوار بعد نماز عشا احمد آباد گجرات میں نہایت شاندار طریقے پر منایا گیا، خلقت کا بے پناہ ہجوم تھا۔

(غلام نبی حسین بھائی باغبان، احمد آباد، گجرات) (۲)

مولانا محمد الدین مجددی۔ سیالکوٹ

نہایت افسوس سے یہ خبر درجِ اخبار کی جاتی ہے کہ حضرت مولانا محمد الدین صاحب نقش بندی مجددی جماعتی گھڑ کی ضلع سیالکوٹ والے مورضہ ۲۹؍ستمبر ۱۹۴۸ء کو اس دارِ فانی سے رحلت فرما کر عالم جاودانی کو سدھارے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

قارئین کرم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین (۳)

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص۴۔ کالم: ۳۔ بابت ۲۱ تا ۲۸؍اکتوبر ۱۹۴۸ء

(۲) الفقیہ امرتسر: ص۴۔ کالم: ۳۔ بابت ۲۱ تا ۲۸؍اکتوبر ۱۹۴۸ء

(۳) الفقیہ امرتسر: ص۴۔ کالم: ۳۔ بابت ۲۱ تا ۲۸؍اکتوبر ۱۹۴۸ء

مولانا حکیم معراج الدین۔امرتسر

مولانا حکیم معراج الدین احمد اخبار الفقیہ گوجرانوالہ (پاکستان) کے مالک وایڈیٹر کے انتقال کی خبر سرورق پر یوں ہے: یہ المناک خبر افسوس کے ساتھ درج کی جاتی ہے کہ اہل سنت و جماعت کے اعلیٰ کارکن حضرت مولانا حکیم ابوالریاض معراج الدین احمد مورخہ ۹؍نومبر ۱۹۴۸ء بروز منگل ۶؍محرم الحرام ۱۳۶۸ھ وقت شام پانچ بج کر ۳۵ منٹ پر اس دنیا سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فقیہ ابویوسف محمد شریف محدث کوٹلوی۔پاکستان

آہ فقیہ الاعظم! یہ خبر نہایت رنج وملال سے درجِ اخبار کی جاتی ہے کہ اعلیٰ حضرت فقیہ الاعظم مولانا مولوی ابویوسف محمد شریف صاحب محدث کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ ۱۵؍جنوری ۱۹۵۱ء بروز پیر اس دنیاے فانی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اخبار الفقیہ ماہ جنوری شائع ہو چکا تھا کہ آپ کے صاحب زادے جناب مولانا مولوی محمد بشیر صاحب کا ایک کارڈ پہنچا جس میں مندرجہ بالا اندوہ ناک خبر درج تھی، آہ آپ کی وفات سے ملت حنفیہ کو ایسا زبردست صدمہ پہنچا ہے کہ وہ کسی قیمت پر اور کسی وقت بھی پورا نہ ہو سکے گا۔ آپ ایسا مخلص ملت حنفیہ کو شاید ہی کبھی میسر آئے۔ جہاں تک ہماری ان کے متعلق معلومات ہیں وہ اتنی وسیع نہیں کہ ہم ان کی زندگی پر سرسری طور پر بھی نوٹ لکھ سکیں، مگر اتنا جانتا ہوں کہ ہم میں سے وہ ہستی اُٹھ گئی ہے جس کی اس وقت شدید ضرورت تھی۔

آپ ہمیشہ سے اخبار الفقیہ کے سرپرست رہے اور اپنی آخری عمر تک انھوں نے ہمیں ثابت قدم رہنے اور اخبار کو جاری رکھنے کی ہدایت کی۔ اور شاید انھیں کی قیادت کا اثر تھا کہ الفقیہ ان کی عمر میں بند نہ ہو سکا اور آج ان کی وفات کے ساتھ ہی الفقیہ کچھ ایسی

مشکلات کا شکار ہو گیا ہے کہ مجبوراً اپنی اشاعت کو ملتوی کرنا پڑا ہے۔ میں آخر میں آپ کے صاحب زادوں اور دیگر لواحقین سے اپنی اور الفقیہ کے خریدار صاحبان کی طرف سے اظہارِ رنج وغم کرتا ہوں کہ وہ خدا کے کیے پر صبر کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں گے۔

میں خصوصاً مولانا مولوی محمد بشیر صاحب سے ملتجی ہوں کہ وہ ہمیں ان کی زندگی سے متعلق معلومات بہم پہنچائیں، نیز ان کی کوئی ایسی تازہ تصنیف ہمیں روانہ کریں جو آئندہ شمارے میں نمبر کی شکل میں اُن کے حالاتِ زندگی کے ساتھ شائع کردی جائے۔ امید ہے کہ وہ اس کام میں ہماری مدد فرمائیں گے۔ (۱)

یہاں آکر اَخبار **الفقیہ امرتسر** کی وفیات اِختتام پذیر ہوئیں۔ بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ تین دہائیوں پر مشتمل اس وقیع اخبار میں مشاہیر واکابر کے حوالے سے مندرج اِرتحالات واِنتقالات کی خبروں کا کوئی گوشہ فروگزاشت نہ ہونے پائے؛ مگر چونکہ وفیات کے اس بے کراں سمندر میں سے بعض گہر آشنا قطروں کو چھاننے کے باریک عمل سے ہمیں گزرنا پڑا ہے؛ اس لیے اگر کسی بزرگ کا سانحہ اِرتحال حیطۂ تحریر میں آنے سے رہ گیا ہو تو ہمیں معذور رکھیں۔ مستزاد یہ کہ درمیانی سال کے دو چند شمارے بھی ہم دست ہونے سے رہ گئے تو ہوسکتا ہے کہ ان میں بھی بعض اہم خبر ہائے انتقالاتِ اکابر ہوں؛ تاہم جتنا کچھ ہو گیا وہ ہمارے معزز محققین کے لیے کسی کبریت احمر سے کم نہیں۔ اُمید ہے کہ طبقات وتراجم سے اللہ واسطے کی دلچسپی رکھنے والے اس کوشش سے اِستفادہ کے دوران اس راقم آثم فقیر قادری چریاکوٹی کے حق میں دارین کی سعادتوں کی دعا کرنا نہ بھولیں گے۔ اور اللہ ہی توفیق خیر دینے والا ہے۔ -رہے نام اللہ کا-

محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ --- دوشنبہ۔ ۶/ذی الحجہ ۱۴۳۶ھ/ ۲۱/ستمبر ۲۰۱۵ء

---

(۱) الفقیہ امرتسر: ص: ۲۔ بابت ۷/فروری ۱۹۵۱ء

خطباتِ نسواں (اُم رفقہ جویریہ قادری)	304 Pages	Rs. 140.00
قرآنی علاج	096 Pages	Rs. 70.00
کتاب الخیر [اَدعیہ واَذ کارِ مسنونہ]	112 Pages	Rs. 60.00
مقامِ غوثِ اعظم اور اتباع اُسوۂ مصطفیٰ	048 Pages	Rs. 30.00
کاش! نوجوانوں کو معلوم ہوتا!!	048 Pages	Rs. 30.00
فرشتے جن کے زائر ہیں	088 Pages	Rs. 40.00
عقائد علماے چڑیا کوٹ (اُردو، ہندی)	064 Pages	Rs. 40.00
باتیں جو زندگی بدل دیں **مع** اُن کے بول بہاروں جیسے	064 Pages	Rs. 40.00
کلامِ الٰہی کی اَثر آفرینی	144 Pages	Rs. 60.00
مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ پر الزام خودکشی!	072 Pages	Rs. 40.00
اربعین مالک بن دینار	040 Pages	Rs. 20.00
چالیس حدیثیں بچوں کے لیے (اُردو)	096 Pages	Rs. 50.00
چالیس حدیثیں بچوں کے لیے (ہندی)	096 Pages	Rs. 50.00
چالیس حدیثیں بچوں کے لیے (انگلش)	112 Pages	Rs. 60.00
چند لمحے اُم المومنین کی آغوش میں	104 Pages	Rs. 50.00
شیعہ! آستین کے سانپ (انگلش)	048 Pages	Rs. 50.00

ترجمہ ، تہذیب ، تذہیب

⇦ بستان العارفین (اُردو)	512 Pages	Rs. 300.00
⇦ ایسے تھے مرے اَسلاف!	256 Pages	Rs. 110.00
⇦ آئیں دیدارِ مصطفےٰ کرلیں	184 Pages	Rs. 100.00
⇦ تاجدارِ کائنات ﷺ کی نصیحتیں	120 Pages	Rs. 80.00
⇦ پیارے بیٹے!	036 Pages	Rs. 25.00
⇦ اے میرے عزیز!	032 Pages	Rs. 10.00
⇦ اپنے لختِ جگر کے لیے!	040 Pages	Rs. 30.00
⇦ موت کیا ہے؟	088 Pages	Rs. 40.00
⇦ اور مشکل آسان ہوگئی	096 Pages	Rs. 50.00
⇦ مذاق کا اِسلامی تصور	072 Pages	Rs. 40.00
⇦ یارسول اللہ! آپ سے محبت کیوں؟	076 Pages	Rs. 40.00
⇦ چار بڑے اَقطاب	060 Pages	Rs. 25.00
⇦ جامعۃ الازہر کا ایک تاریخی فتویٰ	036 Pages	Rs. 20.00
⇦ ترجمانِ اہل سنت	116 Pages	Rs. 45.00

ترتیب ، تدوین ، تسہیل ، تخریج ، تحقیق

⇦ اَنوارِ ساطعہ (تسہیل وتخریج)	688 Pages	Rs. 200.00

⇦ برکات الاولیاء (تسہیل وتقدیم)	Pages	384	Rs. 250.00
⇦ تذکرۃ الانساب (تذکرۂ مشاہیر وسادات)	Pages	288	Rs. 200.00
⇦ شیعیت کا پوسٹ مارٹم (دمِ چاریار)	Pages	176	Rs. 120.00
⇦ رسائل حسن (جمع وترتیب)	Pages	624	Rs. 240.00
⇦ کلیاتِ حسن (جمع وترتیب)	Pages	444	Rs. 170.00
⇦ رسائل محدثِ قصوری (جلد اوّل)	Pages	736	Rs. 300.00
⇦ رسائل محدثِ قصوری (جلد دوم)	Pages	690	Rs. 300.00
⇦ اِثباتِ شفاعت اور اَنبیا کی عصمت	Pages	080	Rs. 60.00
⇦ دولت بے زوال (اُردو)	Pages	132	Rs. 50.00
⇦ دولت بے زوال (ہندی)	Pages	156	Rs. 70.00
⇦ تحفۂ رفاعیہ (تسہیل وتخریج)	Pages	096	Rs. 40.00
⇦ بزم گاہِ آرزو (دیوانِ عمر راہیؔ چریاکوٹی)	Pages	160	Rs. 50.00
⇦ الباقیات الصالحات 'میلادنامہ'	Pages	080	Rs. 35.00
⇦ حیاتِ اشرف گلشن آبادی (اُردو، ہندی)	Pages	080	Rs. 35.00
⇦ راندیر میں اہل سنت کی فتح عجیب	Pages	096	Rs. 40.00

پتے : کمال بک ڈپو ، گھوسی ، مئو، 09935465182 :Ph

خواجہ بکڈپو، مٹیا محل، دھلی 09313086318 :Ph

وفیاتِ مشاہیر الفقیہ

برصغیر ہندو پاک کے اُفق صحافت پر اخبار 'الفقیہ' ایک ایسی سج دھج کے ساتھ جلوہ ریز ہوا کہ اس کی روشنی کئی دہائیوں کا سفر طے کرنے کے باوصف مدھم نہ پڑی، اور اُس کے آثار ومعارف ہنوز اپنی خوشبوؤں کا جال بکھیرے ہوئے ہیں، اور شیفتگانِ تحقیق ومشتاقانِ علم کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ 'الفقیہ' نے کم وبیش تین دہائیوں کے دامن کو مسلسل فکر وتحقیق اور علم وشعور کے گل بوٹوں سے مالا مال رکھا، اور دور اُفتادہ علاقوں تک پوری ذمہ داری اور نہایت خوش سلیقگی سے اپنی حکمت کے بول اور اپنی صحافت کی خوشبو پہنچائی۔ اس اخبار کا بڑا اختصاص یہ تھا کہ اس کو روزِ اوّل ہی سے اکابر واساطین اہل سنت کی سرپرستی حاصل رہی؛ مثلاً زبدۃ العارفین امیر ملت سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی......فقیہ اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی، اور مجاہد سنیت مولانا ابوالمحامد احمد علی مئوی وغیرہم۔ نیز میدانِ لوح وقلم کے نوابغ ومشاہیر اہلسنّت اسے مسلسل اپنی علمی وفکری خوراک بھی بہم پہنچاتے رہے، جس کی وجہ سے ملکی سطح پر یہ اہل سنت کا واحد آرگن، دنیاے حنفیت کا بے لاگ نقیب، فروغِ مذہب ومسلک کا بے باک ترجمان اور ردِ بدمذہباں کا اکلوتا جریدہ بن گیا۔

'وفیات الفقیہ' دراصل 'الفقیہ' میں شائع ہونے والی انتقالات وارتحالاتِ اکابر ومشاہیر کی رپورٹوں کا مجموعہ ہے۔ اِستیعاب کی بھرپور کوشش کی گئی ہے؛ مگر چونکہ معلومات کے اس بے کراں سمندر میں سے بعض گہر آشنا قطروں کو چھاننے کے باریک عمل سے ہمیں گزرنا پڑا ہے؛ اس لیے اگر کسی بزرگ کا سانحہ اِرتحال حیطہ تحریر میں آنے سے رہ گیا ہو تو ہمیں معذور رکھیں۔ مستزاد یہ کہ درمیانی سال کے دو چند شمارے بھی ہم دست ہونے سے رہ گئے تو ہوسکتا ہے کہ ان میں بھی بعض اہم خبرہاے انتقالاتِ اکابر ہوں؛ تاہم جتنا کچھ ہوگیا وہ ہمارے معزز محققین کے لیے کسی کبریت احمر سے کم نہیں۔

محمد افروز قادری چریاکوٹی

RIFAI MISSION
Kherna village new mumbai

SUNNI PUBLICATIONS
2818/6, Gali Garahiya, Kucha Chellan
Darya Ganj, New Delhi- 110002
Mob.:9867934085
Email: zubair006@gmail.com

₹ 000/-
ISBN 81-89437-46-1

KAMAL BOOK DEPOT
MADRASA SHAMSUL ULOOM
GHOSI, Distt. MAU, (U.P)
Cell: 9935465182